شرعی معذور اور دیگر مریض افراد سے متعلق فقہی احکام پر مشتمل سوال، جواب
کی صورت میں آسان اور تفصیلی کتاب بنام

اَلدُّرُّ الْمَنْثُوْرُ فِیْ اَحْکَامِ الْمَعْذُوْرِ

یعنی

# معذورِ شرعی کے احکام


تصنیف

مفتی محمد سرفراز اختر عطاری مدنی

تصدیق

مفتی ابو حمزہ محمد حسان عطاری مدنی



پیشکش: دارالافتاء اہلسنت (دعوتِ اسلامی)

# فہرست


| نمبر شمار | عنوانات | صفحہ |
|---|---|---|
| 1 | پیشِ لفظ | 8 |
| 2 | معذورِ شرعی کی تعریف | 13 |
| 3 | معذور شرعی کا حکم | 13 |
| 4 | ریح خارج ہونے کی وجہ سے بار بار وضو ٹوٹنے والے شخص کے شرعی معذور ہونے کا حکم | 14 |
| 5 | گیس کے مرض میں مبتلا شخص کا گیس روک کر نماز ادا کرنا کیسا؟ | 15 |
| 6 | شوگر کا مریض بے اختیار پیشاب نکلنے کی صورت میں کب شرعی معذور ہو گا، نیز کپڑوں کے متعلق حکم | 17 |
| 7 | مسوڑھوں سے مسلسل خون آنے والے شخص کے وضو اور نماز کا حکم | 21 |
| 8 | کھانسی کے باعث نماز میں بار بار پیشاب آنے والے کے لیے وضو اور کپڑوں کی پاکی کا حکم | 23 |
| 9 | قیام میں مسلسل پیشاب کے قطرے آنے والے شخص کے لیے وضو اور نماز کا طریقہ | 26 |
| 10 | ریح کی وجہ سے شرعی معذور بننے والے شخص کا سونے سے وضو ٹوٹ جائے گا؟ | 28 |




www.dawateislami.net

| | | |
|---|---|---|
| 11 | مثانے کی کمزوری کے سبب وقتاً فوقتاً پیشاب کی تری ظاہر ہونے والے شخص کے شرعی معذور ہونے کی تفصیل | 29 |
| 12 | وضو کے دوران ناک سے مسلسل خون آنے کی صورت میں نماز اور وضو کا حکم | 32 |
| 13 | ناف سے نیچے مفلوج اور پیشاب و پاخانہ پر کنٹرول نہ رکھنے والے شخص کے لیے نماز اور وضو کا حکم | 33 |
| 14 | زخم سے مسلسل پیپ بہنے والے شخص کے لیے نماز، وضو اور ناپاک پٹی کے ساتھ نماز کا حکم | 35 |
| 15 | مسلسل لیکوریا (رحم سے رطوبت) آنے والی خاتون کے لیے نماز اور وضو کا حکم | 40 |
| 16 | (Pyuria) مثانے کے انفیکشن کی وجہ سے اگر مسلسل پیپ خارج ہوتی رہے تو اس صورت میں وضو، نماز اور کپڑوں کے متعلق کیا حکم ہو گا؟ | 43 |
| 17 | بواسیر میں مسلسل خون یا رطوبت خارج ہونے والے شخص کے لیے نماز اور وضو کا حکم | 45 |
| 18 | پیشاب کی تھیلی (Urine Bag) والے مریض کے لیے نماز اور وضو کا حکم | 47 |
| 19 | قطروں کے مرض میں روئی وغیرہ رکھ کر رطوبت کو باہر نکلنے سے روکنے کا حکم | 53 |
| 20 | ڈرین پائپ لگے ہوئے مریض کے لیے نماز اور وضو کا حکم | 55 |




www.dawateislami.net

| | | |
|---|---|---|
| 21 | ایک پھوڑے کی وجہ سے شرعی معذور بننے والے شخص کا دوسرے پھوڑے سے خون یا پیپ نکلنے پر وضو کا حکم | 58 |
| 22 | آشوبِ چشم (آنکھ سے مسلسل پانی بہنے) کے مریض کے لیے وضو اور نماز کا حکم | 60 |
| 23 | ظہر کا وقت شروع ہونے کے ایک گھنٹہ بعد مسلسل قطرے وغیرہ آنے کی صورت میں نماز اور وضو کا حکم | 62 |
| 24 | شرعی معذور کا عذر اگر وضو کے دوران یا اس کے بعد بالکل ظاہر نہ ہو، تو کیا اس صورت میں بھی صرف نماز کا وقت ختم ہونے سے اس کا وضو ٹوٹ جائے گا یا نہیں؟ | 64 |
| 25 | معذور شرعی اگر طلوع آفتاب کے بعد وضو کرے، تو اس کا وضو کب ٹوٹے گا؟ | 66 |
| 26 | شرعی معذور نے کسی فرض نماز کا وقت شروع ہونے سے پہلے وضو کر لیا تو اس صورت میں نماز کا حکم | 68 |
| 27 | شرعی معذور کے نماز ادا کرنے کے دوران اگر فرض نماز کا وقت ختم ہو جائے تو کیا یہ نماز درست ہے؟ | 70 |
| 28 | پیشاب کے قطروں کی وجہ سے شرعی معذور شخص کے ایک وضو سے ادا و قضا نماز اور تلاوت کرنے کا حکم | 72 |
| 29 | شرعی معذور کے فجر کے وضو سے اشراق، چاشت اور مغرب کے وضو سے | 74 |

| | | |
|---|---|---|
| | اوابین نوافل ادا کرنے کا حکم | |
| 30 | شرعی معذور صرف فرض رکعتیں ہی ادا کرے گا یا پھر سنتِ مؤکدہ اور نوافل بھی پڑھے گا؟ | 75 |
| 31 | کیا معذور شرعی پر جماعت واجب ہے؟ | 76 |
| 32 | کیا معذور وقتی نماز کے لیے کیے گئے وضو سے نماز جنازہ پڑھ سکتا ہے؟ | 78 |
| 33 | کیا معذور شرعی فجر کے وضو سے نماز عید ادا کر سکتا ہے یا نہیں؟ | 79 |
| 34 | کیا معذور شرعی وقتی نماز کے لیے کیے ہوئے وضو سے قرآن پاک چھو سکتا ہے یا نہیں؟ | 80 |
| 35 | کیا شرعی معذور سردیوں میں موزوں پر مسح کر سکتا ہے؟ اگر کر سکتا ہے، تو اس کا کیا طریقہ ہو گا؟ | 81 |
| 36 | معذور شرعی کے لیے کپڑوں کی پاکی کا کیا حکم ہے؟ کیا ہر نماز کے لیے کپڑے پاک کرنے ہوں گے؟ | 83 |
| 37 | شرعی معذور کو ناپاک کپڑے تبدیل کرنے میں مشقت ہو، تو انہی ناپاک کپڑوں کے ساتھ نماز پڑھنے کا حکم | 85 |
| 38 | کیا شرعی معذور، تندرست افراد کی امامت کروا سکتا ہے؟ | 91 |
| 39 | پیشاب کے بعد چند منٹ تک قطرے آنے والے شخص کے شرعی معذور | 93 |




www.dawateislami.net

| | | |
|---|---|---|
| | ہونے اور امامت کروانے کا حکم | |
| 40 | شرعی معذور کے لیے حج یا عمرے میں طواف کرتے وقت وضو کا حکم کیا ہو گا؟ | 98 |
| 41 | استحاضہ کی وجہ سے شرعی معذور عورت کا مسجد الحرام میں جانا اور طواف کرنا کیسا؟ | 100 |
| 42 | مسلسل پیشاب کے قطروں والی شرعی معذور عورت کے لیے حج کے احرام میں ڈسپوزایبل انڈرویئر/پیڈ استعمال کرنے کا حکم | 101 |
| 43 | شرعی معذور کا احرام کی حالت میں ڈائپر پہننا کیسا؟ | 102 |
| 44 | پیشاب کے قطروں کے خدشے کی وجہ سے احرام میں عضو مخصوص کو کپڑے سے ڈھانپنے کا حکم | 103 |
| 45 | تتمہ | 105 |
| 46 | بیٹھ کر اشارے سے نماز پڑھنے والے امام کے پیچھے رکوع و سجود پر قادر افراد کی نماز کا حکم | 106 |
| 47 | بیٹھ کر رکوع و سجود کے ساتھ نماز پڑھانے والے کی امامت کا حکم | 107 |
| 48 | بیٹھ کر اشارے سے رکوع و سجود کرنے کی صورت میں صرف سر جھکا کر اشارہ کرنا ہے یا کمر کو بھی جھکانا ہوتا ہے؟ | 110 |




www.dawateislami.net

| | | |
|---|---|---|
| 49 | جبڑے کی شدید تکلیف کے باعث زبان سے قراءت میں دشواری ہو تو دل میں قراءت کرنے کا حکم | 111 |
| 50 | کمر کے شدید درد کی وجہ سے جھکنا دشوار ہو، تو اشارے سے نماز ادا کر سکتے ہیں؟ | 115 |
| 51 | گونگے شخص کے لیے نماز کی تکبیر تحریمہ کا کیا حکم ہے؟ | 119 |
| 52 | مہروں کے شدید درد کی وجہ سے لیٹ کر نماز ادا کرنے والی خاتون کے لیے استقبالِ قبلہ کا طریقہ | 120 |
| 53 | دماغی مریض جسے دوروں کی وجہ سے نماز کے ارکان یاد نہ رہیں، اس کے لیے نماز ادا کرنے کا حکم اور تفصیلی طریقہ | 124 |
| 54 | تکلیف کے باعث ٹانگ سیدھی نہ کر سکنے والی خاتون کے تخت پر بیٹھ کر نماز ادا کرنے کا تفصیلی حکم | 130 |
| 55 | اگر پاؤں پر زخم ہوں اور پانی بہانے سے خون نکلتا ہو، تو وضو کا حکم | 132 |
| 56 | مریض کو کینولا (Cannula) لگے ہونے کی صورت میں وضو کے دوران اس پر پانی بہانے اور اسے ہٹانے کا حکم | 134 |
| 57 | جس شخص کا آنکھ کا آپریشن ہوا ہو، اس کے لیے سجدے کا حکم | 136 |
| 58 | ماخذ و مراجع | 139 |

## پیشِ لفظ

الحمد للہ رب العالمین، والصلاۃ والسلام علی سید الانبیاء والمرسلین،

اما بعد فاعوذ باللہ من الشیطان الرجیم، بسم اللہ الرحمن الرحیم

اسلام ایک کامل، جامع اور فطرت کے عین مطابق دین ہے، جس کے احکام میں لوگوں کے اَحوال وطبائع کا خیال رکھا گیا ہے، جس میں ان کی ضرورت وحاجت اور مشقت وغیرہ کا بھی لحاظ کیا گیا ہے، اسی لیے اس میں ایسی حکمت بھری سہولتیں اور رخصتیں رکھی گئی ہیں، جو ہر حال میں بندے کو اپنے رب سے جوڑے رکھتی ہیں کہ بندہ کسی حال میں بھی رب کی بندگی سے محروم نہ ہو، بلکہ جس طرح بھی استطاعت ہو اللہ پاک کی عبادت کو جاری رکھ سکے۔

قرآنِ کریم اور احادیثِ نبویہ سے یہ بات واضح طور پر معلوم ہوتی ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر آسانی چاہتا ہے، تنگی نہیں چاہتا۔ بیماری، معذوری، ضعف، سفر اور دیگر مجبوریوں کے پیشِ نظر شریعت نے عبادات میں متعدد رخصتیں عطا فرمائی ہیں کہ کھڑے ہو کر نماز ادا نہ کر سکنے والا بیٹھ کر، اور بیٹھ کر نہ پڑھ سکنے والا لیٹ کر نماز ادا کر سکتا ہے، پانی کے استعمال سے عاجز ہو تو تیمم کی اجازت دی جاتی ہے، روزے کی طاقت نہ ہو، تو اس کے بدلے فدیہ یا قضا کی سہولت دی جاتی ہے۔ قرآن کریم میں بہت سی آیتیں ہیں جن میں سہولت اور آسانی پر مبنی احکامات کو ذکر کیا گیا ہے۔ ان میں سے چند آیات درج ذیل ہیں:

(1) اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ﴿یُرِیْدُ اللّٰهُ بِكُمُ الْیُسْرَ وَ لَا یُرِیْدُ بِكُمُ الْعُسْرَ﴾ ترجمۂ کنزالعرفان: ”اللہ تم پر آسانی چاہتا ہے اور تم پر دشواری نہیں چاہتا۔“[1]

---

1...(پارہ2، سورۃ البقرۃ، آیت185)



www.dawateislami.net

(2)ایک اور جگہ فرمایا:﴿لَا یُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا﴾ترجمۂ کنزالعرفان:”اللہ کسی جان پر اس کی طاقت کے برابر ہی بوجھ ڈالتا ہے۔“[1]

(3)ایک مقام پر ہے:﴿وَ مَا جَعَلَ عَلَیْكُمْ فِی الدِّیْنِ مِنْ حَرَجٍ﴾ترجمۂ کنز العرفان:”اور تم پر دین میں کچھ تنگی نہ رکھی۔“[2]

(4)روزوں کے معاملے میں حکمِ تیسیر یوں بیان کیا:﴿وَ مَنْ كَانَ مَرِیْضًا اَوْ عَلٰى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ اَیَّامٍ اُخَرَ﴾ترجمۂ کنزالعرفان:”اور جو بیمار ہو یا سفر میں ہو، تو اتنے روزے اور دنوں میں رکھے۔“[3]

(5)پانی دستیاب نہ ہونے کی صورت میں سہولت کا حکم یوں دیا گیا﴿وَ اِنْ كُنْتُمْ مَّرْضٰۤى اَوْ عَلٰى سَفَرٍ اَوْ جَآءَ اَحَدٌ مِّنْكُمْ مِّنَ الْغَآىٕطِ اَوْ لٰمَسْتُمُ النِّسَآءَ فَلَمْ تَجِدُوْا مَآءً فَتَیَمَّمُوْا صَعِیْدًا طَیِّبًا﴾ترجمۂ کنزالعرفان:”اور اگر تم بیمار ہو یا سفر میں ہو یا تم میں سے کوئی قضائے حاجت سے آیا ہو یا تم نے عورتوں سے ہم بستری کی ہو اور پانی نہ پاؤ تو پاک مٹی سے تیمم کرو۔“[4]

(6) اضطراری حالات میں بہت وسعتیں عطا فرمائیں ،بہت سی ممنوعہ اشیاء کے بقدرِ ضرورت استعمال کو جائز قرار دے دیا گیا۔جیسا کہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:﴿اِنَّمَا حَرَّمَ عَلَیْكُمُ الْمَیْتَةَ وَ الدَّمَ وَ لَحْمَ الْخِنْزِیْرِ وَ مَاۤ اُهِلَّ بِهٖ لِغَیْرِ اللّٰهِ ۚ فَمَنِ اضْطُرَّ غَیْرَ بَاغٍ وَّ لَا عَادٍ فَلَاۤ اِثْمَ عَلَیْهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ﴾ترجمۂ کنزالعرفان:”اس نے تم پر صرف مردار اور خون اور سُور کا گوشت اور

---

1....(پارہ2،سورۃ البقرۃ،آیت286)
2....(پارہ17،سورۃ الحج،آیت78)
3....(پارہ2،سورۃ البقرۃ،آیت185)
4....(پارہ6،سورۃ المائدہ،آیت 06)



www.dawateislami.net

وہ جانور حرام کیے ہیں، جس کے ذبح کے وقت غیرُ اللہ کا نام بلند کیا گیا،تو جو مجبور ہو جائے، حالانکہ وہ نہ خواہش رکھنے والا ہو اور نہ ضرورت سے آگے بڑھنے والا ہو تو اس پر کوئی گناہ نہیں، بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔"[1]

اسی طرح حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم جب حضرت معاذ بن جبل اور حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہما کو یمن روانہ فرمانے لگے، تو انہیں یوں ہدایات ارشاد فرمائیں:"یسرا ولا تعسرا، وبشرا ولا تنفرا، وتطاوعا ولا تختلفا"تم دونوں (وہاں جاکر لوگوں کے لیے) آسانیاں پیدا کرنا، انہیں تنگی میں نہ ڈالنا۔ خوشخبریاں دینا، متنفر نہ کرنا۔ آپس میں ایک دوسرے کی معاونت کرنا اور آپس میں اختلافِ رائے نہ کرنا۔[2]

حدیثِ مبارک میں آسانی پیدا کرنے اور تنگی سے بچانے کی مراد یہ ہے کہ اگر دینِ اسلام کسی معاملے میں رخصت اور سہولت مہیا کرتا ہے، یا کرنے اور نہ کرنے، ہر دو طرح کا اختیار دیتا ہے، تو ایسے معاملات میں سختی نہ کی جائے، بلکہ موقع محل دیکھ کر مناسب انداز میں حکمِ شرع بیان کر دیا جائے۔

الغرض لوگوں کو سہولت دینے کا دائرہ صرف اُسی قدر اور اُن ہی معاملات میں ہے کہ جن میں "شریعت" ہمیں سہولت مہیا کرتی ہے۔ جہاں تک فرائض اور دیگر تمام ضروری شرعی احکامات کا معاملہ ہے، تو وہ اپنی جگہ لازم اور ضروری ہیں، کیونکہ یہ اُسی مہربان خدا کے لازم کیے

---

1....(پارہ2، سورۃ البقرۃ، آیت173)

2....(صحیح البخاری، ج04، ص65، مطبوعہ دار طوق النجاۃ، بیروت)



www.dawateislami.net

ہوئے احکامات ہیں کہ جو مخلوق پر آسانی چاہنے والا، طاقت سے زیادہ بوجھ نہ ڈالنے والا اور دین میں کسی بھی طرح کی تنگی نہ رکھنے والا ہے۔

مزید یہ کہ شرعی معذوروں اور مریضوں کے احکام کا مطالعہ کرنے سے یہ حقیقت بالکل واضح ہو جاتی ہے کہ شریعت میں نماز کی کس قدر اہمیت اور تاکید ہے، یہ وہ عبادت ہے جو کسی حال میں بھی معاف نہیں ہوتی، خواہ انسان سفر میں ہو یا حضر میں، جنگ کے حالات ہوں یا امن کے، صحت کی حالت ہو یا بیماری کی کیفیت، ہر صورت میں نماز اپنی استطاعت کے مطابق ادا کرنا لازم رہتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ شریعت نے نماز کے لیے ہر ممکن صورت میں آسانی پیدا کی ہے، مگر اس کی ادائیگی کو ساقط نہیں کیا، تاکہ بندہ اپنے رب کے ساتھ تعلق کو کسی بھی حالت میں منقطع نہ ہونے دے۔ نماز کی اہمیت کے پیشِ نظر فقہائے کرام نے شرعی معذوروں اور مریضوں سے متعلق ہر طرح کے مسائل کو بیان فرمایا ہے اور ان مسائل میں جو باریکیاں اور پیچیدگیاں ہیں انہیں واضح فرمایا ہے۔

یہ کتاب انہی شرعی اصولوں اور سہولتوں کو سامنے رکھتے ہوئے مرتب کی گئی ہے، جس میں خاص طور پر شرعی معذوروں اور مریضوں کے لیے عبادات سے متعلق فقہی احکام کو آسان اور واضح انداز میں بیان کیا گیا ہے اور معذوروں اور مریضوں سے متعلق سوال، جواب کی صورت میں پیش آمدہ مسائل کا حل پیش کیا گیا ہے، اس کا مقصد یہ ہے کہ وہ حضرات جو بیماری یا معذوری کی وجہ سے عبادات کی ادائیگی میں تردد یا پریشانی محسوس کرتے ہیں، ان کے لیے رہنمائی فراہم کی جائے تاکہ وہ اطمینان کے ساتھ، شریعت کے دائرے میں رہتے ہوئے اپنی

عبادات جاری رکھ سکیں۔

بالخصوص آج کے دور میں جہاں بہت سے لوگ معمولی عذر کی بنا پر عبادات سے دوری اختیار کر لیتے ہیں یا پھر لاعلمی کی وجہ سے ترک کر دیتے ہیں، وہاں اس طرح کے کاموں کی اہمیت مزید بڑھ جاتی ہے اور بحمد اللہ یہ کتاب مطالعے کے شوقین اور شرعی مسائل کا ذوق رکھنے والے افراد کے لیے ایک انمول تحفہ ہے۔

اللہ رب العزت کی بارگاہ میں دعا ہے کہ اللہ پاک میری اس کاوش کو قبول فرمائے، اس کام کے دوران جو خطا ہوئی اس سے درگزر فرمائے اور اس کتاب کو امت مسلمہ کے لیے نفع مند بنائے۔

آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم۔

از: ابو محمد محمد سرفراز اختر عطاری

28 ذیقعدۃ الحرام 1447ھ / 16 مئی 2026ء



www.dawateislami.net

## معذورِ شرعی کی تعریف:

شرعی معذور وہ شخص ہے، جو کسی بھی وضو توڑنے والی چیز مثلاً پیشاب کے قطروں یا مسلسل ریح خارج ہونے کی بیماری میں اس طرح مبتلا ہو کہ نماز کا پورا وقت گزر گیا ہو، لیکن وہ مکمل کوشش کے باوجود اس پورے وقت میں وضو کر کے فرض نماز ادا کرنے پر قادر نہ ہو، قلیل وقفہ اگر ملتا بھی ہو تو اتنا نہ ہو کہ وضو اور صرف فرض نماز ادا کی جا سکے، تو ایسا شخص شرعی معذور قرار پائے گا۔ شروع میں ثبوتِ عذر کے لیے اتنی بات ضروری ہے، پھر جب تک ایسی حالت رہے گی یا وقت کے اندر کم از کم ایک بار بھی یہ عذر پایا جائے گا، تو وہ معذور ہی رہے گا، اور جب کسی نماز کا پورا وقت اس ناقض (وضو توڑنے والی چیز) سے خالی ہو گا، تو یہ شخص شرعی معذور نہ رہے گا۔

## معذور شرعی کا حکم:

معذور شرعی کا حکم یہ ہے کہ وہ فرض نماز کا وقت ہو جانے پر وضو کرے اور آخر وقت تک جتنے فرائض و نوافل چاہے اس وضو سے پڑھ سکتا ہے، پھر جب اس فرض نماز کا وقت نکل جائے گا تو معذور کا وضو ٹوٹ جائے گا۔ نیز اس وقت میں معذور کا وضو اس چیز سے نہیں ٹوٹتا جس کے سبب وہ معذور ہے، مثلاً: قطرے کا مرض ہے تو قطرے آنے سے وضو نہیں ٹوٹتا ہاں ریح یا اس کے علاوہ کسی ناقضِ وضو کے پائے جانے سے اس کا وضو ٹوٹ جاتا ہے۔

بہار شریعت میں ہے: ”ہر وہ شخص جس کو کوئی ایسی بیماری ہے کہ ایک وقت پورا ایسا گزر گیا کہ وُضو کے ساتھ نمازِ فرض ادا نہ کر سکا وہ معذور ہے، اس کا بھی یہی حکم ہے کہ وقت میں وُضو کر لے اور آخر وقت تک جتنی نمازیں چاہے اس وُضو سے پڑھے، اس بیماری سے اس کا وُضو نہیں جاتا، جیسے قطرے کا مرض، یا دست آنا، یا ہوا خارِج ہونا، یا دُکھتی آنکھ سے پانی گرنا، یا پھوڑے، یا ناصور سے ہر


www.dawateislami.net

وقت رطوبت بہنا، یا کان، ناف، پستان سے پانی نکلنا کہ یہ سب بیماریاں وُضو توڑنے والی ہیں، ان میں جب پورا ایک وقت ایسا گزر گیا کہ ہر چند کوشش کی مگر طہارت کے ساتھ نماز نہ پڑھ سکا تو عذر ثابت ہو گیا۔"[1]

مزید اسی میں ہے:"جب عذر ثابت ہو گیا تو جب تک ہر وقت میں ایک ایک بار بھی وہ چیز پائی جائے معذور ہی رہے گا، مثلاً عورت کو ایک وقت تو اِستحاضہ نے طہارت کی مہلت نہیں دی اب اتنا موقع ملتا ہے کہ وُضو کر کے نماز پڑھ لے مگر اب بھی ایک آدھ دفعہ ہر وقت میں خون آجاتا ہے تو اب بھی معذور ہے۔ یوہیں تمام بیماریوں میں اور جب پورا وقت گزر گیا اور خون نہیں آیا تو اب معذور نہ رہی جب پھر کبھی پہلی حالت پیدا ہو جائے تو پھر معذور ہے اس کے بعد پھر اگر پورا وقت خالی گیا تو عذر جاتا رہا۔"[2]

## سوال1:

ایک شخص کو ریح خارج ہونے کا مسئلہ ہے، نماز پڑھ لینے کے کچھ دیر بعد وضو ٹوٹ جاتا ہے، دوسری نماز تک نہیں ٹھہرتا، بلکہ بعض اوقات ایسی کیفیت ہوتی ہے کہ چار پانچ مرتبہ وضو کرے تو وہ بھی ٹوٹ جاتا ہے، کیا وہ شرعی معذور ہے؟

## جواب:

ایسا شخص شرعی معذور نہیں ہے، کیونکہ معذور ہونے کے لیے شرط یہ ہے کہ پورا نماز کا

---

1....(بہارشریعت ج1، ص385، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ، کراچی)
2....(بہارشریعت ج1، ص385، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ، کراچی)


www.dawateislami.net

وقت اس طرح گزر جائے کہ اسے اتنی مہلت ہی نہ ملے جس میں وضو کرکے فرض ادا کرسکے۔اگر اسے نماز کے وقت میں اتنا وقفہ مل جاتا ہے کہ وضو کرکے فرض ادا کرسکے، تو وہ شرعی معذور شمار نہیں ہوگا اور اس پر معذور کے احکام لاگو نہیں ہوں گے۔

مراقی الفلاح شرح نور الایضاح میں ہے:"لا یصیر معذورا حتی یستوعبه العذر وقتا کاملا لیس فیه انقطاع بقدر الوضوء والصلاة، فلو وجد لا یکون معذورا، وهذا شرط ثبوته"(جو شخص وضو توڑنے والی بیماری میں مبتلا ہو، اس وقت تک) وہ معذور نہیں ہوگا، جب تک اس کا عذر نماز کے پورے وقت کو نہ گھیر لے، اور اتنی دیر کے لیے بھی نہ رکے جس میں وضو کرکے (فرض) نماز ادا کی جاسکے، اور اگر ایسا وقت پایا گیا (جس میں وضو کرکے فرض نماز ادا کی جاسکے) تو وہ معذور (شرعی) نہیں ہوگا، اور یہ معذورِ شرعی ثابت ہونے کی شرط ہے۔[1]

امامِ اہلسنت، الشاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن فتاوی رضویہ میں فرماتے ہیں:"ایک نماز کا وقت اول سے آخر تک گزر جائے کہ وضو کرکے فرض پڑھنے کی مہلت نہ پائے، تو وہ معذور ہے۔"[2]

## سوال2:

ایک شخص گیس پرابلم کا مریض ہے، بارہا ایسا ہوتا ہے کہ مرض پورے وقت تک پریشان کرتا رہتا ہے، وہ آخر کے چند ایک منٹوں میں گیس دبا کر نماز پڑھ لیتا ہے، تو کیا اس کی نماز درست ہوجائے گی اور وہ شرعی معذور کے حکم میں ہے یا نہیں؟

---

1....(مراقی الفلاح، ص150، مطبوعہ کراچی)
2....(فتاوی رضویہ، ج4، ص607، رضا فاونڈیشن، لاہور)


www.dawateislami.net

**جواب:**

اگر یہ شخص گیس روک کر نماز پڑھ سکتا ہے، تو اس پر روکنا لازم ہو گا اور یہ شرعی معذور نہیں ہو گا۔ اور گیس روکنے کی وجہ سے یہ گنہگار بھی نہیں ہو گا، کیونکہ قوانینِ شرعیہ کے مطابق جب کوئی شخص دو آزمائشوں میں مبتلا ہو جائے، تو اس کو حکم ہے کہ ان میں سے کمتر کو اختیار کرے اور پوچھی گئی صورت کے مطابق گیس کو نہ روکنے کی صورت میں حدث لاحق ہوتا ہے، جبکہ روک کر نماز پڑھنے میں کراہت تحریمی کا ارتکاب لازم آتا ہے اور یہ واضح ہے کہ کراہت تحریمی کے ساتھ نماز پڑھنا، بے وضو نماز پڑھنے سے خفیف اور کمتر حکم رکھتا ہے، لہذا ان دونوں میں سے خفیف چیز کا اعتبار کرتے ہوئے اسے گیس کو روک کر نماز پڑھنے کا حکم ہو گا۔

البتہ اگر وہ گیس پر قابو نہیں پا سکتا، یا ماہر طبیب نے روکنے سے منع کیا ہو، یا تجربہ سے ضرر ثابت ہو، تو اس صورت میں روکنا لازم نہیں، اب اگر ریح کا عذر اس قدر مسلسل ہو کہ نماز کا پورا وقت گزر گیا ہو لیکن وہ ہر چند کوشش کرنے کے باوجود اس پورے وقت میں وضو کر کے صرف فرض ادا کرنے پر قادر نہ ہو، قلیل وقفہ اگر ملتا بھی ہو، تو وضو کر کے فرض ادا کرنے کے لیے کافی نہ ہو تو ایسا شخص شرعاً معذور قرار دیا جائے گا۔ شروع میں ثبوتِ عذر کے لیے اتنی بات ضروری ہے، پھر جب تک ایسی حالت رہے گی یا وقت کے اندر کم از کم ایک بار ہی یہ عذر پایا جائے گا تو وہ معذور ہی رہے گا، اور جب کسی نماز کا پورا وقت اس ناقض (وضو توڑنے والی چیز) سے خالی ہو گا، تو یہ شخص شرعی معذور نہ رہے گا اور معذور شرعی کا حکم یہ ہے کہ وہ فرض نماز کا وقت ہو جانے پر وضو کرے اور آخر وقت تک جتنے فرائض و نوافل چاہے اس وضو سے پڑھ سکتا ہے، پھر جب اس فرض نماز کا وقت نکل جائے گا، تو معذور کا وضو ٹوٹ جائے گا۔ نیز اس وقت میں معذور کا وضو اس چیز سے نہیں ٹوٹتا جس کے


www.dawateislami.net

سبب وہ معذور ہے، مثلاً: قطرے کا مرض ہے تو قطرے آنے سے وضو نہیں ٹوٹتا ہاں ریح یا اس کے علاوہ کسی ناقضِ وضو کے پائے جانے سے اس کا وضو ٹوٹ جاتا ہے۔

جب کوئی شخص دو آزمائشوں میں مبتلا ہو جائے تو اس کو حکم ہے کہ ان میں سے کمتر کو اختیار کرے۔ جیسا کہ شرح الزیادات میں ہے: ”أن المبتلى بين الشرين يختار أهونهما، لو صلى قائما سلس بوله، أو سال جرحه، أو لا يقدر على القراءة، ولو صلى قاعدا، لم يصبه شيء من ذلك، فإنه يصلي قاعدا، يركع، ويسجد لأنه ابتلي بين ترك القيام، وبين الصلاة مع الحدث أو بدون القراءة، وترك القيام أهون، فإنه يجوز حالة الاختيار، وهو التطوع على الدابة وترك القراءة لا يجوز إلا لعذر وكذا الصلاة مع الحدث ملخصاً“ جو شخص دو آزمائشوں میں مبتلا ہو جائے، وہ ان میں سے ہلکی آزمائش کو اختیار کرے۔ اگر کوئی شخص کھڑے ہو کر نماز پڑھے تو پیشاب کے قطرے آتے ہوں یا زخم سے خون بہنے لگتا ہو یا وہ قراءت پر قادر نہیں رہتا اور اگر وہ بیٹھ کر نماز پڑھے تو ان میں سے کوئی چیز واقع نہیں ہوتی، تو وہ بیٹھ کر نماز پڑھے گا اور رکوع و سجود بھی کرے گا، کیونکہ وہ دو چیزوں میں مبتلا ہے: ایک یہ کہ قیام چھوڑ دے اور دوسرا یہ کہ نماز ایسے حال میں پڑھے کہ اسے حدث لاحق ہو جائے یا قراءت ترک کرنی پڑے اور ان میں قیام کا ترک کرنا کمتر ہے، کیونکہ قیام کا ترک حالت اختیار میں بھی جائز ہے، جیسے نفل نماز سواری پر پڑھنا، مگر قراءت چھوڑنا بغیر عذر جائز نہیں، اور نہ ہی حدث کے ساتھ نماز پڑھنا جائز ہے۔[1]

## سوال3:

ایک شخص کو شوگر کی وجہ سے پیشاب بہت آتا ہے، کئی دفعہ واش روم پہنچتے پہنچتے پیشاب

---

1....(شرح الزیادات، ج01، ص234تا239، مطبوعہ دار إحیاء التراث العربي، بیروت)



www.dawateislami.net

نکل جاتا ہے، کیا شرعی معذور کہلائے گا؟؟ اسے پیشاب کے قطروں کا مرض نہیں ہے، بلکہ شوگر کی وجہ سے پانی پینے پر کچھ دیر میں پیشاب کی حاجت محسوس ہوتی ہے اور اگر زیادہ دیر کر دے تو واش روم جاتے جاتے بعض اوقات کپڑوں میں پیشاب نکل جاتا ہے۔ عام حالات میں کہ جب پانی نہ پیئے تو پیشاب نہیں نکلتا۔ اور ایسی صورت میں کپڑوں کا کیا حکم ہو گا؟

**جواب:**

جس شخص کو ریح، قطرے وغیرہ نکلنے کا عذر ہو اس کے شرعی معذور بننے کے لیے ضروری ہے کہ نماز کا ایک پورا وقت ایسا گزرے جس میں اسے اتنا بھی وقت نہ ملے کہ بغیر اس عذر کے وضو کر کے صرف فرض نماز ادا کر سکے، مثلاً: کسی کو قطرے آنے کا مرض ہو اور عصر کا پورا وقت یعنی عصر سے مغرب تک قطرے نکلتے رہیں اور درمیان میں اتنا وقفہ بھی نہ ہو کہ وہ وضو کر کے پاک کپڑے پہن کر صرف عصر کے فرض ادا کر سکے تو ایسا شخص معذور شرعی ہے اور اس کے بارے میں حکم شرعی یہ ہے کہ وہ ایک نماز کے وقت میں ایک بار وضو کر لے اور اس سے جتنی چاہے نمازیں پڑھے اس عذر (قطروں) کی وجہ سے اس کا وضو نہیں ٹوٹے گا اور ایسا شخص اس وقت تک معذور رہے گا جب تک وقت میں ایک بار بھی قطرہ آئے۔ ہاں جب پورے وقت میں ایک بار بھی قطرہ نہ آئے تو اب وہ شرعی معذور نہیں رہے گا اور اس کے دوبارہ معذور شرعی بننے کے لیے وہی پہلی کیفیت کا پایا جانا ضروری ہے۔ اور آپ نے اپنی جو کیفیت بیان کی ہے کہ عام حالت میں پیشاب نہیں نکلتا، صرف پانی پینے کی صورت میں پیشاب نکلتا ہے وہ بھی فوراً نہیں بلکہ کچھ دیر بعد اور آپ بآسانی اس عذر کے بغیر پاک کپڑے پہن کر فرض نماز ادا کر سکتے ہیں تو مذکورہ بالا معذور شرعی کی تعریف کے مطابق آپ شرعی معذور کے زمرے میں نہیں آتے اور پیشاب نکلنے سے آپ کا وضو ٹوٹ جائے گا لہذا دوبارہ وضو کر کے


www.dawateislami.net

نماز ادا کرنا ضروری ہو گا۔ نیز پیشاب کپڑے یا بدن پر لگ جائے تو اس کے بارے میں حکم شرعی یہ ہے کہ اگر درہم سے کم مقدار میں لگے تو پاک کرنا سنت ہے، اگر بے پاک کیے نماز پڑھ لی تو نماز ہو جائے گی مگر خلاف سنت ہو گی اور ایسی نماز کا اعادہ یعنی دوبارہ پڑھنا مستحب ہو گا اور اگر نجاست درہم کی مقدار میں لگی ہو تو اس کا پاک کرنا واجب ہے، اگر بے پاک کیے نماز پڑھ لی تو مکروہ تحریمی ہو گی اور ایسی نماز کا اعادہ واجب ہو گا اور قصداً پڑھنے کی صورت میں گناہ بھی ہو گا اور اگر نجاست درہم سے زائد لگی ہو تو اس کا پاک کرنا فرض ہے، بے پاک کیے نماز پڑھ لی تو ہو گی ہی نہیں، دوبارہ پڑھنا فرض ہو گا اور قصداً پڑھی تو گناہ بھی ہو گا۔

تنویر الابصار و در مختار میں ہے: ”(و صاحب عذر من به سلس بول) لا يمكنه امساكه (او استطلاق بطن او انفلات ريح او استحاضة ان استوعب عذره تمام وقت صلاة مفروضة) بان لا يجد في جميع وقتها زمناً يتوضا و يصلي فيه خالياً عن الحدث (ولو حكماً) لان الانقطاع اليسير ملحق بالعدم ملخصا“ اور عذر والا جسے پیشاب کے جاری ہونے کا (عذر) ہو کہ اسے اس کا روکنا ممکن نہ ہو یا دست کی بیماری ہو یا ہوا نکل جانے کا (عذر) ہو یا بیماری کے خون جاری ہونے کا (عذر) ہو تو اگر اس کا عذر فرض نماز کے پورے وقت کو گھیرے ہوئے ہو بایں طور کہ وہ اس کے پورے وقت میں اتنا زمانہ (وقت) نہ پائے جس میں وضو کر سکے اور بغیر حدث کے نماز پڑھ سکے اگرچہ (یہ عذر) حکمی طور پر ہو کیونکہ تھوڑا رکنا نہ رکنے کے ساتھ ملحق ہے۔[1]

عالمگیری میں ہے: ”شرط ثبوت العذر ابتداءً ان يستوعب استمراره وقت الصلاة كاملا“ ابتدائی طور پر عذر کے ثابت ہونے کے لیے شرط ہے کہ اس کا استمرار نماز کے وقت کو کامل طور

---

1...(تنویر الابصار و در مختار مع رد المحتار، ج1، ص553، مطبوعہ کوئٹہ)



www.dawateislami.net

پر گھیرے ہوئے ہو۔[1]

بہار شریعت میں ہے:"ہر وہ شخص جس کو کوئی ایسی بیماری ہے کہ ایک وقت پورا ایسا گزر گیا کہ وضو کے ساتھ نماز فرض ادا نہ کر سکا وہ معذور ہے، اس کا بھی یہی حکم ہے کہ وقت میں وضو کر لے اور آخرِ وقت تک جتنی نمازیں چاہے اس وضو سے پڑھے، اس بیماری سے اس کا وضو نہیں جاتا، جیسے قطرے کا مرض، یا دست آنا، یا ہوا خارج ہونا، یا دکھتی آنکھ سے پانی گرنا، یا پھوڑے، یا ناصور سے ہر وقت رطوبت بہنا، یا کان، ناف، پستان، سے پانی نکلنا کہ یہ سب بیماریاں وضو توڑنے والی ہیں ان میں جب پورا ایک وقت ایسا گزر گیا کہ ہر چند کوشش کی مگر طہارت کے ساتھ نماز نہ پڑھ سکا تو عذر ثابت ہو گیا۔"[2]

کپڑوں کی پاکی ناپاکی سے متعلق تنویر الابصار و در مختار میں ہے:"(وعفی) الشارع (عن قدر درهم) وان كره تحريماً فيجب غسله وما دونه تنزيهاً فيسن وفوقه مبطل فيفرض" اور شارع علیہ الصلوۃ والسلام نے درہم کی مقدار کو معاف رکھا ہے اگرچہ مکروہ تحریمی ہے لہذا اس کا دھونا واجب ہے اور درہم سے کم (مکروہ) تنزیہی ہے لہذا اس کا دھونا سنت ہے اور درہم سے زائد مقدار نماز کو باطل کرنے والی ہے، لہذا اس کا دھونا فرض ہے۔[3]

بہار شریعت میں ہے:"نجاست غلیظہ کا حکم یہ ہے کہ اگر کپڑے یا بدن میں ایک درہم سے زیادہ لگ جائے، تو اس کا پاک کرنا فرض ہے، بے پاک کیے نماز پڑھ لی تو ہو گی ہی نہیں اور قصداً پڑھی تو گناہ بھی ہوا اور اگر بہ نیت استخفاف ہے تو کفر ہوا اور اگر درہم کے برابر ہے تو پاک کرنا واجب ہے کہ

---

1....(عالمگیری، ج1، ص40، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ، بیروت)
2....(بہار شریعت، ج1، ص385، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ، کراچی)
3....(تنویر الابصار و در مختار مع رد المحتار، ج1، ص571، مطبوعہ کوئٹہ)


www.dawateislami.net

بے پاک کیے نماز پڑھی تو مکروہ تحریمی ہوئی یعنی ایسی نماز کا اعادہ واجب ہے اور قصداً پڑھی تو گناہ گار بھی ہوا اور اگر درہم سے کم ہے تو پاک کرنا سنت ہے، کہ بے پاک کیے نماز ہو گئی مگر خلاف سنت ہوئی اور اس کا اعادہ بہتر ہے۔"[1]

## سوال4:

ایک شخص کو مسوڑھوں کی بیماری ہے، جس کی وجہ سے مسلسل خون نکلتا رہتا ہے، ایسے شخص کے وضو اور نماز کا کیا حکم ہو گا؟

## جواب:

اگر مسوڑھوں سے اتنا خون نکلے جو تھوک پر غالب ہو اس طرح کہ تھوک کا رنگ سرخ ہو جائے، تو وضو ٹوٹ جائے گا کہ خون کا غالب ہونا اس کے بہتے ہوئے ہونے پر دلالت کرتا ہے اور اگر تھوک غالب ہے اس طرح کہ اس کا رنگ زرد ہے، تو وضو نہیں ٹوٹے گا۔

اور اگر کسی کے مسوڑھوں سے مسلسل خون آتا رہتا ہے، اس کے شرعی معذور بننے کے لیے ضروری ہے کہ نماز کا ایک پورا وقت ایسا گزرے جس میں اسے اتنا بھی وقت نہ ملے کہ بغیر اس عذر کے وضو کر کے صرف فرض نماز ادا کر سکے، تو ایسا شخص معذور شرعی ہے اور اس کے بارے میں حکم شرعی یہ ہے کہ وہ ایک نماز کے وقت میں ایک بار وضو کر لے اور اس سے جتنی چاہے نمازیں پڑھے اس عذر کی وجہ سے اس کا وضو نہیں ٹوٹے گا اور ایسا شخص اس وقت تک معذور رہے گا جب تک وقت میں ایک بار بھی یہ عذر پایا جائے۔ ہاں جب پورے وقت میں ایک بار بھی عذر ظاہر نہ ہو تو اب وہ شرعی معذور نہیں رہے گا اور اس کے دوبارہ معذورِ شرعی بننے کے لیے وہی پہلی کیفیت کا پایا جانا ضروری ہے۔

---

1...(بہار شریعت، ج1، ص389، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ، کراچی)



www.dawateislami.net

تنویر الابصار و در مختار میں ہے:"(و) ینقضه (دم) مائع من جوف أو فم (غلب علی بزاق) حکما للغالب(لا) ینقضه (المغلوب بالبزاق) والقیح کالدم والاختلاط بالمخاط کالبزاق ملخصاً" اور وضو کو توڑ دیتا ہے بہنے والا خون جو اندر (جسم) سے یا منہ سے نکلے جب وہ تھوک پر غالب ہو، کیونکہ حکم غالب کا ہوتا ہے، اور اگر تھوک پر مغلوب ہو تو وضو نہیں ٹوٹے گا، اور پیپ کا حکم بھی خون ہی کی طرح ہے، اور بلغم کے ساتھ اختلاط تھوک کے ساتھ اختلاط کی طرح ہے۔

اس کے تحت رد المحتار میں ہے:"(قوله: غلب علی بزاق) بالزاي والسین والصاد کمافي شرح المنیة، وعلامة کون الدم غالبا أو مساویا أن یکون البزاق أحمر، وعلامة کونه مغلوبا أن یکون أصفر" مصنف کا قول: خون تھوک پر غالب ہو (یہ لفظ بزاق ز، س اور ص تینوں کے ساتھ پڑھا جاتا ہے جیسا کہ شرح منیہ میں ہے)، اور خون کے غالب یا برابر ہونے کی علامت یہ ہے کہ تھوک سرخ ہو جائے، اور اس کے مغلوب ہونے کی علامت یہ ہے کہ تھوک زرد ہو۔[1]

حلبی صغیر میں ہے:"لو بزق وفی بزاقه دم فانه ینظر ان کان البزاق غالبا بان کان الی البیاض اقرب فلا وضوء علیه وان کان الدم غالبا بان کان الی الحمرة اقرب فعلیه الوضوء لان غلبته تدل علی سیلانه بنفسه ومغلوبیته علی عدم ذلک" اگر کسی نے تھوک دیا اور اس کے تھوک میں خون ہے، تو دیکھا جائے گا اگر تھوک غالب ہے اس طرح کہ وہ سفیدی کے زیادہ قریب ہے، تو اس پر وضو نہیں اور اگر خون غالب ہے اس طرح کہ وہ سرخی کے زیادہ قریب ہے، تو اس پر وضو لازم ہے کیونکہ اس کا غالب ہونا اس کے بذات خود بہنے پر دلالت کرتا ہے اور اس کا مغلوب ہونا اس کے نہ بہنے پر دلالت

---

1...(تنویر الابصار و در مختار مع رد المحتار، ج1، ص291، مطبوعہ کوئٹہ)


www.dawateislami.net

کرتا ہے۔[1]

فتاوی عالمگیری میں ہے:"وإن خرج من نفس الفم تعتبر الغلبة بينه و بين الريق و يعتبر ذلک من حيث اللون، فإن كان أحمر انتقض، وإن كان أصفر لا ينتقض، كذا في التبيين" اور اگر خون خود منہ سے نکلے، تو اس خون اور تھوک کے درمیان غلبہ کا اعتبار کیا جائے گا اور یہ غلبہ رنگ کے اعتبار سے پہچانا جائے گا، پس اگر (تھوک) سرخ ہو تو وضو ٹوٹ جائے گا، اور اگر زرد ہو تو وضو نہیں ٹوٹے گا، اسی طرح التبیین میں مذکور ہے۔[2]

بہارِ شریعت میں ہے:"منہ سے خون نکلا اگر تھوک پر غالب ہے، وضو توڑ دے گا ورنہ نہیں۔ فائدہ: غلبہ کی شناخت یوں ہے کہ تھوک کا رنگ اگر سرخ ہو جائے، تو خون غالب سمجھا جائے گا اور اگر زرد ہو تو مغلوب۔"[3]

## سوال5:

اگر کسی عورت کو پھیپھڑوں کی بیماری کی وجہ سے مسلسل کھانسی ہو، جس کی وجہ سے وضو کرنے کے بعد بھی نماز کے دوران بار بار کھانسی آئے اور پیشاب نکلنے کی وجہ سے وضو ٹوٹ جائے، کبھی کبھار تو دو سے تین بار ایک نماز کے لیے وضو کرنا پڑتا ہے۔ البتہ یہ معاملہ مسلسل نہیں رہتا بلکہ کچھ دیر بعد آسانی سے کپڑے تبدیل کرکے نماز پڑھ لیتی ہے، تو ایسی حالت میں اس کے لیے شرعی حکم کیا ہے؟ کپڑوں کے حوالے سے بھی حکم بتادیں۔

---

1....(حلبی صغیر، ص65، مطبوعہ کوئٹہ)
2....(فتاوی عالمگیری، ج1، ص11، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ، بیروت)
3....(بہارِ شریعت، ج1، ص305، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ، کراچی)


www.dawateislami.net

**جواب:**

مذکورہ عورت کو جب عام حالت میں پیشاب نہیں نکلتا، صرف کھانسی کی وجہ سے نکلتا ہے اور کچھ دیر بعد وہ بآسانی اس عذر کے بغیر پاک کپڑے پہن کر فرض نماز ادا کر سکتی ہے، تو معذور شرعی کی تعریف کے مطابق وہ خاتون شرعی معذور کے زمرے میں نہیں آئے گی اور پیشاب نکلنے سے اس کا وضو ٹوٹ جائے گا، لہذا دوبارہ وضو کر کے نماز ادا کرنا ضروری ہو گا۔ نیز پیشاب کپڑے یا بدن پر لگ جائے تو اس کے بارے میں حکم شرعی یہ ہے کہ اگر درہم سے کم مقدار میں لگے تو پاک کرنا سنت ہے، اگر بے پاک کیے نماز پڑھ لی تو نماز ہو جائے گی مگر خلاف سنت ہو گی اور ایسی نماز کا اعادہ یعنی دوبارہ پڑھنا مستحب ہو گا اور اگر نجاست درہم کی مقدار میں لگی ہو تو اس کا پاک کرنا واجب ہے، اگر بے پاک کیے نماز پڑھ لی تو مکروہ تحریمی ہو گی اور ایسی نماز کا اعادہ واجب ہو گا اور قصداً پڑھنے کی صورت میں گناہ بھی ہو گا اور اگر نجاست درہم سے زائد لگی ہو تو اس کا پاک کرنا فرض ہے، بے پاک کیے نماز پڑھ لی تو ہو گی ہی نہیں، دوبارہ پڑھنا فرض ہو گا اور قصداً پڑھی تو گناہ بھی ہو گا۔

تنویر الابصار و در مختار میں ہے: ”(وصاحب عذر من به سلس بول) لا يمكنه امساكه (او استطلاق بطن او انفلات ريح او استحاضة ان استوعب عذره تمام وقت صلاة مفروضة) بان لا يجد في جميع وقتها زمناً يتوضا و يصلي فيه خالياً عن الحدث (ولو حكما) لان الانقطاع اليسير ملحق بالعدم ملخصا“ اور عذر والا جسے پیشاب کے جاری ہونے کا (عذر) ہو کہ اسے اس کا روکنا ممکن نہ ہو یا دست کی بیماری ہو یا ہوا نکل جانے کا (عذر) ہو یا بیماری کے خون جاری ہونے کا (عذر) ہو تو اگر اس کا عذر فرض نماز کے پورے وقت کو گھیرے ہوئے ہو بایں طور کہ وہ اس کے پورے وقت میں اتنا زمانہ (وقت) نہ پائے جس میں وضو کر سکے اور بغیر حدث کے نماز پڑھ سکے، اگرچہ (یہ عذر) حکمی طور


www.dawateislami.net

پر ہو کیونکہ تھوڑا رکنا نہ رکنے کے ساتھ ملحق ہے۔[1]

فتاوی عالمگیری میں ہے:"شرط ثبوت العذر ابتداءً ان یستوعب استمراره وقت الصلاة کاملاً" ابتدائی طور پر عذر کے ثابت ہونے کے لیے شرط ہے کہ اس کا استمرار نماز کے وقت کو کامل طور پر گھیرے ہوئے ہو۔[2]

بہار شریعت میں ہے:"ہر وہ شخص جس کو کوئی ایسی بیماری ہے کہ ایک وقت پورا ایسا گزر گیا کہ وضو کے ساتھ نماز فرض ادا نہ کر سکا وہ معذور ہے، اس کا بھی یہی حکم ہے کہ وقت میں وضو کر لے اور آخر وقت تک جتنی نمازیں چاہے اس وضو سے پڑھے، اس بیماری سے اس کا وضو نہیں جاتا، جیسے قطرے کا مرض، یا دست آنا، یا ہوا خارج ہونا، یا دکھتی آنکھ سے پانی گرنا، یا پھوڑے، یا ناصور سے ہر وقت رطوبت بہنا، یا کان، ناف، پستان، سے پانی نکلنا کہ یہ سب بیماریاں وضو توڑنے والی ہیں ان میں جب پورا ایک وقت ایسا گزر گیا کہ ہر چند کوشش کی مگر طہارت کے ساتھ نماز نہ پڑھ سکا تو عذر ثابت ہو گیا۔"[3]

کپڑوں کی پاکی ناپاکی سے متعلق تنویر الابصار و در مختار میں ہے:"(وعفی) الشارع (عن قدر درهم) وان کره تحریماً فیجب غسله و مادونه تنزیهاً فیسن و فوقه مبطل فیفرض" اور شارع علیہ الصلوۃ والسلام نے درہم کی مقدار کو معاف رکھا ہے اگرچہ مکروہ تحریمی ہے لہذا اس کا دھونا واجب ہے اور درہم سے کم (مکروہ) تنزیہی ہے، لہذا اس کا دھونا سنت ہے اور درہم سے زائد مقدار نماز کو

---

1....(تنویر الابصار و در مختار مع رد المحتار، ج1، ص553، مطبوعہ کوئٹہ)
2....(فتاوی عالمگیری، ج1، ص40، دار الکتب العلمیہ، بیروت)
3....(بہار شریعت، ج1، ص385، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ، کراچی)


www.dawateislami.net

باطل کرنے والی ہے، لہذا اس کا دھونا فرض ہے۔[1]

بہار شریعت میں ہے: ''نجاست غلیظہ کا حکم یہ ہے کہ اگر کپڑے یا بدن میں ایک درہم سے زیادہ لگ جائے، تو اس کا پاک کرنا فرض ہے، بے پاک کیے نماز پڑھ لی تو ہو گی ہی نہیں اور قصداً پڑھی تو گناہ بھی ہوا اور اگر بہ نیت استخفاف ہے تو کفر ہوا اور اگر درہم کے برابر ہے تو پاک کرنا واجب ہے کہ بے پاک کیے نماز پڑھی تو مکروہ تحریمی ہوئی یعنی ایسی نماز کا اعادہ واجب ہے اور قصداً پڑھی تو گناہ گار بھی ہوا اور اگر درہم سے کم ہے تو پاک کرنا سنت ہے کہ بے پاک کیے نماز ہو گئی، مگر خلاف سنت ہوئی اور اس کا اعادہ بہتر ہے۔''[2]

## سوال6:

ایک شخص کو نماز میں قیام کے دوران مسلسل پیشاب کے قطرے آنے کا عارضہ لاحق ہے۔ سوال یہ ہے کہ کیا وہ اس حالت میں بیٹھ کر نماز پڑھ سکتا ہے؟

## جواب:

اگر قیام کی حالت میں مسلسل پیشاب کے قطرے آتے ہوں اور کسی تدبیر سے انہیں روکنا ممکن نہ ہو، اور بیٹھ کر نماز پڑھنے کی صورت میں نہ آتے ہوں تو اس صورت میں اس شخص پر لازم ہے کہ بیٹھ کر رکوع و سجود کے ساتھ نماز ادا کرے۔

اس میں تفصیل یہ ہے کہ ہر وہ طریقہ جس سے معذورِ شرعی کا عذر جاتا رہے یا اس میں کمی ہو جائے اس کا اختیار کرنا معذور پر واجب ہے اور بیان کردہ صورت میں چونکہ بیٹھ کر نماز پڑھنے میں

---

1....(تنویر الابصار و در مختار مع رد المحتار، ج1، ص571، مطبوعہ کوئٹہ)

2....(بہار شریعت، ج1، ص389، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ، کراچی)



www.dawateislami.net

قطروں کا عذر چلے جانے کا غالب گمان ہے، لہذا اس پر لازم ہے کہ بیٹھ کر نماز ادا کرے۔

بحر الرائق میں ہے:"فی منیة المصلی: شیخ کبیر إذا قام سلس بوله أو به جراحة تسیل، وإن جلس لا تسیل یصلي جالسا، قال شارحها: حتی لو صلی قائما لا یجوز "منیۃ المصلی میں ہے کہ اگر بوڑھا شخص کھڑے ہو کر نماز پڑھے تو اس کے قطرے جاری ہوتے ہوں یا زخم سے خون جاری ہوتا ہو، اور بیٹھ کر نماز پڑھنے کی صورت میں ایسا نہ ہوتا ہو تو اب وہ بیٹھ کر نماز پڑھے۔ اس کے شارح نے فرمایا کہ اس نمازی کا کھڑے ہو کر نماز پڑھنا شرعاً جائز نہیں ہو گا۔[1]

در مختار میں ہے:" قد یتحتم القعود کمن یسیل جرحه إذا قام أو یسلس بوله "بعض اوقات بیٹھ کر نماز پڑھنا لازم ہو جاتا ہے، جیسے وہ شخص جس کا کھڑے ہونے کی حالت میں زخم بہنے لگتا ہو یا پیشاب کے قطرے بہتے ہوں۔[2]

بہار شریعت میں ہے:"جس شخص کو کھڑے ہونے سے قطرہ آتا ہے یا زخم بہتا ہے اور بیٹھنے سے نہیں تو اسے فرض ہے کہ بیٹھ کر پڑھے، اگر اور طور پر اس کی روک نہ کر سکے۔"[3]

مزید ایک دوسرے مقام پر بہار شریعت میں ہے:"جو شخص بوجہ بیماری کے کھڑے ہو کر نماز پڑھنے پر قادر نہیں کہ کھڑے ہو کر پڑھنے سے ضرر لاحق ہو گا یا مرض بڑھ جائے گا یا دیر میں اچھا ہو گا یا چکّر آتا ہے یا کھڑے ہو کر پڑھنے سے قطرہ آئے گا یا بہت شدید درد نا قابل برداشت پیدا ہو جائے گا تو ان سب صورتوں میں بیٹھ کر رکوع و سجود کے ساتھ نماز پڑھے۔"[4]

---

1....(بحر الرائق، ج1، ص509، مطبوعہ کوئٹہ)
2....(درمختار مع ردالمحتار، ج2، ص164، مطبوعہ کوئٹہ)
3....(بہار شریعت، ج1، ص 510 ، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ، کراچی)
4....(بہار شریعت، ج1، ص720، مطبوعہ مکتبہ المدینہ، کراچی)


www.dawateislami.net

## سوال7:

ایسا شخص جو ریح کے عذر کی وجہ سے شرعی معذور بن چکا ہو، اگر وہ عشاء کی نماز پڑھ کر ایسے طریقے پر سو گیا جس سے وضو ٹوٹ جاتا ہے، کیا اس صورت میں وہ عشاء کے وضو سے تہجد کی نماز ادا کر سکتا ہے یا نہیں؟ یعنی سونے سے اس کا وضو ٹوٹے گا یا نہیں؟

## جواب:

پوچھی گئی صورت میں جو شخص ریح کے عذر کی وجہ سے شرعی معذور بن چکا ہو، اگر وہ عشاء کی نماز پڑھ کر سو جائے تو محض سونے سے اس کا وضو نہیں ٹوٹے گا جب تک کہ یقینی طور پر کوئی اور ناقض وضو نہ پایا جائے، لہذا وہ اسی وضو کے ساتھ تہجد کی نماز ادا کر سکتا ہے۔

اس کی وجہ یہ ہے کہ راجح قول کے مطابق نیند بذاتِ خود ناقضِ وضو (وضو کو توڑنے والی) نہیں، بلکہ نیند میں استرخاء مفاصل (اعضاء کا ڈھیلا پڑ جانے) کے سبب ریح کا نکل جانا، ناقضِ وضو ہے اور یہ شخص چونکہ پہلے ہی ریح کے عذر میں مبتلا ہے اور اس کی وجہ سے شرعی معذور بن چکا ہے، اس لیے نیند کے دوران ریح کے نکلنے سے اس کا وضو نہیں ٹوٹے گا، بلکہ اس کا وضو وقت نکلنے پر ٹوٹے گا۔

ردالمحتار میں ہے: ”نبه على أن هذا شروع في الناقض الحكمي بعد الحقيقي بناء على أن عينه غير ناقض بل ما لا يخلو عنه النائم، وقيل: ناقض. ورجح الأول في السراج وبه جزم الزيلعي، بل حكي في التوشيح الاتفاق عليه۔في فتاوى ابن الشلبي، حيث قال: سئلت عن شخص به انفلات ريح هل ينقض وضوءه بالنوم؟ فأجبت بعدم النقض، بناء على ما هو الصحيح من أن النوم نفسه ليس بناقض، وإنما الناقض ما يخرج ملخصاً“ مصنف نے اس بات پر تنبیہ کی ہے کہ یہاں


www.dawateislami.net

حقیقی ناقض کے بعد حکمی ناقض کا بیان شروع ہو رہا ہے، اس بنیاد پر کہ نیند بذاتِ خود ناقض نہیں، بلکہ (نیند میں) وہ چیز ناقض ہوتی ہے جس سے کوئی سونے والا خالی نہیں ہوتا (یعنی ریح)۔ البتہ ایک قول یہ بھی ہے کہ نیند خود ناقض ہے، لیکن السراج میں پہلے قول کو ترجیح دی گئی ہے اور اسی پر امام زیلعی نے جزم کیا ہے، بلکہ التوشیح میں اس پر اتفاق بھی نقل کیا گیا ہے۔ فتاویٰ ابن الشلبی میں ہے، جہاں فرمایا کہ مجھ سے ایسے شخص کے بارے میں سوال کیا گیا جسے ریح کا عذر ہے کہ کیا اس کی نیند سے وضو ٹوٹ جائے گا؟ تو میں نے جواب دیا کہ وضو نہیں ٹوٹے گا، اس بنا پر کہ صحیح قول یہی ہے کہ نیند بذاتِ خود ناقض نہیں، بلکہ ناقض وہ چیز ہے جو (بدن سے) خارج ہوتی ہے۔[1]

## سوال8:

ایک شخص کو مثانے کی کمزوری کی وجہ سے شرمگاہ پر وقتاً فوقتاً پیشاب کی تری ظاہر رہنے کا عارضہ ہے، پیشاب کے قطروں کا مسئلہ نہیں بلکہ پیشاب کی فقط تری ظاہر ہو جاتی ہے۔ تری کا یہ سلسلہ بعض اوقات کافی دراز ہو جاتا ہے یہ فرمائیں کہ اس کے لیے وضو کا کیا مسئلہ ہو گا؟ شرعی معذور کے دائرے میں آئے گا یا نہیں؟

## جواب:

شرمگاہ سے پیشاب کی فقط تری کا ظاہر ہونا وضو کو توڑ دے گا، وضو ٹوٹنے کے لیے قطرہ آنا ضروری نہیں۔ تفصیل اس مسئلہ میں یہ ہے کہ اگلی اور پچھلی شرمگاہ سے فقط نجاست کا ظاہر ہونا ہی وضو کو توڑ دیتا ہے، برخلاف جسم کے دیگر اعضاء کے۔ دیگر اعضاء میں وضو ٹوٹنے کے لیے ضروری ہے کہ نکلنے والی چیز مثلاً خون، پیپ یا زرد پانی بہنے کے قابل ہو اور اس بہنے میں ایسی جگہ پہنچنے کی صلاحیت ہو

---

1....(ردالمحتار، ج1، ص294، 295، مطبوعہ کوئٹہ)



www.dawateislami.net

جس کا وُضو یا غسل میں دھونا فرض ہے، اگر صرف چمکا یا اُبھرا اور بہا نہیں تو وُضو نہیں ٹوٹے گا۔

اگر تری ظاہر ہونے کا سلسلہ اس قدر دراز ہے کہ نماز کا ایک پورا وقت ایسا گزرے جس میں اسے اتنا بھی وقت نہ ملے کہ بغیر اس عذر کے وضو کر کے صرف فرض ادا کر سکے تو ایسا شخص معذور شرعی ہے۔

درمختار میں ہے:"المراد بالخروج من السبیلین مجرد الظهور وفی غیرهما عین السیلان ولو بالقوة لما قالوا لو مسح الدم کلما خرج ولو ترکه لسال نقض والا لا کما لو سال فی باطن عین او جرح او ذکر ولم یخرج" دونوں شرمگاہوں سے نکلنے سے مراد محض ظاہر ہونا ہے اور ان کے علاوہ میں خود بہنا اگرچہ بالقوۃ ہو اس لیے کہ علماء نے فرمایا ہے جب بھی خون نکلا پونچھ دیا اگر ایسا ہو کہ چھوڑ دیتا تو بہہ جاتا تو وہ ناقض ہے ورنہ نہیں جیسے اس صورت میں ناقض (وضو توڑنے والا) نہیں ہوتا جب کہ آنکھ یا زخم یا ذکر کے اندر بہے اور باہر نہ آئے۔[1]

شرعی معذور کے متعلق تنویر الابصار و درمختار میں ہے:" (إن استوعب عذره تمام وقت صلاة مفروضة) بأن لا یجد فی جمیع وقتها زمنا یتوضأ ویصلی فیه خالیا عن الحدث (ولو حکما) لأن الانقطاع الیسیر ملحق بالعدم (وهذا شرط) العذر (فی حق الابتداء، وفی) حق (البقاء کفی وجوده فی جزء من الوقت) ولو مرة (وفی) حق الزوال یشترط (استیعاب الانقطاع) تمام الوقت (حقیقة) لأنه الانقطاع الکامل" (شرعی عذر اس وقت ہو گا) اگر عذر فرض نماز کے تمام وقت کو گھیر لے اس طرح کہ اس حدث کے نہ ہوتے ہوئے پورے وقت میں اتنی مہلت بھی نہ پائے کہ وضو اور نماز ادا کر سکے، اگرچہ انقطاع حکما ہو، کیونکہ معمولی انقطاع عدم سے ملحق ہے۔ اور یہ عذر کی شرط عذر

---

1...(الدر المختار مع رد المحتار، ج1، ص285، مطبوعہ کوئٹہ)



www.dawateislami.net

شروع ہونے کے حق میں ہے اور عذر باقی ہونے کے حق میں اس کے بعد والے وقت کے کسی جزء میں اگرچہ ایک مرتبہ ہی ہو پایا جانا کافی ہے اور عذر زائل ہونے کے حق میں پورے وقت میں حقیقی انقطاع ہے کیونکہ یہی مکمل انقطاع ہے۔[1]

بہار شریعت میں ہے:"ہر وہ شخص جس کو کوئی ایسی بیماری ہے کہ ایک وقت پورا ایسا گزر گیا کہ وُضو کے ساتھ نمازِ فرض ادا نہ کر سکا وہ معذور ہے، اس کا بھی یہی حکم ہے کہ وقت میں وُضو کر لے اور آخر وقت تک جتنی نمازیں چاہے اس وُضو سے پڑھے، اس بیماری سے اس کا وُضو نہیں جاتا، جیسے قطرے کا مرض، یا دست آنا، یا ہوا خارِج ہونا، یا دُکھتی آنکھ سے پانی گرنا، یا پھوڑے یا ناصور سے ہر وقت رطوبت بہنا، یا کان، ناف، پِستان سے پانی نکلنا کہ یہ سب بیماریاں وُضو توڑنے والی ہیں، ان میں جب پورا ایک وقت ایسا گزر گیا کہ ہر چند کوشش کی مگر طہارت کے ساتھ نماز نہ پڑھ سکا تو عذر ثابت ہو گیا۔

جب عذر ثابت ہو گیا تو جب تک ہر وقت میں ایک ایک بار بھی وہ چیز پائی جائے معذور ہی رہے گا، مثلاً عورت کو ایک وقت تو اِستحاضہ نے طہارت کی مہلت نہیں دی اب اتنا موقع ملتا ہے کہ وُضو کر کے نماز پڑھ لے مگر اب بھی ایک آدھ دفعہ ہر وقت میں خون آجاتا ہے تو اب بھی معذور ہے۔ یوہیں تمام بیماریوں میں اور جب پورا وقت گزر گیا اور خون نہیں آیا تو اب معذور نہ رہی جب پھر کبھی پہلی حالت پیدا ہو جائے تو پھر معذور ہے اس کے بعد پھر اگر پورا وقت خالی گیا تو عذر جاتا رہا۔"[2]

---

1....(تنویر الابصار و در مختار مع رد المحتار، ج1، ص554، مطبوعہ کوئٹہ)

2....(بہار شریعت، ج1، ص385، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ، کراچی)



www.dawateislami.net

## سوال9:

وضو کے دوران ناک سے خون بہنا شروع ہو جائے اور رک نہ رہا ہو، اور نماز کا وقت بھی ختم ہونے کو ہو، تو سوال یہ ہے کہ اس صورت میں نماز کا کیا حکم ہے؟

## جواب:

وضو کے دوران اگر ناک سے خون بہہ کر نکل آئے تو وضو ٹوٹ جاتا ہے۔ اگر خون مسلسل جاری رہے اور نماز کا وقت تنگ ہو تو اسی حالت میں وضو کر کے نماز پڑھ لے۔ پھر اگلی نماز کے وقت اگر اتنا وقت مل جائے کہ وضو کر کے فرض ادا کر سکے تو پہلی نماز کا اعادہ کرے۔ لیکن اگر پورا وقت خون جاری رہے اور وضو کے بعد نماز کا موقع نہ ملے تو وہ شخص معذورِ شرعی کے حکم میں ہو گا پہلی نماز بھی درست ہو جائے گی اور دوسری نماز بھی اسی حالت میں وضو کر کے پڑھ سکتا ہے۔

فتاوی عالمگیری میں ہے: ”لو سال دمها في بعض وقت صلاة فتوضأت وصلت ثم خرج الوقت ودخل وقت صلاة اخرى وانقطع دمها فيه اعادت تلك الصلاة لعدم الاستيعاب وان لم ينقطع في وقت الصلاة الثانية حتى خرج لا تعيدها لوجود استيعاب الوقت“ اگر نماز کے کچھ وقت میں کسی شخص کا خون جاری ہو گیا اور اس نے اِسی حالت میں وضو کر کے نماز پڑھ لی، پھر اس نماز کا وقت نکل گیا اور دوسری نماز کا وقت داخل ہو گیا اور اس وقت میں خون بند ہو گیا، تو خون کے مکمل وقت کا احاطہ نہ کرنے کی وجہ سے اُس پہلی نماز کا اعادہ کرے گا اور اگر دوسری نماز کے وقت میں خون بند نہ ہوا، یہاں تک کہ وقت نکل گیا، تو خون کے مکمل وقت کا احاطہ کر لینے کی وجہ سے اُس پہلی نماز کا اعادہ نہیں کرے گا۔ [1]

---

1....(فتاوی عالمگیری، ج1، ص40، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ، بیروت)



www.dawateislami.net

بہارِ شریعت میں ہے:"نماز کا کچھ وقت ایسی حالت میں گزرا کہ عذر نہ تھا اور نماز نہ پڑھی اور اب پڑھنے کا ارادہ کیا، تو اِستحاضہ یا بیماری سے وُضو جاتا رہتا ہے، غرض یہ باقی وقت یوہیں گزر گیا اور اسی حالت میں نماز پڑھ لی، تو اب اس کے بعد کا وقت بھی پورا اگر اسی اِستحاضہ یا بیماری میں گزر گیا، تو وہ پہلی بھی ہو گئی اور اگر اس وقت اتنا موقع ملا کہ وُضو کر کے فرض پڑھ لے، تو پہلی نماز کا اعادہ کرے۔"[1]

## سوال10:

ایک بالغ لڑکا جس کی عمر تقریبا 15 سال ہے، وہ پیدائشی طور پر اپاہج ہے، بلکہ ناف سے نیچے والا جسم حرکت ہی نہیں کرتا، پیشاب، پاخانہ پر کنٹرول نہیں ہے، اور مسلسل پیشاب کے قطرات جاری رہتے ہیں، ہر وقت پیمپر کا استعمال رہتا ہے، اس کے متعلق وضو اور نماز کا کیا حکم ہے؟ رہنمائی فرمائیں۔

## جواب:

جب مسلسل قطرات جاری رہتے ہیں، اور اتنا وقت بھی نہیں پاتا کہ صرف فرض ادا کر سکے، تو یہ شرعی معذور ہے اور نماز کے ایک وقت میں ایک دفعہ وضو کر لیا تو جن چیزوں کی وجہ سے وہ معذور ہے ان چیزوں سے اس کا وضو نہیں ٹوٹے گا، اس وقت میں اس وضو سے جتنی نمازیں چاہے پڑھ سکتا ہے، ہاں وقت نکل جانے سے اس کا وضو ٹوٹ جائے گا پھر اگلے وقت میں دوبارہ وضو کرنا ہو گا، جب تک عذر باقی رہے یہی حکم ہے۔

اور جہاں تک وضو کرنے کا تعلق ہے تو نماز کے وقت میں جو شخص اس کے پاس موجود ہے، اگر اسے پتا ہے کہ میں اسے وضو کروانے کا کہوں گا تو وہ وضو کروا دے گا تو اس پر لازم ہے کہ وضو میں

---

1....(بہار شریعت، ج1، ص385، 386، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ، کراچی)



www.dawateislami.net

اس سے مدد لے، اور اگر وہ مفت میں نہیں کرواتا، اجرت پر کروادے گا، اگر اجرت اتنی مانگے جتنی ایسی جگہ اتنے کام کی ہوتی ہے اور اس کے پاس اتنی اجرت ہے تو اب اجرت پر کروانا ضروری ہو گیا یا پاس موجود شخص اس کا نوکر ہے تو اس سے خدمت لے اور اگر ان میں سے کوئی صورت نہیں یعنی وہاں کوئی موجود ہی نہیں ہے یا ہے مگر وہ کرواتا نہیں، نہ مفت کرواتا ہے نہ اجرت پر یا اس کے پاس مال نہیں کہ اجرت دے سکے یا ایسی جگہ پر اتنے کام کی جو اجرت ہے، اس سے زیادہ اجرت مانگتا ہے اور پاس موجود شخص اس کا نوکر بھی نہیں، تو ان صورتوں میں اس پر وضو کرنا لازم نہیں ہے، بلکہ تیمم کرے۔

بدائع الصنائع میں ہے: ”ولو كان مريضا لا يضره استعمال الماء لكنه عاجز عن الاستعمال بنفسه وليس له خادم ولا مال يستأجر به أجيرا فيعينه على الوضوء أجزأه التيمم“ اور اگر ایسا مریض ہو کہ جسے پانی کا استعمال نقصان نہیں دے گا لیکن وہ خود استعمال کرنے سے عاجز ہے اور اس کا کوئی خدمت گزار بھی نہیں اور نہ اتنا مال ہے کہ اس سے کسی کو اجیر بنائے جو وضو پر اس کی مدد کرے تو اسے تیمم کفایت کرے گا۔[1]

بحر الرائق میں ہے: ”لا يجد من يوضئه ولا يقدر بنفسه اتفاقا، وإن وجد خادما كعبده وولده وأجيره لا يجزيه التيمم اتفاقا كما نقله في المحيط، وإن وجد غير خادمه من لو استعان به أعانه ولو زوجته فظاهر المذهب أنه لا يتيمم“ ایسے کو نہیں پاتا جو اسے وضو کرائے اور نہ یہ خود کرنے پر قادر ہے، تو بالاتفاق تیمم کرنا، جائز ہے اور اگر کسی خدمت کرنے والے کو پائے جیسے اپنا غلام، اولاد اور اپنا اجیر تو اسے بالاتفاق تیمم کفایت نہیں کرے گا جیسا کہ اسے محیط میں انہوں نے نقل کیا ہے، اور اگر اپنے خدمت گزار کے علاوہ ایسے کو پائے کہ اگر اس سے مدد مانگے گا تو وہ اس کی

---

1...(بدائع الصنائع، ج1، ص48، مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ، بیروت)



www.dawateislami.net

مدد کردے گا، اگرچہ اس کی زوجہ ہی ہو تو ظاہر مذہب یہ ہے کہ تیمم نہیں کرے گا۔[1]

منحۃ الخالق میں ہے: ”لا یلزم الاستئجار حال وجود الماء إذا طلب أکثر من أجرۃ المثل اھ“ پانی موجود ہونے کی حالت میں اس وقت اجیر بنانا لازم نہیں ہے جب وہ اجرت مثل سے زیادہ طلب کرے۔[2]

فتاوی رضویہ میں ہے: ”ضرر تو کچھ نہیں مگر خود وضو نہیں کر سکتا اور دوسرا کرانے والا نہیں (تو اس صورت میں بھی تیمم کرے گا) اور اگر ہے تو مثلاً غلام یا نوکر یا اولاد جن پر اس کی اطاعت وخدمت لازم ہے تو بالاتفاق تیمم نہیں کر سکتا اور اگر اُس پر خدمت لازم تو نہیں مگر اس کے کہنے سے وضو کرادے گا جیسے دوست یا زوج یا زوجہ تو معتمد یہ کہ اب بھی تیمم جائز نہیں، دوسرا ہے مگر وہ اجرت مانگتا ہے اور یہ قادر نہیں۔ قادر بھی ہے مگر وہ اُجرت مثل سے زیادہ مانگتا ہے (تو ان صورتوں میں تیمم کرے گا)۔“[3]

## سوال 11:

اگر زخم سے مسلسل پیپ بہہ رہی ہو تو نماز کا کیا حکم ہے؟ ایسی صورت میں اگر دورانِ نماز زخم سے پیپ خارج ہو جائے، تو نماز کا کیا حکم ہو گا؟ البتہ جب تک زخم پر پٹی باندھی ہو تب تک زخم نہیں بہتا۔ تو اس صورت میں معذور ہو گا یا نہیں؟ نیز ناپاک پٹی کے ساتھ نماز ادا کرنے کا حکم بھی بیان فرمادیں۔

---

1....(بحرالرائق، ج1، ص147، مطبوعہ کوئٹہ)
2....(منحۃ الخالق مع البحرالرائق، ج1، ص148، مطبوعہ کوئٹہ)
3....(فتاوی رضویہ، ج3، ص415، رضا فاونڈیشن، لاہور)


www.dawateislami.net

**جواب:**

پوچھی گئی صورت میں اگر اس زخم، پھوڑے سے پیپ صرف چمکتی یا اُبھرتی ہو اور اس میں بہنے کی صلاحیت نہ ہو، تو اس صورت میں وضو نہیں ٹوٹے گا اور کپڑے کے اس پیپ سے تر ہونے کی وجہ سے کپڑا بھی ناپاک نہیں ہو گا، ہاں اگر زخم سے پیپ بہتی ہو، تو یہ پیپ ناپاک ہو گی، کپڑے کو بھی ناپاک کر دے گی اور وضو بھی ٹوٹ جائے گا، لہٰذا اب اس صورت میں نماز سے متعلق دو صورتیں ہیں:

(1) اگر پیپ کا بہنا مسلسل ہو اس طرح کہ نماز کا پورا وقت گزر جاتا ہے، لیکن وہ کوشش کرنے کے باوجود اُس پورے وقت میں وضو کر کے فرض نماز ادا کرنے پر قادر نہیں ہوتے، تو ایسی صورت میں وہ شرعی معذور قرار پائیں گے۔ اور شرعی معذور والے احکام لاگو ہوں گے۔

(2) اگر اس طرح کی صورتحال نہ ہو یعنی پیپ کا بہنا اس تسلسل سے نہ ہو کہ جو انہیں معذور شرعی بنادے، تو ہر بار پیپ بہنے کی صورت میں وضو ٹوٹ جائے گا، لہٰذا اس صورت میں نماز کے دوران پیپ بہنے کی صورت میں نماز کو جاری نہیں رکھا جاسکتا، بلکہ وضو کر کے نئے سرے سے نماز کو پڑھنا ہو گا، نیز اگر اس پیپ سے جسم اور کپڑے بقدر مانع (درہم یا اس سے زائد) نجس ہو گئے ہوں، تو نماز سے پہلے جسم اور کپڑے پاک بھی کرنے ہوں گے۔

نیز اگر پٹی باندھنے سے پیپ نہیں بہتی تو پٹی باندھنا واجب ہے اور اس صورت میں شرعی معذور بھی نہیں ہو گا اور پٹی ناپاک ہونے کی صورت میں حکم یہ ہے کہ اگر پٹی بدلتے ہی نئی پٹی پر فوراً بقدر مانع نجاست درہم یا اس سے زیادہ پیپ لگ جائے اور فرض ادا کرنے کا وقت بھی نہ ملے تو اسی پٹی کے ساتھ نماز پڑھ سکتا ہے، اتارنے کا حکم نہیں ہے۔ یونہی فوراً پٹی پر بقدر مانع، نجاست تو نہیں لگتی کہ

فرض ادا کرنے کا وقت بھی نہ ملے، بلکہ اتنا وقت موجود ہوتا ہے کہ اسے تبدیل کیا جاسکتا ہے، لیکن پٹی اتارنے میں ضرر ہوگا یا اتارنے میں تو ضرر نہیں ہوگا، لیکن دوبارہ صحیح طرح باندھ نہیں سکتا، تو اس صورت میں بھی اسی ناپاک پٹی کے ساتھ نماز پڑھ سکتا ہے، حرج کی وجہ سے رخصت ہے۔

زخم سے پیپ بہہ کر نہ نکلے تو ناپاک نہیں ،وضو بھی نہیں ٹوٹے گا، جیسا کہ ہدایہ میں ہے:"فإن قشرت نقطة فسال منها ماء أو صديد أو غيره إن سال عن رأس الجرح نقض وإن لم يسل لا ينقض۔" اگر کوئی آبلہ پھٹا اور اس سے پانی یا پیپ وغیرہ نکلی، تو اگر وہ زخم سے بہہ جائے، تو وضو ٹوٹ جائے گا، اور اگر نہ بہے تو وضو نہیں ٹوٹے گا۔[1]

امام اہلسنت، الشاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن ارشاد فرماتے ہیں:"خون یا ریم اُبھرا اور فی الحال اس میں قوتِ سیلان نہیں اُسے کپڑے سے پونچھ ڈالا، دوسرے جلسے میں پھر اُبھرا اور صاف کر دیا یونہی مختلف جلسوں میں اتنا نکلا کہ اگر ایک بار آتا ضرور بہہ جاتا تو اب بھی نہ وضو جائے نہ کپڑا ناپاک ہو کہ ہر بار اُتنا نکلا ہے جس میں بہنے کی قوت نہ تھی۔"[2]

اگر پٹی باندھنے سے پیپ نہیں بہتی، تو پٹی باندھنا واجب ہے، جیسا کہ منحۃ الخالق میں بزازیہ کے حوالے سے ہے:"إذا قدرت المستحاضة أو ذو الجرح أو المفتصد على منع دم بربط وعن منع النش بخرقة الربط لزم وكان كالأصحاء فإن لم يقدر على منع النش فهو ذو عذر "مستحاضہ، زخم والا اور فصد کروانے والا کپڑا وغیرہ باندھ کر خُون نکلنے یا لگنے سے (یعنی پھیل کر جسم یا کپڑے پر لگنے سے) روکنے پر قادر ہو تو اس پر (باندھنا) لازم ہے اور وہ شخص غیر معذور لوگوں کی طرح ہو جائے

---

1....(هدایہ، ج1، ص18، داراحیاء التراث العربي، بیروت)

2....(فتاوی رضویہ، ج1، ح1، ص371، رضافاؤنڈیشن، لاھور)



www.dawateislami.net

گا۔ اگر وہ لگنے سے روکنے پر قادر نہیں تو وہ معذور ہے۔[1]

امامِ اہلسنت، الشاہ امام احمد رضا خان علیہ الرحمۃ ارشاد فرماتے ہیں: ”اگر لنگوٹ باندھنا اس کے سیلان ہی کو منع کر دیتا ہے تو ضرور اُس پر فرض ہے کہ لنگوٹ باندھے اور جب تک سیلان سے مانع ہو گا نہ وضو جائے گا نہ کپڑا ناپاک ہو گا۔“[2]

ایک اور مقام پر فرماتے ہیں: ”مسّوں سے اگر رطوبت بہہ کر نہ نکلے، بلکہ ان کی سطح بالا پر تری ہو کہ کپڑا الگ کر چھڑا لائے جب تو اُس سے کپڑا ناپاک نہ ہو گا بے تکلّف نماز پڑھے اور اس تقدیر پر اُس کے نکلنے سے وضو بھی نہ جائے گا" لان مالیس بحدث لیس بنجس "(کیونکہ جو چیز حدث نہیں وہ ناپاک بھی نہیں۔) ہاں جبکہ بہہ کر نکلتی ہے تو وضو کی بھی ناقض ہے اور درم بھر سے زائد جگہ میں ہو تو کپڑا بھی نجس کرے گی جبکہ وہ ہر وقت نکلتی ہے تو اُسے حکم معذور ہے پانچ وقت تازہ وضو کرے۔ رہا کپڑا اگر سمجھتا ہے کہ پاک کپڑا بدل کر فرض پڑھے گا تو اُس کے ایک درم سے زائد بھرنے سے پیشتر فرض ادا کر لے گا جب تو اُس پر لازم ہے کہ ہر وقت پاک کپڑا بدلے اور اگر جانتا ہے کہ فرض پڑھنے کی مہلت نہ ملے گی اور کپڑا پھر اُتنا ہی ناپاک ہو جائے گا تو اُسے معافی ہے اُسی کپڑے سے پڑھے ﴿لَا یُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا﴾ (اللہ تعالیٰ کسی نفس کو اس کی طاقت سے زیادہ تکلیف نہیں دیتا۔) واللہ تعالیٰ اعلم۔“[3]

**حرج کی وجہ سے جن مقامات کو غسل میں دھونا معاف ہے**، ان کو بیان کرتے ہوئے، امامِ

---

1....(منحۃ الخالق مع البحر الرائق، ج1، ص227، مطبوعہ کوئٹہ)
2....(فتاویٰ رضویہ، ج4، ص371، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)
3....(فتاویٰ رضویہ، ج4، ص375، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)


www.dawateislami.net

اہلسنت، الشاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن فرماتے ہیں:"(1) پٹّی کہ زخم پر ہو اور کھولنے میں ضرر یا حرج ہے۔(2) ہر وہ جگہ کہ کسی درد یا مرض کے سبب اُس پر پانی بہنے سے ضرر ہو گا۔ غرض مدار حرج پر ہے اور حرج بنص قرآن مدفوع اور یہ امت دنیاوآخرت میں مرحومہ، والحمد للہ رب العالمین۔"[1]

المحیط البرہانی میں ہے:"وفی واقعات الناطفی: إذا کان له جرح سائل، وقد شد علیه خرقة، فأصابها أکثر من قدر الدرهم أو أصاب ثوبه أکثر من قدر الدرهم، إن کان بحال لو غسل یتنجس قبل الفراغ من الصلاة ثانیاً جاز له أن لا یغسل ویصلی قبل أن یغسله، وإلا فلا. قال الصدر الشهید رحمه الله هو المختار" واقعات ناطفی میں ہے جب کسی شخص کو کوئی ایسا زخم لگا ہو جس سے رطوبت بہتی رہتی ہے اور اس نے اس پر کوئی کپڑا باندھ لیا تو اس پٹی یا اس کے کپڑوں کو ایک درہم سے زیادہ رطوبت لگ گئی تو اس صورت میں اگر ایسا ہے کہ اگر وہ اس کو دھوئے گا تو نماز مکمل ہونے سے پہلے پھر دوبارہ وہ کپڑا نجس ہو جائے گا تو اس کے لیے جائز ہے کہ بغیر دھوئے اسی طرح نماز پڑھ لے، ورنہ جائز نہیں۔(یعنی اگر نماز مکمل ہونے سے پہلے وہ کپڑا دوبارہ نجس نہیں ہو گا تو بغیر پاک کیے نماز پڑھنا جائز نہیں۔) صدر شہید علیہ الرحمۃ نے فرمایا یہی مختار ہے۔[2]

بہار شریعت میں ہے:"معذور کو ایسا عذر ہے جس کے سبب کپڑے نجس ہو جاتے ہیں تو اگر ایک درم سے زِیادہ نجس ہو گیا اور جانتا ہے کہ اتنا موقع ہے کہ اسے دھو کر پاک کپڑوں سے نماز پڑھ لوں گا تو دھو کر نماز پڑھنا فرض ہے اور اگر جانتا ہے کہ نماز پڑھتے پڑھتے پھر اتنا ہی نجس ہو جائے گا تو

---

1....(فتاوی رضویہ، ج1، ح2، ص609، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)
2....(المحیط البرہانی، ج1، ص57، دار الکتب العلمیہ، بیروت)


www.dawateislami.net

دھونا ضروری نہیں اُسی سے پڑھے اگرچہ مصلّٰی بھی آلودہ ہو جائے کچھ حَرَج نہیں اور اگر درہم کے برابر ہے تو پہلی صورت میں دھونا واجب اور درہم سے کم ہے تو سنّت اور دوسری صورت میں مطلقاً نہ دھونے میں کوئی حَرَج نہیں۔"[1]

## سوال12:

ایک خاتون کو بہت زیادہ لیکوریا ہے، مسلسل رطوبت خارج ہوتی رہتی ہے، نماز کیسے ادا کرے؟

## جواب:

اس رطوبت کے پاک یا ناپاک ہونے اور اس سے وضو کے ٹوٹنے یا نہ ٹوٹنے میں تفصیل ہے:

(1) اگر یہ نکلنے والی رطوبت بالکل سفید یا پانی کی طرح شفاف ہو، اس میں خون کی سرخی یا پیلا پن وغیرہ کچھ نہ ہو، تو یہ رطوبت پاک ہے، اِس سے جسم اور کپڑے وغیرہ بھی ناپاک نہیں ہوں گے اور وضو بھی نہیں ٹوٹے گا، چاہے یہ رطوبت گاڑھی ہو یا پتلی ہو، اس میں بُو ہو یا نہ ہو، کیونکہ یہ محض شرمگاہ کی ایک رطوبت ہے اور امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک جسم کی دیگر رطوبتوں کی طرح، شرمگاہ کی رطوبت بھی پاک ہے۔

(2) اگر اس رطوبت میں سُرخی ہو، یا وہ پیلے رنگ کی ہو تو اب اس کے بہنے سے وضو ٹوٹ جائے گا اور یہ ناپاک ہو گی، یونہی اگر جسم کے اندر کوئی مرض ہو جس کی وجہ سے یہ رطوبت نکل رہی ہو یا یہ رطوبت درد کے ساتھ نکل رہی ہو کہ رطوبت کا درد کے ساتھ نکلنا بھی اس بات کی دلیل ہے کہ وہاں کوئی زخم ہے جس کی وجہ سے یہ رطوبت نکل رہی ہے، بہر حال ان صورتوں میں بھی یہ رطوبت

---

1....(بہار شریعت، ج1، ص387، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ، کراچی)



www.dawateislami.net

ناپاک ہو گی اور اس کے نکلنے سے وضو ٹوٹ جائے گا کیونکہ جو چیز کسی مرض یا درد کی وجہ سے نکلے، اس میں خون وغیرہ نجاست کے ملنے کا گمان ہوتا ہے۔ لہذا اس بناء پر اسے نجس مانیں گے اور اس سے وضو ٹوٹ جائے گا۔

نیز یہ رطوبت بدن یا کپڑوں پر لگ جائے تو اس کے بارے میں حکم شرعی یہ ہے کہ اگر درہم سے کم مقدار میں لگے تو پاک کرنا سنت ہے، اگر بے پاک کیے نماز پڑھ لی تو نماز ہو جائے گی، مگر خلاف سنت ہو گی اور ایسی نماز کا اعادہ یعنی دوبارہ پڑھنا مستحب ہو گا اور اگر نجاست درہم کی مقدار میں لگی ہو تو اس کا پاک کرنا واجب ہے، اگر بے پاک کیے نماز پڑھ لی تو مکروہ تحریمی ہو گی اور ایسی نماز کا اعادہ واجب ہو گا اور اگر نجاست درہم سے زائد لگی ہو، تو اس کا پاک کرنا فرض ہے، بے پاک کیے نماز پڑھ لی تو ہو گی ہی نہیں، دوبارہ پڑھنا فرض ہو گا اور درہم یا اس سے زائد نجاست لگے ہونے کی صورت میں قصداً نماز پڑھی تو گنہگار بھی ہو گا۔

اور اگر یہ رطوبت اس طرح مسلسل آرہی ہو کہ وضو کر کے صرف فرض ادا کرنے کی مہلت بھی نہ ملے تو یہ عورت شرعی معذور قرار پائے گی اور اوپر کتاب میں مذکور شرعی معذور کی تفصیل کے مطابق نماز ادا کرے گی۔

شرمگاہ کی وہ رطوبت جس میں خون کی آمیزش نہ ہو، وہ پاک ہے اور اس سے وضو بھی نہیں ٹوٹے گا، جیسا کہ در مختار میں ہے:"رطوبة الفرج، أما عنده فهي طاهرة كسائر رطوبات البدن" شرمگاہ کی رطوبت، تو وہ امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک پاک ہے جس طرح بدن کی دیگر رطوبتیں پاک ہیں۔

اس کے تحت ردالمحتار میں ہے:" واما رطوبة الفرج الخارج فطاهرة اتفاقا" بہر حال، فرج



www.dawateislami.net

خارج کی رطوبت تو وہ بالاتفاق پاک ہے۔[1]

بہار شریعت میں ہے:"عورت کے آگے سے جو خالص رطوبت بے آمیزشِ خون نکلتی ہے ناقضِ وُضو نہیں، اگر کپڑے میں لگ جائے تو کپڑا پاک ہے۔"[2]

وہ رطوبت جس میں خون کی آمیزش ہو، نجس ہے اور اس کے نکلنے سے وضو ٹوٹ جائے گا، جیسا کہ رد المحتار میں ہے:"الدم والقيح والصديد وماء الجرح والنفطة وماء البثرة والثدي والعين والأذن لعلة سواء على الأصح وظاهره أن المدار على الخروج لعلة وإن لم يكن معه وجع ملخصا"خون، پیپ، صدید (خون ملا پیپ) زخم اور آبلہ کا پانی، پھنسی، پستان، آنکھ، کان سے بیماری کی وجہ سے نکلنے والا پانی اصح قول کے مطابق ایک حکم میں ہے۔ اور ظاہر یہ ہے کہ اس کا دارومدار اس بات پر ہے کہ اس کا نکلنا بیماری کی وجہ سے ہو اگرچہ درد نہ ہو۔[3]

جو رطوبت بیماری کی وجہ سے نکلے وہ نجس ہے اس سے وضو ٹوٹ جاتا ہے، جیسا کہ غنیۃ المتملی میں ہے:"كل مايخرج من علة من أي موضع كان كالاذن والثدى والسرة ونحوها فانه ناقض على الاصح لانه صديد" ہر وہ رطوبت جو کسی بھی جگہ سے بیماری کی وجہ سے نکلے، جیسے کان، پستان، ناف وغیرہ سے، تو اصح قول کے مطابق وہ رطوبت وضو کو توڑدے گی کیونکہ یہ صدید (یعنی خون ملا پیپ) ہے۔[4]

مرض اور درد کی وجہ سے نکلنے والی چیز میں چونکہ نجاست کے ملنے کا گمان ہوتا ہے، لہذا نجس

---

1...(درمختار مع ردالمحتار، ج1، ص566، مطبوعہ کوئٹہ)
2...(بہار شریعت، ج1، ص304، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ، کراچی)
3...(ردالمحتار، ج1، ص306، مطبوعہ کوئٹہ)
4...(غنیۃ المتملی، ص116، مطبوعہ کوئٹہ)


www.dawateislami.net

اور ناقض وضو ہے، جیسا کہ سیدی اعلی حضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ فتاوی رضویہ میں ارشاد فرماتے ہیں: ”تحقیق یہ ہے کہ درد و مرض سے جو کچھ بہے اسے ناقض ماننا اس بناء پر ہے کہ اس میں آمیزشِ خون وغیرہ نجاسات کا ظن (گمان) ہے۔“[1]

بہار شریعت میں ہے: ”نجاست غلیظہ کا حکم یہ ہے کہ اگر کپڑے یا بدن میں ایک درہم سے زیادہ لگ جائے، تو اس کا پاک کرنا فرض ہے، بے پاک کیے نماز پڑھ لی تو ہو گی ہی نہیں اور قصداً پڑھی تو گناہ بھی ہوا اور اگر بہ نیت استخفاف ہے تو کفر ہوا اور اگر درہم کے برابر ہے تو پاک کرنا واجب ہے کہ بے پاک کیے نماز پڑھی تو مکروہ تحریمی ہوئی یعنی ایسی نماز کا اعادہ واجب ہے اور قصداً پڑھی تو گنہگار بھی ہوا اور اگر درہم سے کم ہے تو پاک کرنا سنت ہے، کہ بے پاک کیے نماز ہو گئی، مگر خلاف سنت ہوئی اور اس کا اعادہ بہتر ہے۔“[2]

## سوال13:

اگر کسی عورت کے مثانے سے انفیکشن کی وجہ سے پیپ خارج ہوتی رہتی ہو، طبّی اصطلاح میں اسے (پیوریا، Pyuria) کہا جاتا ہے تو اس صورت میں پیپ نکلنے سے وضو ٹوٹ جائے گا؟ تو کیا ہر بار نیا وضو کرنا ہو گا اور کپڑوں کے متعلق کیا حکم ہو گا؟

## جواب:

شرعی اعتبار سے پیپ نجاست غلیظہ اور ناپاک ہے، جسم اور کپڑوں کے جس حصے پر لگ جائے اُسے بھی ناپاک کر دیتی ہے، اس سے وضو بھی ٹوٹ جاتا ہے۔

---

1....(فتاوی رضویہ، ج1، ح1، ص356، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)
2....(بہار شریعت، ج1، ص389، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ، کراچی)


www.dawateislami.net

اس حالت میں نماز ادا کرنے سے متعلق دو صورتیں ہیں:

(1) اگر پیپ اس تسلسل سے بہے کہ پورا نماز کا وقت گزر جائے اور وضو کر کے فرض ادا کرنا ممکن نہ ہو، تو اس صورت میں عورت شرعاً معذور ہو گی اور شرعی معذور والی مذکورہ تفصیلات کے مطابق نماز ادا کرے گی۔

(2) اگر پیپ کا بہنا اتنے تسلسل سے نہ ہو کہ عورت شرعاً معذور بنے تو ہر بار پیپ نکلنے سے وضو ٹوٹ جائے گا، اور نماز کے دوران پیپ بہے تو نماز بھی ٹوٹ جائے گی، نیا وضو کر کے دوبارہ پڑھنی ہو گی۔

**نوٹ:**

اگر کپڑے پر پیپ ایک درہم یا اس سے زیادہ لگ کر کپڑے ناپاک ہو جائیں تو نماز سے پہلے اُنہیں پاک کرنا یا پاک کپڑے پہننا ضروری ہو گا۔ شرعی معذور ہونے کی صورت میں بھی پاک کرنے یا دوسرے پاک کپڑے تبدیل کرنے کے بعد اگر ایک درہم سے زِیادہ نجس ہو گیا اور جانتی ہے کہ اتنا موقع ہے کہ اسے دھو کر یا پاک کپڑے تبدیل کر کے پاک کپڑوں سے نماز پڑھ لوں گی تو دھو کر یا تبدیل کر کے نماز پڑھنا فرض ہے، اور اگر جانتی ہے کہ نماز پڑھتے پڑھتے پھر اتنا ہی نجس ہو جائے گا تو دھونا اور تبدیل کرنا، ضروری نہیں، اُسی سے پڑھے اگرچہ مصلّٰی بھی آلودہ ہو جائے، کچھ حَرَج نہیں۔ اور اگر درہم کے برابر ہے تو پہلی صورت میں (یعنی جس میں پتا ہے کہ اتنا موقع ہے کہ اسے دھو کر یا تبدیل کر کے پاک کپڑوں سے نماز پڑھ لوں گی تو) دھونا یا تبدیل کرنا، واجب ہے اور درہم سے کم ہے تو سنّت۔ اور دوسری صورت (یعنی نماز پڑھنے تک پھر سے ناپاک ہونے) میں مطلقاً (چاہے درہم کے برابر ناپاک ہو یا اس سے کم) نہ دھونے اور تبدیل نہ کرنے میں کوئی حَرَج نہیں۔



www.dawateislami.net

جو رطوبت بیماری کی وجہ سے نکلے وہ نجس یعنی ناپاک ہے، اس سے وضو ٹوٹ جائے گا، جیسا کہ غنیۃ المتملی میں ہے: ”کل مایخرج من علۃ من أی موضع کان کالاذن والثدی والسرۃ ونحوھا فانہ ناقض علی الاصح لانہ صدید“ ہر وہ رطوبت جو کسی بھی جگہ سے بیماری کی وجہ سے نکلے، جیسے کان، پستان، ناف وغیرہ سے، تو اصح قول کے مطابق وہ رطوبت وضو کو توڑ دے گی کیونکہ یہ صدید (یعنی خون ملا پیپ) ہے۔[1]

شرعی معذور کے احکام سے متعلق بہار شریعت میں ہے: ”ہر وہ شخص جس کو کوئی ایسی بیماری ہے کہ ایک وقت پورا ایسا گزر گیا کہ وُضو کے ساتھ نمازِ فرض ادا نہ کر سکا وہ معذور ہے، اس کا بھی یہی حکم ہے کہ وقت میں وُضو کر لے اور آخر وقت تک جتنی نمازیں چاہے اس وُضو سے پڑھے، اس بیماری سے اس کا وُضو نہیں جاتا۔۔۔جب عذر ثابت ہو گیا تو جب تک ہر وقت میں ایک ایک بار بھی وہ چیز پائی جائے معذور ہی رہے گا۔ ملخصا“[2]

## سوال14:

ایک شخص کو بواسیر کا مرض ہے، مسلسل خون یا رطوبت وغیرہ نکلتی رہتی ہے، تو وہ نماز کیسے ادا کرے؟

## جواب:

اگر بواسیر کا نکلنا مسلسل ہو اس طرح کہ نماز کا پورا وقت گزر جاتا ہے، لیکن وہ کوشش کرنے کے باوجود اُس پورے وقت میں وضو کر کے فرض نماز ادا کرنے پر قادر نہیں ہوتا، تو ایسی صورت میں

---

1....(غنیۃ المتملی، ص116، مطبوعہ کوئٹہ)

2....(بہار شریعت، ج1، ص385، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ، کراچی)



www.dawateislami.net

وہ شرعی معذور قرار پائے گا، اور اس کے لیے شرعی معذور والا حکم ہو گا کہ وہ ہر فرض نماز کا وقت داخل ہونے پر وضو کرے اور اُس وضو سے جتنی نمازیں چاہے ادا کرے۔

عذر کی وجہ سے کوئی شخص معذور شرعی کب بنتا ہے، اس کے متعلق فتاوی عالمگیری میں ہے: ”شرط ثبوت العذر ابتداء أن یستوعب استمراره وقت الصلاة کاملا وهو الأظهر کالانقطاع لا یثبت ما لم یستوعب الوقت کله “پہلی مرتبہ عذر ثابت ہونے کے لیے شرط ہے کہ وہ عذر پورے ایک نماز کے وقت کو گھیر لے اور یہی زیادہ ظاہر ہے، جیسا کہ عذر کا ختم ہونا بھی اسی وقت ثابت ہوتا ہے کہ جب وہ نماز کے ایک پورے وقت کو گھیر لے (یعنی پورے وقت میں وہ عذر نہ پایا جائے)۔[1]

شرعی معذور کے احکام سے متعلق بہار شریعت میں ہے: ”ہر وہ شخص جس کو کوئی ایسی بیماری ہے کہ ایک وقت پورا ایسا گزر گیا کہ وُضو کے ساتھ نمازِ فرض ادا نہ کر سکا وہ معذور ہے، اس کا بھی یہی حکم ہے کہ وقت میں وُضو کر لے اور آخر وقت تک جتنی نمازیں چاہے اس وُضو سے پڑھے، اس بیماری سے اس کا وُضو نہیں جاتا، جیسے قطرے کا مرض، یا دست آنا، یا ہوا خارِج ہونا، یا دُکھتی آنکھ سے پانی گرنا، یا پھوڑے، یا ناصور سے ہر وقت رطوبت بہنا، یا کان، ناف، پستان سے پانی نکلنا کہ یہ سب بیماریاں وُضو توڑنے والی ہیں، ان میں جب پورا ایک وقت ایسا گزر گیا کہ ہر چند کوشش کی مگر طہارت کے ساتھ نماز نہ پڑھ سکا تو عذر ثابت ہو گیا۔

جب عذر ثابت ہو گیا تو جب تک ہر وقت میں ایک ایک بار بھی وہ چیز پائی جائے معذور ہی رہے گا، مثلاً عورت کو ایک وقت تو اِستحاضہ نے طہارت کی مہلت نہیں دی، اب اتنا موقع ملتا ہے کہ وُضو کر کے نماز پڑھ لے مگر اب بھی ایک آدھ دفعہ ہر وقت میں خون آجاتا ہے، تو اب بھی معذور

---

1....(فتاوی عالمگیری، ج1، ص40، دار الکتب العلمیہ، بیروت)



www.dawateislami.net

ہے۔یوں ہی تمام بیماریوں میں اور جب پورا وقت گزر گیا اور خون نہیں آیا تو اب معذور نہ رہی جب پھر کبھی پہلی حالت پیدا ہو جائے، تو پھر معذور ہے، اس کے بعد پھر اگر پورا وقت خالی گیا، تو عذر جاتا رہا۔"

مزید اسی میں ہے:"فرض نماز کا وقت جانے سے معذور کا وُضو ٹوٹ جاتا ہے۔۔۔۔نیز معذور کا وُضو اس چیز سے نہیں جاتا جس کے سبب معذور ہے، ہاں اگر کوئی دوسری چیز وُضو توڑنے والی پائی گئی تو وُضو جاتا رہا۔ مثلاً جس کو قطرے کا مرض ہے، ہوا نکلنے سے اس کا وُضو جاتا رہے گا اور جس کو ہوا نکلنے کا مرض ہے، قطرے سے وُضو جاتا رہے گا۔۔۔اگر کسی ترکیب سے عذر جاتا رہے یا اس میں کمی ہو جائے تو اس ترکیب کا کرنا فرض ہے، مثلاً کھڑے ہو کر پڑھنے سے خون بہتا ہے اور بیٹھ کر پڑھے تو نہ بہے گا تو بیٹھ کر پڑھنا فرض ہے۔"[1]

## سوال15:

ایک شخص کو پیشاب والی تھیلی(Urine Bag) لگی ہوئی ہے، اسے پیشاب پر کنٹرول نہیں، کچھ نہ کچھ قطرات گرتے ہی رہتے ہیں، اس کے متعلق شرعی رہنمائی درکار ہے کہ(1)اس حالت میں وضو کا کیا حکم ہے؟(2)پیشاب کی تھیلی لگی ہو تو اس حالت میں نماز پڑھنے کا کیا حکم ہے؟

## جواب:

شرعی معذور وہ شخص ہے جو کسی بھی وضو توڑنے والی چیز مثلاً پیشاب کے قطروں یا مسلسل ریح خارج ہونے کی بیماری میں اس طرح مبتلا ہو کہ نماز کا پورا وقت گزر گیا ہو لیکن وہ مکمل کوشش کے باوجود اس پورے وقت میں وضو کر کے فرض نماز ادا کرنے پر قادر نہ ہو، قلیل وقفہ اگر ملتا بھی ہو تو اتنا نہ ہو کہ وضو اور صرف فرض نماز ادا کی جا سکے، تو ایسا شخص معذورِ شرعی قرار پائے گا۔شروع میں

---

1....(بہار شریعت، ج1، ص386-387، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ، کراچی)



www.dawateislami.net

ثبوتِ عذر کے لیے اتنی بات ضروری ہے، پھر جب تک ایسی حالت رہے گی یا وقت کے اندر کم از کم ایک بار ہی یہ عذر پایا جائے گا تو وہ معذور ہی رہے گا، اور جب کسی نماز کا پورا وقت اس ناقض (وضو توڑنے والی چیز) سے خالی ہو گا، تو یہ شخص شرعی معذور نہ رہے گا اور معذور شرعی کا حکم یہ ہے کہ وہ فرض نماز کا وقت ہو جانے پر وضو کرے اور آخر وقت تک جتنے فرائض و نوافل چاہے اس وضو سے پڑھ سکتا ہے، پھر جب اس فرض نماز کا وقت نکل جائے گا تو معذور کا وضو ٹوٹ جائے گا۔ نیز اس وقت میں معذور کا وضو اس چیز سے نہیں ٹوٹتا جس کے سبب وہ معذور ہے مثلاً قطرے کا مرض ہے تو قطرے آنے سے وضو نہیں ٹوٹتا ہاں ریح یا اس کے علاوہ کسی ناقضِ وضو کے پائے جانے سے اس کا وضو ٹوٹ جاتا ہے۔

معذور شرعی کی مذکورہ بالا تفصیل کے مطابق جن مریضوں کو یورین بیگ لگا ہوتا ہے، ان کا جائزہ لیں تو عموماً ان کے کچھ نہ کچھ پیشاب کے قطرات نکلتے رہتے ہیں اور وہ اتنا وقت نہیں پاتے کہ وضو کر کے صرف فرض نماز ادا کر سکیں، اسی بنا پر اکثر ایسے مریض معذورِ شرعی کے حکم میں ہوتے ہیں۔ سوال میں مذکور شخص کی بھی اگر یہی کیفیت ہو، تو وہ شرعی معذور قرار پائے گا اور ہر نماز کے وقت میں ایک بار وضو کر کے اس وضو سے جتنی چاہے نمازیں ادا کر سکتا ہے، اس عذر کی وجہ سے اس کا وضو نہیں ٹوٹے گا۔ ہاں وقت ختم ہوتے ہی وضو ٹوٹ جائے گا اور اگلی نماز کے وقت میں نیا وضو کرنا لازم ہو گا، البتہ اس حکم کا مدار عذر کے پائے جانے پر ہے، محض یورین بیگ لگا ہونا کافی نہیں ہے، اگر اسے ایک پورے نماز کے وقت میں یہ عذر بالکل ظاہر نہ ہو، تو اب وہ شرعی معذور نہیں رہے گا اور اس پر عام لوگوں کی طرح ہر نماز کے لیے نیا وضو لازم ہو گا۔


www.dawateislami.net

نیز جس مریض کو پیشاب کی تھیلی لگی ہوئی ہو، اس کے لیے اس تھیلی کے ساتھ نماز پڑھنا شرعاً درست ہے۔ یہ اگرچہ حامل نجاست (نجاست کو اٹھائے ہوئے) ہے، مگر عذر و حرج کی وجہ سے اس کے لیے معافی ہے کیونکہ ایک تو تھیلی کو الگ کرنا تکلیف کا سبب ہے، دوسرا یہ تھیلی آسانی سے لگتی بھی نہیں ہے، تیسرا اگر ہٹا بھی لے تو قطرات جاری ہونے کی وجہ سے نماز کے دوران کپڑے ناپاک ہو جائیں گے، لہذا اس کا حکم اس معذور شخص کی طرح ہے جس کا عذر اتنا مسلسل ہو کہ پاکی کے ساتھ نماز نہیں پڑھ سکتا، بلکہ دوران نماز درہم یا اس سے زائد کپڑے ناپاک ہو جائیں گے، ایسے شخص کو انہی کپڑوں میں ہی نماز پڑھنے کی اجازت و رخصت ہوتی ہے، اس شخص کے لیے بھی یہی رخصت ہے۔

تنویر الابصار و در مختار میں ہے: ”(وصاحب عذر من به سلس) بول لا يمكنه إمساكه (إن استوعب عذره تمام وقت صلاة مفروضة) (وحكمه الوضوء) (لكل فرض) (ثم يصلي) به (فيه فرضا ونفلا) (فإذا خرج الوقت بطل) ملخصاً“ اور معذور وہ ہے جس کا پیشاب مسلسل جاری ہو کہ اس کو روکنے پر اسے قدرت نہ ہو جبکہ اس کا عذر ایک فرض نماز کے مکمل وقت کو گھیر لے اور اس کا حکم یہ ہے کہ ہر فرض نماز کے لیے وضو کرے گا، پھر اس وضو سے وقت کے اندر فرض و نفل جتنی نمازیں چاہے پڑھے گا پھر جب وقت نکل جائے گا تو وضو باطل ہو جائے گا۔[1]

معذور شخص کو نماز کے لیے کیے گئے وضو سے فرض و نفل و دیگر عبادت جن کے لیے وضو کی حاجت ہوتی ہے، اس کی اجازت ہونے سے متعلق مراقی الفلاح میں ہے: ”يتوضؤون لوقت كل فرض لا لكل فرض ولا نفل لقوله صلى الله عليه وسلم المستحاضة تتوضأ لوقت كل صلاة رواه سبط ابن الجوزي عن أبي حنيفة رحمه الله تعالى فسائر ذوي الأعذار في حكم المستحاضة فالدليل

1...(تنویر الابصار و در مختار مع رد المحتار، ج01، ص553، 555، مطبوعہ کوئٹہ)



www.dawateislami.net

يشملهم و يصلون به أی بوضوئهم فی الوقت ما شاؤوا من النوافل والواجبات كالوتر والعيد وصلاة جنازة وطواف ومس مصحف ويبطل وضوء المعذورين إذا لم يطرأ ناقض غير العذر بخروج الوقت۔ "معذور اشخاص فرض نماز کے وقت کے لیے وضو کریں گے نہ کہ ہر فرض و نفل کے لیے کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "مستحاضہ (جس کو خون آنے کا عارضہ ہو وہ) ہر نماز کے وقت کے لیے وضو کرے۔ اس حدیث کو سبط ابن جوزی نے امام اعظم رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے۔ سارے معذور افراد کا حکم مستحاضہ کی طرح ہے اور یہ دلیل ان (کے حکم) کو بھی شامل ہے۔ ایسے افراد ایک وقت میں کیے ہوئے وضو سے جو مرضی نفل و واجبات ادا کر سکتے ہیں، مثلاً: وتر عید کی نماز، نماز جنازہ، طواف، اور قرآن پاک کو چھونا معذور افراد کا وضو وقت ختم ہونے سے باطل ہو جاتا ہے جبکہ عذر کے علاوہ کوئی اور ناقض وضو نہ پایا گیا ہو۔"[1]

بہار شریعت میں ہے: "ہر وہ شخص جس کو کوئی ایسی بیماری ہے کہ ایک وقت پورا ایسا گزر گیا کہ وُضو کے ساتھ نمازِ فرض ادا نہ کر سکا وہ معذور ہے، اس کا بھی یہی حکم ہے کہ وقت میں وُضو کر لے اور آخر وقت تک جتنی نمازیں چاہے اس وُضو سے پڑھے، اس بیماری سے اس کا وُضو نہیں جاتا، جیسے قطرے کا مرض، یا دست آنا، یا ہوا خارِج ہونا، یا دُکھتی آنکھ سے پانی گرنا، یا پھوڑے، یا ناصور سے ہر وقت رطوبت بہنا، یا کان، ناف، پِستان سے پانی نکلنا کہ یہ سب بیماریاں وُضو توڑنے والی ہیں، ان میں جب پورا ایک وقت ایسا گزر گیا کہ ہر چند کوشش کی مگر طہارت کے ساتھ نماز نہ پڑھ سکا تو عذر ثابت ہو گیا۔"[2]

---

1....(مراقی الفلاح، ج1، ص63، مکتبہ عصریہ، بیروت)

2....(بہار شریعت ج1، ص385، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ، کراچی)



www.dawateislami.net

مزید اسی میں ہے:"جب عذر ثابت ہو گیا تو جب تک ہر وقت میں ایک ایک بار بھی وہ چیز پائی جائے معذور ہی رہے گا، مثلاً عورت کو ایک وقت تو اِستحاضہ نے طہارت کی مہلت نہیں دی اب اتنا موقع ملتا ہے کہ وُضو کر کے نماز پڑھ لے مگر اب بھی ایک آدھ دفعہ ہر وقت میں خون آجاتا ہے تو اب بھی معذور ہے۔ یوہیں تمام بیماریوں میں اور جب پورا وقت گزر گیا اور خون نہیں آیا تو اب معذور نہ رہی جب پھر کبھی پہلی حالت پیدا ہو جائے تو پھر معذور ہے اس کے بعد پھر اگر پورا وقت خالی گیا تو عذر جاتا رہا۔"[1]

**حرج کی وجہ سے جن مقامات کو غسل میں دھونا معاف ہے**، ان کو بیان کرتے ہوئے، امامِ اہلسنت، الشاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن فرماتے ہیں:"(1) پٹّی کہ زخم پر ہو اور کھولنے میں ضرر یا حرج ہے۔(2) ہر وہ جگہ کہ کسی درد یا مرض کے سبب اُس پر پانی بہنے سے ضرر ہو گا۔ غرض مدار حرج پر ہے اور حرج بنص قرآن مدفوع اور یہ امت دنیا و آخرت میں مرحومہ، والحمد للہ رب العالمین۔"[2]

امام اہلسنت، الشاہ امام احمد رضا خان علیہ الرحمۃ سے سوال ہوا کہ ایک شخص کو بواسیر کے مسے ہیں جن سے خون نکلتا ہے اور کپڑا و لنگوٹ وغیرہ تر ہو جاتا ہے اس میں نماز کے حوالے سے کیا احکام ہیں؟ اس سوال کے جواب میں آپ رحمۃ اللہ علیہ تحریر فرماتے ہیں:"مسّوں سے اگر رطوبت بہہ کر نہ نکلے، بلکہ ان کی سطح بالا پر تری ہو کہ کپڑا الگ کر چھڑا لائے جب تو اُس سے کپڑا ناپاک نہ ہو گا بے تکلّف نماز پڑھے اور اس تقدیر پر اُس کے نکلنے سے وضو بھی نہ جائے گا" لان مالیس بحدث لیس

---

1....(بہار شریعت ج1، ص385، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ، کراچی)
2....(فتاویٰ رضویہ، ج1، ح2، ص609، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)


www.dawateislami.net

بنجس "(کیونکہ جو چیز حدث نہیں وہ ناپاک بھی نہیں۔) ہاں جبکہ بہہ کر نکلتی ہے تو وضو کی بھی ناقض ہے اور درم بھر (درہم کی مقدار) سے زائد جگہ میں ہو تو کپڑا بھی نجس کرے گی جبکہ وہ ہر وقت نکلتی ہے تو اُسے حکم معذور ہے پانچ وقت تازہ وضو کرے۔ رہا کپڑا اگر سمجھتا ہے کہ پاک کپڑا بدل کر فرض پڑھے گا تو اُس کے ایک درم سے زائد بھرنے سے پیشتر فرض ادا کرلے گا جب تو اُس پر لازم ہے کہ ہر وقت پاک کپڑا بدلے اور اگر جانتا ہے **کہ فرض پڑھنے کی مہلت نہ ملے گی اور کپڑا پھر اُتنا ہی ناپاک ہو جائیگا تو اُسے معافی ہے اُسی کپڑے سے پڑھے** ﴿لَا یُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا﴾ (اللہ تعالیٰ کسی نفس کو اس کی طاقت سے زیادہ تکلیف نہیں دیتا۔) واللہ تعالیٰ اعلم۔"[1]

بہار شریعت میں ہے: "معذور کو ایسا عذر ہے جس کے سبب کپڑے نجس ہو جاتے ہیں تو اگر ایک درم سے زِیادہ نجس ہو گیا اور جانتا ہے کہ اتنا موقع ہے کہ اسے دھو کر پاک کپڑوں سے نماز پڑھ لوں گا تو دھو کر نماز پڑھنا فرض ہے **اور اگر جانتا ہے کہ نماز پڑھتے پڑھتے پھر اتنا ہی نجس ہو جائے گا تو دھونا ضروری نہیں اُسی سے پڑھے اگرچہ مصلّٰی بھی آلودہ ہو جائے کچھ حَرَج نہیں** اور اگر درہم کے برابر ہے تو پہلی صورت میں دھونا واجب اور درہم سے کم ہے تو سنّت اور دوسری صورت میں مطلقاً نہ دھونے میں کوئی حَرَج نہیں۔"[2]

## نوٹ:

یاد رہے کہ جس مریض کو پیشاب کی تھیلی لگی ہو، اس کا پیشاب کی تھیلی کے ساتھ مسجد میں جانا ممنوع ہے۔ کیونکہ مسجد کے تقدس کے پیشِ نظر اس میں نجاست لے کر جانے کی اجازت نہیں

---

1....(فتاویٰ رضویہ، ج4، ص375، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)
2....(بہار شریعت، ج1، ص387، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ، کراچی)


www.dawateislami.net

ہوتی۔ مزید یہ کہ مسجد میں پیشاب کی تھیلی لے کر جانا لوگوں کے لیے سخت نفرت و کراہت کا باعث ہو گا کہ اس سے لوگوں کو گھن آئے گی اور خشوع و خضوع میں خلل آئے گا اور اس طرح مسجد کا ماحول بھی متاثر ہو گا، لہذا اس کی اجازت نہیں۔

فتاویٰ عالمگیری میں ہے: ”ولا یدخل الذی علی بدنہ نجاسۃ المسجد“ جس شخص کے جسم پر نجاست لگی ہو، وہ مسجد میں داخل نہ ہو۔[1]

بہارِ شریعت میں ہے: ”مسجد میں نجاست لے کر جانا، اگرچہ اس سے مسجد آلودہ نہ ہو یا جس کے بدن پر نجاست لگی ہو، اس کو مسجد میں جانا منع ہے۔“[2]

## سوال16:

جس شخص کو قطرے آنے کا مرض ہو، وہ ذکر (اگلی شرمگاہ) کے سوراخ میں روئی وغیرہ پھنسا لے، تاکہ اطمینان سے نماز پڑھ سکے، اس صورت میں اگر کوئی قطرہ آ بھی جائے تو شرمگاہ سے باہر نہ نکلے، کیا اس صورت میں اگر باہر کوئی قطرہ ظاہر نہ ہوا تو نماز درست ہو جائے گی؟

## جواب:

اگر کسی شخص کو قطرے آنے کا مرض ہو اور وہ ذکر کے سوراخ میں روئی رکھ لے تاکہ قطرے باہر نہ آئیں، تو ایسی صورت میں اگر صرف روئی کا اندرونی حصہ تر ہو اور باہر کوئی تری ظاہر نہ ہو تو وضو نہیں ٹوٹے گا اور نماز درست ہو گی، بلکہ اس صورت میں اس پر روئی رکھنا لازم ہو گا۔

البتہ اگر روئی کا بیرونی حصہ تر ہو جائے تو وضو ٹوٹ جائے گا، اسی طرح اگر روئی نکالی جائے

---

1....(فتاوی عالمگیری، ج5، ص321، دار الکتب العلمیہ، بیروت)

2....(بہارِ شریعت، ج1، ص645، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ، کراچی)



www.dawateislami.net

اور وہ خشک ہو تو وضو بر قرار رہے گا، لیکن اگر تر ہو تو نکالتے ہی وضو ٹوٹ جائے گا۔

تنویر الابصار و درِ مختار میں ہے:"ینقض (لو حشا إحلیلہ بقطنۃ وابتل الطرف الظاھر) (وإن ابتل) الطرف (الداخل لا) ینقض ولو سقطت، فإن رطبۃ انتقض وإلا لا۔ ملخصا" اگر مرد نے اپنے ذکر کے سوراخ میں روئی ڈالی، اور روئی کا باہر والا حصہ تر ہو گیا، تو وضو ٹوٹ جائے گا، اور اگر صرف اندر والا ہی حصہ تر ہوا (باہر والا تر نہیں ہوا)، تو نہیں ٹوٹے گا۔ اور اگر روئی گر جائے تو اگر روئی تر ہوئی، تو وضو ٹوٹ جائے گا، ورنہ نہیں ٹوٹے گا۔[1]

اسی طرح عیون المسائل للسمرقندی میں ہے:"وعن محمد قال: إذا حشی الرجل احلیلہ بقطنۃ فابتل ما کان داخلا منہ فلا ینتقض وضوءہ، فإن ابتل ما ظھر منھا توضأ" امام محمد رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے آپ نے فرمایا: اگر مرد نے اپنے ذکر کے سوراخ میں روئی ڈال لی، اور روئی کا اندر والا حصہ تر ہو گیا، تو وضو نہیں ٹوٹے گا، اور اگر ظاہری حصہ تر ہو گیا، تو دوبارہ وضو کرنا ضروری ہو گا۔[2]

امامِ اہلسنت، الشاہ امام احمد رضا خان علیہ الرحمۃ فتاوی رضویہ میں ارشاد فرماتے ہیں:" الحمدللہ وحدہ اذا کان احتشاؤہ یردمابہ کماوصف فی السؤال فقدخرج عن حد العذر والتحق بالاصحاء یتوضأ لکل حدث ویغسل کل نجس ویؤم کل نفس ولا یعذر فی ترک الاحتشاء بل ھو فریضۃ علیہ کفریضۃ الصلاۃ" تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں جو یکتا ہے۔ اگر رُوئی رکھنے سے اس کے قطرے ٹپکنے بند ہو جاتے ہیں جیسا کہ سوال میں بیان کیا تو وہ معذور کی حد سے نکل گیا اور صحیح افراد کے ساتھ شامل ہو گیا۔ ہر حدث (اصغر) کے بعد وضو کرے گا اور جہاں نجاست لگی ہو اسے

---

1....(تنویر الابصار و درِ مختار مع ردالمحتار، ج1، ص306، 307، مطبوعہ کوئٹہ)
2....(عیون المسائل للسمرقندی، ص15، مطبوعہ بغداد)


www.dawateislami.net

دھوئے گا اور ہر ایک کی امامت کرا سکتا ہے اس سے رُوئی نہ رکھنے کا عذر قبول نہ ہو گا بلکہ نماز کی طرح روئی رکھنا بھی اس پر ضروری ہے۔"[1]

## سوال17:

کسی کا آپریشن ہوا اور اسے ڈرین پائپ لگا دیا گیا جس سے خون اور پیشاب مسلسل نکل رہا ہے ایسے مریض کے لیے وضو کا کیا حکم ہو گا؟ اور پائپ لگے ہونے کی صورت میں نماز پڑھ سکتا ہے؟

## جواب:

کون سا شخص شرعی معذور کہلاتا ہے، اس کے متعلق اوپر تفصیل سے بیان کر دیا گیا ہے، لہذا اگر مذکورہ بالا تفصیل کے مطابق ان مریضوں کا جائزہ لیں، جن کو ڈرین پائپ لگا ہوتا ہے، تو عموماً شروع کے دنوں میں خون اور ناپاک رطوبت وغیرہ مسلسل آرہی ہوتی ہے اور وہ اتنا وقت نہیں پاتے کہ وضو کر کے صرف فرض نماز ادا کر سکیں، اسی بنا پر اکثر ایسے مریض معذورِ شرعی کے حکم میں ہوتے ہیں۔ سوال میں مذکور شخص کی بھی اگر یہی کیفیت ہو، تو وہ شرعی معذور قرار پائے گا اور ہر نماز کے وقت میں ایک بار وضو کر کے اس وضو سے جتنی چاہے نمازیں ادا کر سکتا ہے، اس عذر کی وجہ سے اس کا وضو نہیں ٹوٹے گا۔ ہاں وقت ختم ہوتے ہی وضو ٹوٹ جائے گا اور اگلی نماز کے وقت میں نیا وضو کرنا لازم ہو گا، البتہ اس حکم کا مدار عذر کے پائے جانے پر ہے، محض ڈرین پائپ لگا ہونا کافی نہیں ہے، اگر اسے ایک پورے نماز کے وقت میں یہ عذر بالکل ظاہر نہ ہو، تو اب وہ شرعی معذور نہیں رہے گا اور اس پر عام لوگوں کی طرح ہر نماز کے لیے نیا وضو لازم ہو گا۔

نیز جس مریض کو ڈرین پائپ لگا ہوا ہو، اس کے لیے اس پائپ کے ساتھ نماز پڑھنا شرعا

---

1....(فتاوی رضویہ، ج4، ص368، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)



www.dawateislami.net

درست ہے۔ یہ اگرچہ حامل نجاست (نجاست کو اٹھائے ہوئے) ہے، مگر عذر و حرج کی وجہ سے اس کے لیے معافی ہے کیونکہ ایک تو پائپ کو الگ کرنا تکلیف کا سبب ہے، دوسرا یہ پائپ آسانی سے لگتا بھی نہیں ہے، تیسرا اگر ہٹا بھی لے تو خون وغیرہ جاری ہونے کی وجہ سے نماز کے دوران کپڑے ناپاک ہو جائیں گے، لہذا اس کا حکم اس معذور شخص کی طرح ہے جس کا عذر اتنا مسلسل ہو کہ پاکی کے ساتھ نماز نہیں پڑھ سکتا، بلکہ دوران نماز درہم یا اس سے زائد کپڑے ناپاک ہو جائیں گے، ایسے شخص کو انہی کپڑوں میں ہی نماز پڑھنے کی اجازت و رخصت ہوتی ہے، اس شخص کے لیے بھی یہی رخصت ہے۔

معذور شخص کو نماز کے لیے کیے گئے وضو سے فرض و نفل وغیرہ عبادات کرنے کی اجازت ہونے سے متعلق مراقی الفلاح میں ہے: "یتوضؤون لوقت کل فرض لا لکل فرض ولا نفل لقوله صلی الله علیه وسلم المستحاضة تتوضأ لوقت کل صلاة رواه سبط ابن الجوزی عن أبی حنیفة رحمه الله تعالی فسائر ذوی الأعذار فی حکم المستحاضة فالدلیل یشملهم و یصلون به أی بوضوئهم فی الوقت ما شاؤوا من النوافل والواجبات کالوتر والعید وصلاة جنازة وطواف ومس مصحف ویبطل وضوء المعذورین إذا لم یطرأ ناقض غیر العذر بخروج الوقت" معذور اشخاص فرض نماز کے وقت کے لیے وضو کریں گے نہ کہ ہر فرض و نفل کے لیے کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "مستحاضہ (جس کو خون آنے کا عارضہ ہو وہ) ہر نماز کے وقت کے لیے وضو کرے۔" اس حدیث کو سبط ابن جوزی نے امام اعظم رحمۃ اللہ تعالی علیہ سے روایت کیا ہے۔ سارے معذور افراد کا حکم مستحاضہ کی طرح ہے اور یہ دلیل ان (کے حکم) کو بھی شامل ہے۔ ایسے افراد ایک وقت میں کیے ہوئے وضو سے جو مرضی نفل و واجبات ادا کر سکتے ہیں مثلاً وتر، عید کی نماز، نماز جنازہ، طواف، اور قرآن پاک کو چھونا۔ معذور افراد کا وضو وقت ختم ہونے سے باطل ہو جاتا ہے جبکہ عذر


www.dawateislami.net

کے علاوہ کوئی اور ناقض وضو نہ پایا گیا ہو۔[1]

بہار شریعت میں ہے:"جب عذر ثابت ہو گیا تو جب تک ہر وقت میں ایک ایک بار بھی وہ چیز پائی جائے معذور ہی رہے گا، مثلاً عورت کو ایک وقت تو اِستحاضہ نے طہارت کی مہلت نہیں دی اب اتنا موقع ملتا ہے کہ وُضو کر کے نماز پڑھ لے مگر اب بھی ایک آدھ دفعہ ہر وقت میں خون آجاتا ہے تو اب بھی معذور ہے۔ یوہیں تمام بیماریوں میں اور جب پورا وقت گزر گیا اور خون نہیں آیا تو اب معذور نہ رہی جب پھر کبھی پہلی حالت پیدا ہو جائے تو پھر معذور ہے اس کے بعد پھر اگر پورا وقت خالی گیا تو عذر جاتا رہا۔"[2]

**حرج کی وجہ سے جن مقامات کو غسل میں دھونا معاف ہے**، ان کو بیان کرتے ہوئے، امامِ اہلسنت، الشاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن فرماتے ہیں:"(1) پٹّی کہ زخم پر ہو اور کھولنے میں ضرر یا حرج ہے۔(2) ہر وہ جگہ کہ کسی درد یا مرض کے سبب اُس پر پانی بہنے سے ضرر ہو گا۔ غرض مدار حرج پر ہے اور حرج بنص قرآن مدفوع اور یہ امت دنیا و آخرت میں مرحومہ، والحمد للہ رب العالمین۔"[3]

امام اہلسنت، الشاہ احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ سے سوال ہوا کہ "ایک شخص کو بواسیر کے مسے ہیں جن سے خون نکلتا ہے اور کپڑا و لنگوٹ وغیرہ تر ہو جاتا ہے اس میں نماز کے حوالے سے کیا احکام ہیں؟ اس سوال کے جواب میں آپ رحمۃ اللہ علیہ تحریر فرماتے ہیں:"مسّوں سے اگر رطوبت بہہ کر نہ نکلے، بلکہ ان کی سطح بالا پر تری ہو کہ کپڑا لگ کر چھڑا لائے جب تو اُس سے کپڑا ناپاک نہ ہو گا

---

1....(مراقی الفلاح، ج1، ص63، مکتبہ عصریہ، بیروت)
2....(بہار شریعت ج1، ص385، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ، کراچی)
3....(فتاویٰ رضویہ، ج1، ح2، ص609، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)


www.dawateislami.net

بے تکلّف نماز پڑھے اور اس تقدیر پر اُس کے نکلنے سے وضو بھی نہ جائے گا "لان مالیس بحدث لیس بنجس" (کیونکہ جو چیز حدث نہیں وہ ناپاک بھی نہیں۔) ہاں جبکہ بہہ کر نکلتی ہے تو وضو کی بھی ناقض ہے اور درم بھر (درہم کی مقدار) سے زائد جگہ میں ہو تو کپڑا بھی نجس کرے گی جبکہ وہ ہر وقت نکلتی ہے تو اُسے حکم معذور ہے پانچ وقت تازہ وضو کرے۔ رہا کپڑا اگر سمجھتا ہے کہ پاک کپڑا بدل کر فرض پڑھے گا تو اُس کے ایک درم سے زائد بھرنے سے پیشتر فرض ادا کرلے گا جب تو اُس پر لازم ہے کہ ہر وقت پاک کپڑا بدلے اور اگر جانتا ہے **کہ فرض پڑھنے کی مہلت نہ ملے گی اور کپڑا پھر اُتنا ہی ناپاک ہو جائیگا تو اُسے معافی ہے اُسی کپڑے سے پڑھے** ﴿لَا یُکَلِّفُ اللّٰہُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا﴾ (اللہ تعالیٰ کسی نفس کو اس کی طاقت سے زیادہ تکلیف نہیں دیتا۔) واللہ تعالیٰ اعلم۔"[1]

بہار شریعت میں ہے: "معذور کو ایسا عذر ہے جس کے سبب کپڑے نجس ہو جاتے ہیں تو اگر ایک درم سے زِیادہ نجس ہو گیا اور جانتا ہے کہ اتنا موقع ہے کہ اسے دھو کر پاک کپڑوں سے نماز پڑھ لوں گا تو دھو کر نماز پڑھنا فرض ہے **اور اگر جانتا ہے کہ نماز پڑھتے پڑھتے پھر اتنا ہی نجس ہو جائے گا تو دھونا ضروری نہیں اُسی سے پڑھے اگرچہ مصلّٰی بھی آلودہ ہو جائے کچھ حَرَج نہیں** اور اگر درہم کے برابر ہے تو پہلی صورت میں دھونا واجب اور درہم سے کم ہے تو سنّت اور دوسری صورت میں مطلقاً نہ دھونے میں کوئی حَرَج نہیں۔"[2]

## سوال18:

اگر جسم کے مختلف حصوں پر متعدد پھوڑے ہوں، اور کسی ایک پھوڑے سے مسلسل خون یا پیپ بہنے کی وجہ سے کوئی شخص شرعی معذور قرار پا جائے، پھر وہ وضو کرے اور اسی وقت کے اندر کسی

---

1....(فتاویٰ رضویہ، ج4، ص375، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)
2....(بہار شریعت، ج1، ص387، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ، کراچی)


www.dawateislami.net

دوسرے پھوڑے سے بھی خون یا پیپ بہنے لگے، تو کیا اس صورت میں اس کا وضو ٹوٹ جائے گا یا نہیں؟

**جواب:**

پوچھی گئی صورت میں اس شخص کا وضو برقرار نہیں رہے گا، بلکہ دوسرے پھوڑے سے رطوبت بہتے ہی اس کا وضو ٹوٹ جائے گا۔

اس کی وجہ یہ ہے کہ شریعت میں معذور کی طہارت کے باقی رہنے کے لیے یہ شرط ہے کہ اس پر اپنے عذر (مثلاً ایک مخصوص زخم سے مسلسل خون یا پیپ بہنے) کے علاوہ کوئی اور حدث طاری نہ ہو۔ اگر وقت کے اندر ہی کوئی دوسرا حدث لاحق ہو جائے، تو معذور کا وضو ٹوٹ جاتا ہے۔

چونکہ جسم کے مختلف حصوں پر موجود ہر پھوڑا ایک مستقل زخم شمار ہوتا ہے، اس لیے اگر ایک پھوڑے کے بہنے کی وجہ سے کوئی شخص معذور بنا اور وضو کرنے کے بعد اسی وقت کے اندر کسی دوسرے پھوڑے سے بھی خون یا پیپ بہنے لگا، تو یہ ایک نیا حدث ہو گا، جس کی وجہ سے اس کا وضو ٹوٹ جائے گا۔

تنویر الابصار و در مختار میں ہے: ”(و) المعذور (إنما تبقى طهارته في الوقت) بشرطين (إذا) توضأ لعذره و(لم يطرأ عليه حدث آخر، أما إذا) توضأ لحدث آخر وعذره منقطع ثم سال أو توضأ لعذره ثم (طرأ) عليه حدث آخر، بأن سال أحد منخريه أو جرحيه أو قرحتيه ولو من جدري ثم سال الآخر (فلا) تبقى طهارته“ اور معذور کی طہارت وقت کے اندر صرف دو شرطوں کے ساتھ باقی رہتی ہے: ایک یہ کہ وہ اپنے عذر کی وجہ سے وضو کرے، اور اس پر کوئی دوسرا حدث طاری نہ ہو۔ پس اگر اس نے کسی اور حدث کی وجہ سے وضو کیا ہو جبکہ اس کا عذر منقطع ہو چکا تھا، پھر دوبارہ (عذر) جاری


www.dawateislami.net

ہو جائے، یا اس نے اپنے عذر کی وجہ سے وضو کیا ہو پھر اس پر کوئی دوسرا حدث طاری ہو جائے مثلاً اس کی ایک نتھنی سے یا ایک زخم یا ایک پھوڑے سے خون بہا، پھر دوسری نتھنی یا دوسرے زخم یا دوسرے پھوڑے سے بھی بہنے لگے، اگرچہ چیچک کے دانوں ہی سے کیوں نہ ہو، تو اس کی طہارت باقی نہیں رہتی۔[1]

اس کے تحت رد المحتار میں ہے:"قوله (أو توضأ لعذره إلخ) محترز قوله ولم يطرأ عليه حدث آخر،ووجه النقض فيه كما في البدائع أن هذا حدث جديد لم يكن موجودا وقت الطهارة، فكان هو والبول والغائط سواء" "مصنف کا قول "یا اس نے اپنے عذر کی وجہ سے وضو کیا... الخ یہ اس جملے (اور اس پر کوئی دوسرا حدث طاری نہ ہو) کے لیے قید احترازی ہے۔ اور اس صورت میں وضو ٹوٹنے کی وجہ، جیسا کہ بدائع میں بیان کیا گیا ہے، یہ ہے کہ یہ ایک نیا حدث ہے جو طہارت کے وقت موجود نہیں تھا، لہٰذا حکم میں یہ پیشاب اور پاخانہ کی طرح ہے۔[2]

## سوال19:

آشوبِ چشم ہے جس کی وجہ سے آنکھ سے پانی نکلتا رہتا ہے، یہ ہمیں معلوم ہے کہ اس صورت میں آنکھ سے بہہ کر باہر آنے والا پانی ناپاک ہے اور اس سے وضو ٹوٹ جاتا ہے، لیکن وہ مسلسل آتا رہتا ہے اور کسی ترکیب سے روکنا بھی ممکن نہیں، تو نماز کیسے پڑھیں گے؟

## جواب:

اگر دکھتی آنکھ سے پانی مسلسل نکل رہا ہے اور کسی نماز کے پورے وقت میں اتنا وقت بھی نہیں ملتا کہ وضو کر کے فرض ادا کر سکے، تو ایسی صورت میں وہ شرعی معذور ہے، اس صورت میں ہر

---

1....(تنویر الابصار و در مختار مع رد المحتار، ج1، ص557،558، مطبوعہ کوئٹہ)
2....(رد المحتار، ج1، ص558، مطبوعہ کوئٹہ)


www.dawateislami.net

نماز کے وقت میں ایک بار ہی وضو کرنا ہو گا اور اس وقت میں آنکھ سے پانی نکلنے سے وضو نہ ٹوٹے گا، ہاں کوئی اور وضو توڑنے والی شے پائی گئی تو وضو ٹوٹ جائے گا۔

اور اگر ایسی صورت نہیں، بلکہ نماز کے پورے وقت میں اتنا وقت مل سکتا ہے کہ اس وقت میں وضو کریں اور فرض ادا کر لیں اور اس پورے دورانیے میں اس دکھتی آنکھ سے پانی نہ آئے تو پھر وہ شرعی معذور نہیں۔

فتح القدیر میں ہے:"قالوا: ومن رمدت عينه وسال الماء منها وجب عليه الوضوء، فاذا استمر فلوقت كل صلاة" فقہاء نے فرمایا: جسے آشوبِ چشم ہو اور اس سے پانی بہہ کر باہر نکل آئے، تو اس پر وضو واجب ہے، اگر یہ کسی نماز کے پورے وقت بہتا رہے تو ہر نماز کے وقت (ایک بار) وضو کرنا ضروری ہے۔[1]

بہارِ شریعت میں ہے:"ہر وہ شخص جس کو کوئی ایسی بیماری ہے کہ ایک وقت پورا ایسا گزر گیا کہ وُضو کے ساتھ نمازِ فرض ادا نہ کر سکا وہ معذور ہے، اس کا بھی یہی حکم ہے کہ وقت میں وُضو کر لے اور آخر وقت تک جتنی نمازیں چاہے اس وُضو سے پڑھے، اس بیماری سے اس کا وُضو نہیں جاتا، جیسے قطرے کا مرض، یا دست آنا، یا ہوا خارِج ہونا، یا دُکھتی آنکھ سے پانی گرنا۔۔۔جب عذر ثابت ہو گیا تو جب تک ہر وقت میں ایک ایک بار بھی وہ چیز پائی جائے معذور ہی رہے گا، مثلاً عورت کو ایک وقت تو اِستحاضہ نے طہارت کی مہلت نہیں دی اب اتنا موقع ملتا ہے کہ وُضو کر کے نماز پڑھ لے مگر اب بھی ایک آدھ دفعہ ہر وقت میں خون آجاتا ہے تو اب بھی معذور ہے۔ یوہیں تمام بیماریوں میں اور جب پورا وقت گزر گیا اور خون نہیں آیا تو اب معذور نہ رہی جب پھر کبھی پہلی حالت پیدا ہو جائے تو پھر معذور

---

1....(فتح القدیر، ج1، ص39، دار الفکر، بیروت)



www.dawateislami.net

ہے اس کے بعد پھر اگر پورا وقت خالی گیا تو عذر جاتا رہا۔ ملخصا"[1]

## سوال20:

ظہر کے اول وقت میں شرعی معذور نہیں تھا، لیکن دو گھنٹوں کے بعد مسلسل قطروں کی کیفیت ہو گئی تو اب اس کا کیا حکم ہے؟

## جواب:

پہلی مرتبہ معذور شرعی بننے کے لیے ضروری ہے کہ نماز کا ایک پورا وقت ایسی حالت میں گزرے کہ وہ شخص وُضو کے ساتھ فرض نماز بھی ادا نہ کر سکے، لہذا اگر ظہر کے شروعِ وقت میں عذر نہیں تھا لیکن دو گھنٹے بعد مسلسل قطرے شروع ہو گئے تو وہ شخص ظہر کے آخری وقت تک انتظار کرے۔ اگر آخر وقت تک قطرے جاری رہیں تو وضو کر کے اسی حالت میں ظہر کی نماز ادا کر لے۔

پھر اگر عصر کے وقت میں اتنا وقفہ مل جائے کہ وضو کر کے فرض نماز ادا کر سکے تو ظہر کی نماز دوبارہ پڑھنا لازم ہو گا۔ لیکن اگر عصر کا پورا وقت بھی اسی عذر کے ساتھ گزر جائے تو پہلے پڑھی ہوئی ظہر کی نماز درست شمار ہو گی اور وہ معذور شرعی شمار ہو گا۔

تنویر الابصار و در مختار میں ہے: "(و صاحب عذر من به سلس بول) لا يمكنه امساكه (او استطلاق بطن او انفلات ريح او استحاضة ان استوعب عذره تمام وقت صلاة مفروضة) بان لا يجد في جميع وقتها زمناً يتوضا و يصلي فيه خالياً عن الحدث (ولو حكماً) لان الانقطاع اليسير ملحق بالعدم ملخصا" اور عذر والا جسے پیشاب کے جاری ہونے کا (عذر) ہو کہ اسے اس کا روکنا ممکن نہ ہو یا پیٹ کے چلنے کا (عذر) ہو یا ہوا نکل جانے کا (عذر) ہو یا بیماری کے خون جاری ہونے کا (عذر) ہو تو اگر

---

1....(بہار شریعت، ج1، ص385، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ، کراچی)



www.dawateislami.net

اس کا عذر فرض نماز کے پورے وقت کو گھیرے ہوئے ہو بایں طور کہ وہ اس کے پورے وقت میں اتنا زمانہ (وقت) نہ پائے جس میں وضو کر سکے اور بغیر حدث کے نماز پڑھ سکے اگرچہ (یہ عذر) حکمی طور پر ہو کیونکہ تھوڑا رکنا نہ رکنے کے ساتھ ملحق ہے۔[1]

فتاوی عالمگیری میں ہے:"شرط ثبوت العذر ابتداء أن يستوعب استمراره وقت الصلاة كاملا وهو الأظهر كالانقطاع لا يثبت ما لم يستوعب الوقت كله حتى لو سال دمها في بعض وقت صلاة فتوضأت وصلت ثم خرج الوقت ودخل وقت صلاة أخرى وانقطع دمها فيه أعادت تلك الصلاة لعدم الاستيعاب، وان لم ينقطع في وقت الصلاة الثانية حتى خرج لا تعيدها لوجود استيعاب الوقت"پہلی مرتبہ عذر ثابت ہونے کے لیے یہ شرط ہے کہ ایک نماز کے پورے وقت میں وہ عذر باقی رہے اور یہی بات زیادہ ظاہر ہے، جیسا کہ عذر کا منقطع ہونا بھی اسی وقت ثابت ہوتا ہے جب نماز کے ایک پورے وقت میں وہ عذر منقطع رہے، یہاں تک کہ اگر کسی عورت کو نماز کے بعض وقت میں خون آیا پھر اس نے وضو کر کے اسی عذر کے ساتھ نماز پڑھی پھر اس نماز کا وقت ختم ہو کر دوسری نماز کا وقت داخل ہوا اس دوسری نماز کے بعض وقت میں وہ خون منقطع ہوا تو اب وہ پچھلی نماز کا اعادہ کرے، کیونکہ نماز کے ایک کامل وقت میں وہ عذر باقی نہ رہا، اور اگر دوسری نماز کے وقت میں بھی عذر برابر جاری رہا یہاں تک کہ اس نماز کا وقت بھی ختم ہو گیا تو اب اس پچھلی نماز کا اعادہ نہیں کہ نماز کے ایک کامل وقت میں وہ عذر موجود رہا۔[2]

بہار شریعت میں ہے:"ہر وہ شخص جس کو کوئی ایسی بیماری ہے کہ ایک وقت پورا ایسا گزر گیا

---

1....(تنویر الابصار ودر مختار مع رد المحتار، ج1، ص553، مطبوعہ کوئٹہ)

2....(فتاوی عالمگیری، ج1، ص40-41، دار الکتب العلمیہ، بیروت)



www.dawateislami.net

کہ وُضو کے ساتھ نمازِ فرض ادا نہ کر سکا وہ معذور ہے۔۔۔ نماز کا کچھ وقت ایسی حالت میں گزرا کہ عذر نہ تھا اور نماز نہ پڑھی اور اب پڑھنے کا ارادہ کیا تو اِستحاضہ یا بیماری سے وُضو جاتا رہتا ہے غرض یہ باقی وقت یوہیں گزر گیا اور اسی حالت میں نماز پڑھ لی تو اب اس کے بعد کا وقت بھی پورا اگر اسی اِستحاضہ یا بیماری میں گزر گیا تو وہ پہلی بھی ہو گئی اور اگر اس وقت اتنا موقع ملا کہ وُضو کر کے فرض پڑھ لے تو پہلی نماز کا اعادہ کرے۔"[1]

## سوال21:

شرعی معذور کا عذر اگر وضو کے دوران یا اس کے بعد بالکل ظاہر نہ ہو، تو کیا اس صورت میں بھی صرف نماز کا وقت ختم ہونے سے اس کا وضو ٹوٹ جائے گا یا نہیں؟

## جواب:

(1) اگر معذورِ شرعی نے اس حال میں وضو کیا کہ عذر (مثلاً خون، پیشاب کا قطرہ، ریح وغیرہ) موجود تھا، یا وضو کے بعد نماز کے وقت کے اندر وہ عذر دوبارہ پایا گیا، تو اس صورت میں جب اس فرض نماز کا وقت ختم ہو گا تو اس کا وضو بھی ٹوٹ جائے گا۔ فقہائے کرام نے تصریح کی ہے کہ یہاں وضو کا ٹوٹنا حقیقتاً وقت کے نکلنے کی وجہ سے نہیں، بلکہ اس پہلے سے موجود حدث کی وجہ سے ہے، جس کا اثر وقت ختم ہونے پر ظاہر ہوا۔

(2) اگر کسی معذورِ شرعی نے وضو کیا اور اس وضو کے دوران یا بعد میں وہ عذر ظاہر نہ ہوا، اور نہ ہی کوئی دوسری وضو توڑنے والی چیز پائی گئی، تو اس صورت میں وقت نکلنے پر معذور شرعی کا وضو نہیں ٹوٹے گا، کیونکہ معذورِ شرعی کے لیے محض وقت کا نکلنا حقیقتاً وضو توڑنے والی چیز نہیں، بلکہ وضو

---

1۔۔۔(بہار شریعت، ج1، ص385-386، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ، کراچی)



www.dawateislami.net

کو توڑنے والی چیز حدث (یعنی پیشاب وریح وغیرہ کا نکلنا) ہے۔

ہدایہ میں ہے:"وإذا خرج الوقت بطل وضؤهم واستأنفوا الوضوء لصلاة أخرى "جب (ایک فرض نماز کا) وقت نکل جائے، تو شرعی معذور لوگوں کا وضو ٹوٹ جائے گا اور دوسری نماز (کے وقت) کے لیے یہ نیا وضو کریں گے۔

اس کے تحت بنایہ میں ہے:"أي إذا خرج وقت صلاة المعذورين بطل وضوؤهم، وإضافة البطلان إلى الخروج مجاز لأنه لا يوصف بذلك فضلا عن أن يكون حدثا، وإنما الانتقاض بالحدث السابق لكن أثره يظهر عنده، لأن الوقت مانع، فإذا زال أثره ظهر "اگر معذورین کی نماز کا وقت نکل جائے تو ان کا وضو ٹوٹ جاتا ہے، اور وضو کے ٹوٹنے کو وقت کے نکلنے کی طرف منسوب کرنا محض مجازی ہے، کیونکہ وقت کو اس وصف سے متصف نہیں کیا جا سکتا، نہ ہی اسے کسی قسم کا "حدث" کہا جا سکتا ہے۔ در حقیقت وضو پہلے سے موجود حدث کی وجہ سے ٹوٹتا ہے، لیکن اس کا اثر وقت کے ختم ہونے پر ظاہر ہوتا ہے، کیونکہ وقت مانع ہے۔ جب وقت ختم ہو جاتا ہے تو مانع کا اثر ختم ہو جاتا ہے اور حدث کا اثر ظاہر ہو جاتا ہے۔[1]

تبیین الحقائق میں ہے:"إنما تنتقض طهارتها بخروج الوقت لو توضأت والدم سائل أو سال بعد الوضوء في الوقت، وأما إذا لم يكن سائلا عند الوضوء ولم يسل بعده فلا، حتى إذا توضأت والدم منقطع، ثم خرج الوقت وهي على وضوئها لها أن تصلي بذلك الوضوء ما لم يسل أو تحدث حدثا آخر "وقت نکلنے سے وضو اس وقت ٹوٹتا ہے کہ جب وضو اس حال میں کیا کہ خون بہہ رہا تھا یا وضو کرنے کے بعد وقت کے اندر خون بہا، بہر حال اگر وضو کے وقت خون نہیں بہہ رہا تھا اور

---

1....(البنایہ شرح الھدایہ، ج1، ص570، 572، مطبوعہ ملتان)



www.dawateislami.net

وضو کے بعد بھی خون نہیں بہا، تو (وقت نکلنے سے) وضو نہیں ٹوٹے گا، یہاں تک کہ جب وضو اس حال میں کیا کہ خون نہیں بہہ رہا تھا، پھر وقت نکل گیا، اور جو پہلے وضو کیا تھا، وہ باقی ہے، تو پھر جب تک خون نہ بہے، یا کوئی اور وضو توڑنے والی چیز نہ پائے، اس کے لیے اسی وضو کے ساتھ نماز پڑھنا جائز ہے۔[1]

بہارِ شریعت میں ہے: ”وُضو کرتے وقت وہ چیز نہیں پائی گئی جس کے سبب معذور ہے اور وُضو کے بعد بھی نہ پائی گئی یہاں تک کہ باقی پورا وقت نماز کا خالی گیا تو وقت کے جانے سے وُضو نہیں ٹوٹا۔“[2]

## سوال22:

معذور شرعی اگر طلوع آفتاب کے بعد وضو کرے تو اس کا وضو کب ٹوٹے گا؟

## جواب:

معذور شرعی کا وضو اپنے عذر کی بناء پر کب ٹوٹتا ہے؟ اس میں اختلاف ہے، امام ابو یوسف علیہ الرحمۃ کے نزدیک فرض نماز کے وقت کے دخول اور خروج دونوں میں سے ہر ایک سے، امام زفر علیہ الرحمۃ کے نزدیک فقط فرض نماز کا وقت داخل ہونے سے جبکہ امام اعظم و امام محمد علیہما الرحمۃ کے نزدیک فقط فرض نماز کا وقت خارج ہونے سے اس کا وضو ٹوٹے گا، یہی قول راجح و صحیح ہے، لہذا معذور شخص اگر طلوع آفتاب کے بعد وضو کرے اور ظہر کا وقت ختم ہونے تک اس مرض کے علاوہ (جس سے وہ معذور ہوا ہے) کوئی اور وضو توڑنے والی چیز نہ پائی جائے تو ظہر کا وقت ختم ہونے تک اس کا وضو نہیں ٹوٹے گا کہ اس سے پہلے اگرچہ ظہر کا وقت داخل ہوا، مگر اوپر واضح ہو چکا کہ راجح

---

1....(تبیین الحقائق، ج1، ص185، دار الکتب العلمیہ، بیروت)

2....(بہار شریعت، ج1، ص386، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ، کراچی)



www.dawateislami.net

قول کے مطابق وقت کے داخل ہونے سے معذور کا وضو نہیں ٹوٹتا۔

تنویر الابصار و در مختار میں ہے:"(وحکمه الوضوء لکل فرض ثم یصلی) به (فیه فرضا ونفلا فاذا خرج الوقت بطل) ای ظهر حدثه السابق وأفاد أنه لو توضأ بعد الطلوع ولو لعید أو ضحی لم یبطل إلا بخروج وقت الظهر ملخصا" اور معذور شخص کے لیے حکم یہ ہے کہ ہر فرض نماز کے لیے وضو کرے پھر اس وضو کے ساتھ فرض و نفل پڑھ لے، پھر جب وقت خارج ہو جائے تو اس کا وضو باطل ہو جائے گا یعنی اس کا سابقہ حدث ظاہر ہو جائے گا، ماتن علیہ الرحمۃ نے افادہ کیا کہ اگر معذور نے طلوع آفتاب کے بعد وضو کیا اگرچہ عید یا چاشت کی نماز کے لیے تو اس کا وضو ظہر کا وقت نکلنے پر ہی ٹوٹے گا۔[1]

رد المحتار میں ہے:" قوله (فاذا خرج الوقت بطل ) افاد ان الوضوء انما یبطل بخروج الوقت فقط لا بدخوله خلافا لزفر ولا بکل منهما خلافا للثانی۔" ماتن علیہ الرحمۃ نے افادہ کیا کہ معذور کا وضو فقط فرض نماز کا وقت خارج ہونے سے ٹوٹے گا نہ کہ داخل ہونے سے بر خلاف امام زفر علیہ الرحمۃ کے، اور نہ دخول و خروج دونوں میں سے ہر ایک سے بر خلاف امام ابو یوسف علیہ الرحمۃ کے۔[2]

غنیۃ المتملی میں ہے:"ان وضوءهم ینتقض بالخروج فقط عند ابی حنیفة ومحمد و بالدخول فقط عند زفر وبهما عند ابی یوسف" معذورین کا وضو امام اعظم و امام محمد علیہما الرحمۃ کے نزدیک فقط فرض نماز کا وقت خارج ہونے سے ٹوٹے گا، امام زفر علیہ الرحمۃ کے نزدیک فقط وقت

---

1....(تنویر الابصار و در مختار مع رد المحتار، ج1، ص555۔556، مطبوعہ کوئٹہ)
2....(رد المحتار، ج1، ص555۔556، مطبوعہ کوئٹہ)


www.dawateislami.net

داخل ہونے سے اور امام ابو یوسف علیہ الرحمۃ کے نزدیک دخول وخروج دونوں سے۔"[1]

صحیح قول امام اعظم و امام محمد علیہما الرحمۃ کا ہے۔ چنانچہ محیط برہانی میں اس اختلاف کو ذکر کرنے کے بعد فرمایا: "والصحیح ما قال أبو حنیفة ومحمد رحمهما الله" صحیح قول، امام اعظم و امام محمد علیہما الرحمۃ کا ہے۔[2]

بہار شریعت میں ہے: "فرض نماز کا وقت جانے سے معذور کا وضو ٹوٹ جاتا ہے جیسے کسی نے عصر کے وقت وضو کیا تھا تو آفتاب کے ڈوبتے ہی وضو جاتا رہا اور اگر کسی نے آفتاب نکلنے کے بعد وضو کیا تو جب تک ظہر کا وقت ختم نہ ہو، وضو نہ جائے گا کہ ابھی تک کسی فرض نماز کا وقت نہیں گیا۔"[3]

## سوال 23:

ایک شخص شرعی معذور ہے، اگر اس نے کسی نماز کا وقت شروع ہونے سے پہلے وضو کر لیا مثلاً: مغرب کے وقت میں عشاء کی نماز کے لیے وضو کر لیا، پھر عشاء کا وقت شروع ہوتے ہی عشاء پڑھ لی، تو کیا اس طرح کرنے سے عشاء کی نماز ہو جائے گی؟

## جواب:

اگر معذورِ شرعی نے ایک فرض نماز کے وقت میں اگلی فرض نماز کے لیے وضو کیا، اور وضو کے دوران یا اس کے بعد کوئی وضو توڑنے والی چیز پائی گئی، تو اس طرح ادا کی گئی نمازیں صحیح نہیں ہوئیں، جتنی نمازیں اس طریقے سے پڑھیں، ان کی قضا لازم ہے۔ اور اگر وضو کے دوران یا اس کے

---

1....(غنیۃ المتملی، ص134، مطبوعہ کوئٹہ)
2....(محیط برہانی، ج1، ص184، مکتبہ عصریہ، بیروت)
3....(بہار شریعت، ج1، ص386، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ، کراچی)



www.dawateislami.net

بعد کوئی وضو توڑنے والی چیز نہیں پائی گئی، تو اس صورت میں ادا کی گئی نمازیں درست ہو جائیں گی۔

البتہ ظہر کی وہ نمازیں جو وقتِ ظہر شروع ہونے سے پہلے کیے گئے وضو سے ادا کی گئیں، وہ بہر صورت درست ادا ہو گئیں اور ان کی قضا بھی لازم نہیں۔

تبیین الحقائق میں ہے:"إنما تنتقض طهارتها بخروج الوقت لو توضأت والدم سائل أو سال بعد الوضوء في الوقت، وأما إذا لم يكن سائلا عند الوضوء ولم يسل بعده فلا، حتى إذا توضأت والدم منقطع، ثم خرج الوقت وهي على وضوئها لها أن تصلي بذلك الوضوء ما لم يسل أو تحدث حدثا آخر" وقت نکلنے سے وضو اس وقت ٹوٹتا ہے کہ جب وضو اس حال میں کیا کہ خون بہہ رہا تھا یا وضو کرنے کے بعد وقت کے اندر خون بہا، بہر حال اگر وضو کے وقت خون نہیں بہہ رہا تھا اور وضو کے بعد بھی خون نہیں بہا، تو (وقت نکلنے سے) وضو نہیں ٹوٹے گا، یہاں تک کہ جب وضو اس حال میں کیا کہ خون نہیں بہہ رہا تھا، پھر وقت نکل گیا، اور جو پہلے وضو کیا تھا، وہ باقی ہے، تو پھر جب تک خون نہ بہے، یا کوئی اور وضو توڑنے والی چیز نہ پائے، اس کے لیے اسی وضو کے ساتھ نماز پڑھنا جائز ہے۔[1]

فتاوی عالمگیری میں ہے:"ويبطل الوضوء عند خروج وقت المفروضة بالحدث السابق، هكذا في الهداية وهو الصحيح، هكذا في المحيط في نواقض الوضوء حتى لو توضأ المعذور لصلاة العيد له أن يصلي الظهر به عند أبي حنيفة ومحمد وهو الصحيح، لأنها بمنزلة صلاة الضحى" معذورِ شرعی کا وضو فرض نماز کا وقت ختم ہونے پر حدثِ سابق کی وجہ سے ٹوٹ جاتا ہے، اسی طرح ہدایہ میں ہے اور یہی صحیح قول ہے، اسی طرح محیط میں نواقضِ وضو کے باب میں ہے، حتی کہ اگر معذورِ شرعی نے نمازِ عید کے لیے وضو کیا امام اعظم و امام محمد رحمہما اللہ کے نزدیک وہ اس وضو

---

1....(تبیین الحقائق، ج1، ص185، دار الکتب العلمیہ، بیروت)



www.dawateislami.net

سے ظہر کی نماز ادا کر سکتا ہے، اور یہی صحیح قول ہے کہ عید کی نماز چاشت کی نماز کی طرح ہے۔[1]

بہار شریعت میں ہے:"فرض نماز کا وقت جانے سے معذور کا وُضو ٹوٹ جاتا ہے جیسے کسی نے عصر کے وقت وُضو کیا تھا تو آفتاب کے ڈوبتے ہی وُضو جاتا رہا اور اگر کسی نے آفتاب نکلنے کے بعد وُضو کیا تو جب تک ظہر کا وقت ختم نہ ہو وُضو نہ جائے گا کہ ابھی تک کسی فرض نماز کا وقت نہیں گیا۔"[2]

## سوال24:

ایک خاتون جو استحاضہ کی وجہ سے شرعی معذور تھی، اُس نے ظہر کے وقت میں وضو کیا، جبکہ وضو کے بعد بھی استحاضہ کا خون جاری رہا۔ پھر اُس نے ظہر کی نماز آخری وقت میں شروع کی لیکن صرف دو رکعت ہی ادا کر پائی تھی کہ وقت ختم ہو گیا۔ سوال یہ ہے کہ کیا یہ نماز درست ہے یا اس کی قضا لازم ہو گی؟

## جواب:

پوچھی گئی صورت میں چونکہ شرعی معذور خاتون نے ظہر کے وقت میں وضو کیا اور وضو کے بعد بھی استحاضہ کا خون جاری رہا، پھر جب ظہر کی نماز کے دوران وقت ختم ہو گیا، تو وقت نکلتے ہی اس کا وضو ٹوٹ گیا اور وضو ٹوٹنے کی وجہ سے ظہر کی نماز بھی باطل ہو گئی، اس کی قضا لازم ہے۔

فتاویٰ عالمگیری میں ہے:"المستحاضة ومن به سلس البول أو استطلاق البطن أو انفلات الريح أو رعاف دائم أو جرح لا يرقأ يتوضئون لوقت كل صلاة ويصلون بذلك الوضوء في الوقت ما شاءوا من الفرائض والنوافل هكذا في البحر الرائق۔ويبطل الوضوء عند خروج وقت

---

1....(فتاوی عالمگیری، ج1، ص41، دار الکتب العلمیہ، بیروت)

2....(بہار شریعت، ج1، ص386، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ، کراچی)



www.dawateislami.net

المفروضة بالحدث السابق، هكذا في الهداية وهو الصحيح، هكذا في المحيط في نواقض الوضوء وإنما تنتقض طهارتها إذا توضأت والدم سائل أو سال بعد الوضوء في الوقت حتى لو توضأت والدم منقطع ثم خرج الوقت وهي على وضوء لها أن تصلي بذلك ما لم يسل أو تحدث حدثا آخر، كذا في التبيين ملخصاً" مستحاضہ عورت اور وہ کہ جس کا خون جاری ہو یا پیٹ جاری ہو یا ہوا خارج ہونے کا عارضہ لاحق ہو یا نکسیر پھوٹنے کے سبب مسلسل خون جاری ہو یا ایسا زخم ہو جو بھرنے والا نہ ہو، تو یہ سب افراد ہر نماز کے لیے تازہ وضو کریں اور اُس وضو سے اسی وقت میں فرائض و نوافل میں سے جو چاہیں نمازیں ادا کریں، ایسا ہی بحر الرائق میں مذکور ہے۔ معذور شرعی کا وضو فرض نماز کا وقت ختم ہوتے ہی پچھلے حدث کی بنا پر باطل ہو جاتا ہے، ایسا ہی ہدایہ میں ہے اور یہی صحیح ہے، ایسا ہی محیط میں نواقضِ وضو میں مذکور ہے اور یہ وقت ختم ہونے سے طہارت باطل ہونے کا حکم اُسی صورت میں ہے کہ مستحاضہ نے اس حال میں وضو کیا ہو کہ اس کا خون جاری تھا یا وضو کے بعد وقت میں اُس کا خون جاری رہا، یہاں تک کہ اگر اُس نے اس حال میں وضو کیا کہ اُس کا وہ عذر منقطع ہو چکا تھا پھر پورا وقت اُس کا باوضو گزرا، تو اس کے لیے جائز ہے کہ وہ اسی وضو سے نماز پڑھتی رہے، جب تک کہ دوبارہ سے اسے خون جاری نہ ہو یا پھر اسے کوئی دوسرا حدث لاحق نہ ہو، ایسا ہی تبیین میں مذکور ہے۔[1]

بحر الرائق میں ہے: "إنما يبطل بخروجه اذا توضّأ على السيلان أو وجد السيلان بعد الوضوء، أمّا اذا كان على الانقطاع ودام إلى خروج الوقت فلا يبطل بالخروج ما لم يحدث حدثاً آخر أو يسيل دمها" وقت نکلنے سے معذورِ شرعی کا وضو اس وقت ٹوٹے گا جب خون جاری ہونے کی حالت میں وضو کیا ہو یا وضو کے بعد خون جاری ہوا ہو، اگر خون نہ نکلنے کی حالت میں وضو کیا اور وقت

---

1....(فتاوی عالمگیری، ج1، ص41، دار الکتب العلمیہ، بیروت)



www.dawateislami.net

نکلنے تک خون نہ نکلا تو وقت نکلنے سے وضو نہیں ٹوٹے گا جب تک کہ دوسرا حدث لاحق ہو یا خون بہے۔[1]

امام اہلسنت علیہ الرحمۃ سے سوال ہوا کہ معذور نے ایسے آخر وقت میں نماز شروع کی کہ دوسرے وقت میں تمام ہُوئی مثلاً ظہر کی عصر میں یا عصر کی مغرب میں تو نماز ہوگئی یا اس کو پھر قضا پڑھے؟ آپ علیہ الرحمۃ اس کے جواب میں ارشاد فرماتے ہیں: ”نماز بالاجماع باطل ہوگئی کہ خروجِ وقت ودخولِ وقت دونوں پائے گئے تو خلال نماز میں وضو جاتا رہا۔“[2]

بہارِ شریعت میں ہے: ”**فرض نماز کا وقت جانے سے معذور کا وُضو ٹوٹ جاتا ہے جیسے کسی نے عصر کے وقت وُضو کیا تھا تو آفتاب کے ڈوبتے ہی وُضو جاتا رہا** اور اگر کسی نے آفتاب نکلنے کے بعد وُضو کیا تو جب تک ظہر کا وقت ختم نہ ہو وُضو نہ جائے گا کہ ابھی تک کسی فرض نماز کا وقت نہیں گیا۔ وُضو کرتے وقت وہ چیز نہیں پائی گئی جس کے سبب معذور ہے اور وُضو کے بعد بھی نہ پائی گئی یہاں تک کہ باقی پورا وقت نماز کا خالی گیا تو وقت کے جانے سے وُضو نہیں ٹوٹا۔“[3]

## سوال25:

جو پیشاب کے قطروں کی وجہ سے شرعی معذور ہے اس کا ایک وضو سے ہی اس وقت کی ادا اور ساتھ قضا نمازیں پڑھنا کیسا؟ اسی طرح قرآن کو چھونے اور اس کی تلاوت کرنے کا کیا حکم ہے؟

## جواب:

جو شخص پیشاب کے قطروں یا کسی اور عذر کی وجہ سے معذورِ شرعی ہو، وہ وضو کرنے کے بعد

---

1....(بحرالرائق، ج1، ص227-228، مطبوعہ کوئٹہ)
2....(فتاویٰ رضویہ، ج4، ص374، رضافاؤنڈیشن، لاہور)
3....(بہارِ شریعت، ج1، ص386، مطبوعہ مکتبہ المدینہ، کراچی)



www.dawateislami.net

ایک فرض نماز کے وقت کے اختتام تک اس وقت کی فرض، قضا، سنت، نفل نمازیں، قرآنِ مجید کی تلاوت اور اسے چھونا وغیرہ سب اعمال کر سکتا ہے۔ اس کا وضو اپنے مخصوص عذر کی وجہ سے نہیں ٹوٹے گا، البتہ جیسے ہی اس فرض نماز کا وقت ختم ہو گا، وضو بھی ٹوٹ جائے گا۔

نورالایضاح مع مراقی الفلاح میں ہے:"وتتوضأ المستحاضة ومن به عذر كسلس بول واستطلاق بطن لوقت كل فرض ويصلون به ما شاءوا من الفرائض والنوافل والواجبات كالوتر والعيد وصلاة جنازة وطواف ومس مصحف "مستحاضہ اور معذور شخص جیسے وہ شخص جس کو پیشاب کے قطرے آتے ہوں، یا پیٹ جاری ہو گیا ہو، یہ ہر فرض نماز کے وقت کے لیے وضو کریں گے، اور اس وضو سے فرائض، نوافل، واجبات میں سے جو چاہیں پڑھیں، جیسے وتر، عید، نماز جنازہ، طواف اور قرآن کو چھونا۔[1]

اس کے تحت مراقی الفلاح میں ہے:"اداءللوقتية وقضاء لغيرها ولو لزم الذمة زمان الصحة" (فرائض میں دونوں شامل ہیں) اس وقت کے اداء ہوں یا اس وقت کے علاوہ دوسرے اوقات کے قضاء، اگرچہ وہ قضاء حالت صحت میں ذمہ پر لازم ہوئی ہو۔[2]

وقارالفتاوی میں ہے:"معذور کو یہ سہولت دی گئی ہے کہ وہ ایک مرتبہ وضو کرے تو پورے وقت میں اس ناقض وضو کی وجہ سے اس کا وضو نہیں ٹوٹے گا جس کی وجہ سے یہ معذور بنتا تھا، اس پورے وقت میں اس کا وضو باقی رہے گا اور ہر عبادت کرتا رہے گا، وقت ختم ہوتے ہی اس کا وضو ٹوٹ جائے گا۔"[3]

---

1....(نورالایضاح، ص148، مطبوعہ کوئٹہ)
2....(مراقی الفلاح، ص149، مطبوعہ کوئٹہ)
3....(وقارالفتاوی، ج2، ص12، مطبوعہ کراچی)


www.dawateislami.net

## سوال26:

معذور شرعی فجر کے وضو سے اشراق وچاشت کے نوافل اور مغرب کے وضو سے اوابین کے نوافل ادا کر سکتا ہے یا نہیں؟

## جواب:

معذورِ شرعی ہر فرض نماز کے لیے نیا وضو کرے گا اور اس ایک وضو سے اسی وقت کے اندر جتنی چاہے فرض و نفل نمازیں ادا کر سکتا ہے۔ لیکن جیسے ہی اس فرض نماز کا وقت ختم ہو گا، اس کا وضو بھی ٹوٹ جائے گا۔ لہٰذا فجر کے وضو سے اشراق و چاشت کے نوافل ادا نہیں کر سکتا، کیونکہ وہ فجر کا وقت ختم ہونے کے بعد پڑھے جاتے ہیں۔ لہٰذا اشراق وچاشت کے لیے نیا وضو کرنا ہو گا۔ البتہ مغرب کے وضو سے اوابین کے نوافل ادا کر سکتا ہے، کیونکہ وہ مغرب ہی کے وقت میں پڑھے جاتے ہیں۔

معذور شرعی کے متعلق ہدایہ میں ہے: "فیصلون بذلک الوضو فی الوقت ما شاؤوا من الفرائض والنوافل" معذور شرعی افراد وقت کے اندر اس وضو سے فرائض ونوافل جتنی نمازیں پڑھنا چاہیں پڑھ سکتے ہیں۔[1]

مزید اسی میں ہے: "واذا خرج الوقت بطل وضوء هم" جب نماز کا وقت نکل جائے تو معذور شرعی کا وضو ٹوٹ جائے گا۔[2]

معذور شرعی کے فجر کے وضو سے اشراق کے نوافل بیان کرنے کے متعلق، امام اہلسنت، الشاہ امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ارشاد فرماتے ہیں: "نہیں کہ خروج وقت ناقض وضوئے

---

1....(ھدایہ، ج1، ص65، لاہور)
2....(ھدایہ، ج1، ص66، لاہور)



www.dawateislami.net

معذور ہے۔"[1]

بہار شریعت میں ہے:"ہر وہ شخص جس کو کوئی ایسی بیماری ہے کہ ایک وقت پورا ایسا گزر گیا کہ وضو کے ساتھ نماز فرض ادا نہ کر سکا وہ معذور ہے، اس کا بھی یہی حکم ہے کہ وقت میں وضو کر لے اور آخر وقت تک جتنی نمازیں چاہے اس وضو سے پڑھے، اس بیماری سے اس کا وضو نہیں جاتا۔"[2]

## سوال27:

شرعی معذور شخص صرف فرض رکعتیں ہی ادا کرے گا یا پھر سنتِ مؤکدہ اور نوافل بھی پڑھے گا؟

## جواب:

شرعی معذور شخص اگر نماز کے وقت میں وضو کر لے تو اس وقت کے ختم ہونے تک اسی وضو سے جتنی نمازیں چاہے پڑھ سکتا ہے، اگرچہ اس کا عذر بار بار ظاہر ہوتا رہے، البتہ عذر کے علاوہ کوئی اور ناقضِ وضو پائے جانے سے وضو ٹوٹ جائے گا۔

نماز کے احکام میں معذور اور غیر معذور کا حکم یکساں ہے: فرض اور واجب نمازیں ہر حال میں ادا کرنا لازم ہیں، سننِ مؤکدہ بلا عذر چھوڑنے کی اجازت نہیں، ایک آدھ بار چھوڑنے والا قابلِ ملامت اور عادت بنا لینے والا گنہگار ہو گا، جبکہ سننِ غیر مؤکدہ اور نوافل چھوڑنے سے گناہ نہیں، تاہم ممکن ہو تو انہیں بھی پڑھنا چاہیے کہ ان کے بھی بہت فضائل مروی ہیں۔

مراقی الفلاح میں ہے:"یتوضؤون لوقت کل فرض لا لکل فرض ولا نفل لقولہ صلی اللہ

---

1....(فتاوی رضویہ، ج4، ص374، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

2....(بہار شریعت، ج1، ص385، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ، کراچی)



www.dawateislami.net

علیه وسلم المستحاضة تتوضأ لوقت کل صلاة رواه سبط ابن الجوزی عن أبی حنیفة رحمه الله تعالی فسائر ذوی الأعذار فی حکم المستحاضة فالدلیل یشملهم و یصلون به أی بوضوئهم فی الوقت ما شاؤوا من النوافل والواجبات کالوتر والعید وصلاة جنازة وطواف ومس مصحف ویبطل وضوء المعذورین إذا لم یطرأ ناقض غیر العذر بخروج الوقت" **معذور اشخاص فرض نماز کے وقت کے لیے وضو کریں گے نہ کہ ہر فرض و نفل کے لیے کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مستحاضہ ہر نماز کے وقت کے لیے وضو کرے۔** اس حدیث کو سبط ابن جوزی نے امام اعظم رحمۃ اللہ تعالی علیہ سے روایت کیا ہے۔ سارے معذور افراد کا حکم مستحاضہ کی طرح ہے اور یہ دلیل بقیہ معذور شرعی افرد کو بھی شامل ہے۔ ایسے افراد ایک وقت میں اپنے کیے ہوئے وضو سے جو مرضی نفل و واجبات ادا کر سکتے ہیں مثلاً وتر، عید کی نماز، نماز جنازہ، طواف، اور قرآن پاک کو چھونا۔ معذور افراد کا وضو وقت ختم ہونے سے باطل ہو جاتا ہے، جبکہ عذر کے علاوہ کوئی اور ناقض وضو نہ پایا گیا ہو۔[1]

## سوال28:

کیا معذور شرعی پر جماعت واجب ہے؟

## جواب:

معذور شرعی ہونا ایسی بات نہیں ہے کہ جس کی وجہ سے جماعت ساقط ہو جائے، بلکہ معذور شرعی پر بھی دیگر تندرست افراد کی طرح جماعت واجب ہے، البتہ اگر معذور شرعی اس نوعیت کا ہو کہ مسجد میں جانے کی وجہ سے مسجد کے آلودہ ہونے یا مسجد میں بدبو پھیلنے کا اندیشہ ہو، تو اس صورت

---

1....(مراقی الفلاح، ج1، ص63، مکتبہ عصریہ، بیروت)



www.dawateislami.net

میں اس شخص کے لیے مسجد میں جانا ناجائز و ممنوع ہے، کیونکہ مسجد کو گندگی اور بدبو سے بچانا واجب ہے لہذا اگر مسجد کے آلودہ ہونے یا مسجد میں بدبو پھیلنے کا اندیشہ نہ ہو، تو مسجد میں جانے کی اجازت ہے، جیسا کہ مستحاضہ کے متعلق فقہائے کرام نے صراحت فرمائی ہے کہ جب تک مسجد کے آلودہ ہونے کا خوف نہ ہو، تو اس کا مسجد الحرام میں جانا اور طواف کرنا بالکل جائز و درست ہے۔

شرح اشباہ میں ہے: "فمنها تحريم ادخال نجاسة فيه يخاف منها التلويث ملخصاً" احکامِ مسجد میں سے ایک حکم یہ ہے کہ اس میں نجاست لے کر جانا حرام ہے، جبکہ مسجد کے آلودہ ہونے کا خوف ہو۔[1]

حاشیہ طحطاوی علی الدر المختار میں ہے: "لا تمنع عن الطواف اذا امنت من اللوث" استحاضہ والی عورت کو طواف سے نہیں روکا جائے گا، جبکہ مسجد آلودہ نہ ہو۔[2]

تنویر الابصار و در مختار میں ہے: "(لا يمنع صوما وصلاة) ولو نفلا (وجماعا) لحديث: توضئي وصلي وإن قطر الدم على الحصير" شرعی معذور کا عذر روزے اور نماز سے مانع نہیں ہے اگرچہ نماز اور روزہ نفل ہو اور جماع سے بھی مانع نہیں ہے، اس حدیث کی وجہ سے کہ (آپ علیہ السلام نے مستحاضہ عورت سے فرمایا) تو وضو کر اور نماز ادا کر، اگرچہ خون کے قطرے چٹائی پر گر رہے ہوں۔

اس کے تحت رد المحتار میں ہے: "(قوله لا يمنع صوما إلخ) أي ولا قراءة ومس مصحف ودخول مسجد وكذا لا تمنع عن الطواف إذا أمنت من اللوث" ماتن کا قول کہ "شرعی معذور کا عذر

---

1....(غمز عیون البصائر شرح اشباہ والنظائر، ج4، ص50، دار الکتب العلمیہ، بیروت)
2....(حاشیۃ الطحطاوی علی الدر المختار، ج1، ص152، مطبوعہ کوئٹہ)


www.dawateislami.net

روزے سے مانع نہیں ہے" یعنی اور نہ ہی وہ تلاوت قرآن مجید سے مانع ہے، اور نہ ہی قرآن پاک کو چھونے، مسجد میں داخل ہونے اور اسی طرح طواف سے بھی مانع نہیں ہے جبکہ مسجد آلودہ نہ ہو۔ (1)

## سوال29:

کیا معذور وقتی نماز کے لیے کیے گئے وضو سے نماز جنازہ پڑھ سکتا ہے یا اس کے لیے نیا وضو کرنا ہو گا؟

## جواب:

معذور شرعی فرض نماز کے وقت میں وضو کر کے جتنے چاہے فرائض، واجبات و نوافل ادا کر سکتا ہے اس وضو سے نماز جنازہ بھی پڑھ سکتا ہے، اس کے لیے نیا وضو کرنے کی ضرورت نہیں۔

معذور شرعی کا حکم بیان کرتے ہوئے تنویر الابصار و در مختار میں ہے: "(وصاحب عذر من به سلس بول او استطلاق بطن ان استوعب عذره تمام وقت صلاة ولو حكما وحكمه الوضوء لكل فرض ثم يصلي) به (فيه فرضا ونفلا) فدخل الواجب بالاولى ملخصا" اور عذر والا شخص جس کو قطرہ آنے کا مرض ہو یا دست آتے ہوں اگر اس کا عذر پوری نماز کے وقت کو گھیر لے اگر حکمی طور پر ہو تو وہ معذور شرعی ہے اور معذور شرعی کا حکم یہ ہے کہ ہر فرض نماز کے وقت میں وضو کرے گا پھر اس وقت میں فرض اور نفل جتنے چاہے پڑھ سکتا ہے۔ (2)

بہار شریعت میں ہے: "ہر وہ شخص جس کو کوئی ایسی بیماری ہے کہ ایک وقت پورا ایسا گزر گیا کہ وضو کے ساتھ نماز فرض ادا نہ کر سکا وہ معذور ہے، اس کا بھی یہی حکم ہے کہ وقت میں وضو کر لے اور آخر وقت تک جتنی نمازیں چاہے اس وضو سے پڑھے، اس بیماری سے اس کا وضو نہیں جاتا، جیسے

---

1....(تنویر الابصار و در مختار مع رد المحتار، ج1، ص298، مطبوعہ کوئٹہ)
2....(تنویر الابصار و در مختار مع رد المحتار، ج1، ص555، مطبوعہ کوئٹہ)


www.dawateislami.net

قطرے کا مرض، یا دست آنا، یا ہوا خارج ہونا۔"[1]

معذور شرعی وقت میں وضو کرکے اس وضو سے نماز جنازہ بھی پڑھ سکتا ہے جیسا کہ حاشیۃ الطحطاوی علی مراقی الفلاح میں ہے:"(تتوضا المستحاضة ومن به عذر كسلس بول او استطلاق بطن لوقت كل فرض ويصلون به)اى بوضوئهم فى الوقت (ما شاؤا من الفرائض و)ما شاؤا من النوافل والواجبات كالوتر والعيد وصلاة جنازة وطواف ومس مصحف ملخصا"مستحاضہ اور جس کو عذر ہو جیسا کہ پیشاب کے قطرہ کا آنا یا پیٹ بہنے کا مرض ہو، وہ ہر فرض نماز کے وقت وضو کرے گا اور اس وضو کے ساتھ وقت میں جتنی چاہے نمازیں پڑھے، فرائض، واجبات اور نوافل میں سے جیسا کہ وتر اور عید اور نماز جنازہ اور طواف کی نماز اور قرآن پاک کو چھونا۔[2]

## سوال30:

معذور شرعی فجر کے وضو سے نماز عید ادا کر سکتا ہے یا نہیں؟

## جواب:

معذورِ شرعی ہر فرض نماز کے وقت نیا وضو کرے گا اور اس ایک وضو سے اسی وقت کے اندر جتنی چاہے فرض و نفل نمازیں ادا کر سکتا ہے۔ لیکن جیسے ہی اس فرض نماز کا وقت ختم ہو گا، اس کا وضو بھی ٹوٹ جائے گا۔ لہٰذا فجر کے وضو سے عید کی نماز ادا نہیں کر سکتا کہ فجر کا وقت ختم ہوتے ہی اس کا وضو باطل ہو جائے گا۔

معذور شرعی کے متعلق ہدایہ میں ہے:"فيصلون بذلك الوضو فى الوقت ما شاؤوا من

---

1....(بہار شریعت، ج1، ص385، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ، کراچی)

2....(حاشیۃ الطحطاوی علی مراقی الفلاح، ص149-150، مطبوعہ کوئٹہ)



www.dawateislami.net

الفرائض والنوافل" معذور شرعی ایک وقت میں اس وضو سے فرائض ونوافل میں سے جتنی نمازیں پڑھنا چاہے پڑھ سکتا ہے۔[1]

مزید اسی میں ہے:"واذا خرج الوقت بطل وضوء هم"جب نماز کا وقت نکل جائے تو معذور شرعی کا وضو ٹوٹ جائے گا۔[2]

معذور شرعی کے فجر کے وضو سے اشراق کے نوافل بیان کرنے کے متعلق سیدی اعلیٰ حضرت، امام اہلسنت، الشاہ امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ارشاد فرماتے ہیں:"نہیں کہ خروج وقت ناقض وضوئے معذور ہے۔"[3]

بہار شریعت میں ہے:"ہر وہ شخص جس کو کوئی ایسی بیماری ہے کہ ایک وقت پورا ایسا گزر گیا کہ وضو کے ساتھ نماز فرض ادا نہ کر سکا وہ معذور ہے، اس کا بھی یہی حکم ہے کہ وقت میں وضو کر لے اور آخر وقت تک جتنی نمازیں چاہے اس وضو سے پڑھے، اس بیماری سے اس کا وضو نہیں جاتا۔"[4]

## سوال 31:

جس کا معذور شرعی ہونا متعین ہو چکا ہو تو کیا وہ وقتی نماز کے لیے کیے ہوئے وضو سے قرآن پاک چھو سکتا ہے یا نہیں؟

## جواب:

معذور شرعی جس نماز کے وقت کے اندر وضو کرے گا اس نماز کا وقت ختم ہونے سے پہلے

---

1....(ھدایہ، ج1، ص65، لاہور)
2....(ھدایہ، ج1، ص66، لاہور)
3....(فتاوی رضویہ، ج4، ص374، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)
4....(بہار شریعت، ج1، ص385، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ، کراچی)



www.dawateislami.net

دیگر عبادات کے ساتھ ساتھ قرآن پاک بھی چھو سکتا ہے۔

امداد الفتاح شرح نور الایضاح میں ہے:"(ویصلون به)أی بوضوئهم فیه (ما شاؤوا من الفرائض)اداء للوقتیة وقضاء لغیرها و ما شاؤوا(من النوافل) والواجبات کالوتر والعیدین و کذا صلاة الجنازة ومس المصحف و طواف بالکعبة" اور معذورین وقت میں کیے ہوئے اپنے وضو کے ساتھ فرض نماز خواہ ادا ہو یا قضا، نفل نماز اور واجب نماز جیسے وتر اور عیدین پڑھ سکتے ہیں اور ایسے ہی نمازِ جنازہ اور قرآن کو چھونا اور کعبہ کا طواف کرنا۔[1]

## سوال32:

کیا شرعی معذور سردیوں میں موزوں پر مسح کر سکتا ہے؟ اگر کر سکتا ہے، تو اس کا کیا طریقہ ہو گا۔

## جواب:

موزوں پر مسح کرنا صحیح اور تندرست افراد کی طرح شرعی معذور کے لیے بھی جائز ہے، **البتہ شرعی معذور کے موزوں پر مسح کی دو صورتیں ہیں:**

(1) اگر وضو اور موزے پہننے کے وقت شرعی معذور کا عذر موجود نہ ہو، تو اس کا حکم تندرست شخص کی طرح ہو گا، لہٰذا وہ پوری مدتِ مسح سے فائدہ اٹھا سکتا ہے یعنی مقیم ہونے کی صورت میں ایک دن ایک رات اور مسافر ہونے کی صورت میں تین دن تین رات تک موزوں پر مسح کر سکتا ہے۔

---

1....(امداد الفتاح شرح نور الایضاح، ص153، مطبوعہ کراچی)



www.dawateislami.net

(2) اگر وضو اور موزے پہننے کے وقت شرعی معذور کا عذر موجود ہو، تو ایسی صورت میں وہ صرف اسی نماز کے وقت کے اندر موزوں پر مسح کر سکتا ہے جیسے ہی اس نماز کا وقت ختم ہو گا، تو موزے اتار کر پاؤں دھونا لازم ہو گا۔

فتاوی عالمگیری میں ہے: "المعذور إذا كان عذره غير موجود وقت الوضوء ولبس الخفين يجوز له المسح إلى المدة كالأصحاء بخلاف ما إذا وجد العذر مقارنا للوضوء أو للبس أحدهما يجوز المسح في الوقت لا خارجه، هكذا في البحر" معذور شخص اگر اس کا عذر وضو کے وقت اور موزے پہننے کے وقت موجود نہ ہو تو وہ مقررہ مدت تک (یعنی ایک دن ایک رات مقیم کے لیے اور تین دن تین رات مسافر کے لیے) موزوں پر مسح کر سکتا ہے، جیسے تندرست لوگ کرتے ہیں۔ اس کے برخلاف اگر عذر وضو کے وقت یا موزے پہننے کے وقت موجود ہو تو پھر وہ صرف اسی وقت کے اندر مسح کر سکتا ہے، اس کے باہر نہیں۔ جیسا کہ بحر الرائق میں مذکور ہے۔[1]

تنویر الابصار و در مختار میں ہے: "(ملبوسين على طهر) (تام) خرج الناقص حقيقة كلمعة، أو معنى كتيمم ومعذور فإنه يمسح في الوقت فقط إلا إذا توضأ ولبس على الانقطاع فكالصحيح ملخصاً" موزے ایسے طہارتِ کاملہ پر پہنے گئے ہوں، اس سے ناقص طہارت خارج ہو گئی، چاہے وہ حقیقتاً ناقص ہو جیسے اعضا میں کسی جگہ کا خشک رہ جانا، یا حکماً ناقص ہو جیسے تیمم اور معذور کی طہارت۔ کیونکہ معذور شخص صرف وقت کے اندر ہی مسح کر سکتا ہے، مگر اس صورت میں کہ جب وضو اور موزے پہننے کے وقت عذر موجود نہ ہو تو اس صورت میں وہ تندرست شخص کی طرح ہے (مکمل مدت مسح سے فائدہ اٹھا سکتا ہے)۔[2]

---

1...(فتاوی عالمگیری، ج1، ص34، دار الکتب العلمیہ، بیروت)
2...(تنویر الابصار و در مختار مع رد المحتار، ج1، ص502، مطبوعہ کوئٹہ)


www.dawateislami.net

اس کے تحت ردالمحتار میں ہے:"(قوله فإنه إلخ) الضمير للمعذور (الى قوله) ثم إنه لا يخلو إما أن يكون العذر منقطعا وقت الوضوء واللبس معا أو موجودا فيهما أو منقطعا وقت الوضوء موجودا وقت اللبس أو بالعكس فهي رباعية ففي الأول حكمه كالأصحاء لوجود اللبس على طهارة كاملة فمنع سراية الحدث للقدمين وفي الثلاثة الباقية يمسح في الوقت فقط، فإذا خرج نزع وغسل كما في البحر"(مصنف کے قول: فانه) میں ضمیر معذور کی طرف لوٹ رہی ہے۔ پھر یہ چند حال سے خالی نہیں: یا تو عذر وضو اور موزے پہننے دونوں وقتوں میں منقطع (ختم) ہو، یا دونوں میں موجود ہو یا وضو کے وقت منقطع ہو اور پہننے کے وقت موجود ہو، یا اس کے برعکس۔ اس طرح یہ چار صورتیں ہو گئیں۔ پہلی صورت میں اس کا حکم تندرست لوگوں کی طرح ہے، کیونکہ اس نے کامل طہارت پر موزے پہنے، تو موزے نے حدث کو قدموں تک پہنچنے سے روک دیا۔ اور باقی تین صورتوں میں وہ صرف وقت کے اندر ہی مسح کرے گا، پھر جب وقت نکل جائے تو موزے اتارے گا اور (پاؤں) دھوئے گا، جیسا کہ بحر الرائق میں مذکور ہے۔[1]

## سوال 33:

معذور شرعی کے لیے کپڑوں کی پاکی کا کیا حکم ہے؟ کیا ہر نماز کے لیے کپڑے پاک کرنے ہوں گے؟

## جواب:

شرعی معذور کے لیے نماز کے اوقات میں کپڑوں کے متعلق حکم یہ ہے کہ اگر اس کے کپڑوں پر درہم یا اس سے زائد نجاست لگی ہو اور وہ جانتا ہو کہ کپڑے دھو کر یا تبدیل کر کے فرض ادا

---

1...(ردالمحتار، ج1، ص502، مطبوعہ کوئٹہ)



www.dawateislami.net

کرے گا، تو فرض مکمل ہونے تک دوبارہ ناپاک نہیں ہوں گے، تو اس پر لازم ہے کہ پاک کپڑے پہن کر یا کپڑے دھو کر نماز ادا کرے۔

اور اگر اسے معلوم ہو کہ فرض مکمل کرنے سے پہلے ہی کپڑے دوبارہ بقدر مانع (درہم یا اس سے زائد) ناپاک ہو جائیں گے، تو اب دھونا لازم نہیں، بلکہ وہ انہی کپڑوں میں نماز ادا کر سکتا ہے۔

تنویر الابصار و در مختار میں ہے: "(وإن سال علی ثوبه) فوق الدرهم (جاز له أن لا یغسله إن کان لو غسله تنجس قبل الفراغ منها) أي الصلاة (وإلا) یتنجس قبل فراغه (فلا) یجوز ترک غسله، هو المختار للفتوی" شرعی معذور کے کپڑوں پر اگر درہم سے زیادہ نجاست لگ جائے تو اگر یہ کیفیت ہو کہ وہ دھوئے گا تو نماز سے فراغت سے پہلے پھر ناپاک ہو جائے گا تو اب دھونا لازم نہیں ہے اور اگر نماز سے فراغت سے پہلے کپڑا ناپاک نہ ہو تو اب نہ دھونا، جائز نہیں ہے اور یہی فتوی کے لیے مختار ہے۔[1]

اللباب میں ہے: "لا یجب علی المعذور غسل الثوب ونحوه، إذا کان بحال لو غسله تنجس قبل الفراغ من الصلاة" معذور شرعی پر کپڑا دھونا واجب نہیں ہے جب کہ کیفیت یہ ہو اگر وہ کپڑا دھوئے تو نماز سے فارغ ہونے سے پہلے پھر ناپاک ہو جائے گا۔[2]

معذور شرعی کے کپڑوں کے احکام بیان کرتے ہوئے سیدی اعلیٰ حضرت امام اہلسنت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ارشاد فرماتے ہیں: "رہا کپڑا اگر سمجھتا ہے کہ پاک کپڑا بدل کر فرض پڑھے گا تو اُس کے ایک درم سے زائد بھرنے سے پیشتر فرض ادا کر لے گا جب تو اُس پر لازم ہے کہ ہر

---

1....(تنویر الابصار و در مختار مع رد المحتار، ج1، ص556، مطبوعہ کوئٹہ)
2....(اللباب، ج1، ص47، دار الکتب العلمیہ، بیروت)


www.dawateislami.net

وقت پاک کپڑا بدلے اور اگر جانتا ہے کہ فرض پڑھنے کی مہلت نہ ملے گی اور کپڑا پھر اُتنا ہی ناپاک ہو جائیگا تو اُسے معافی ہے اُسی کپڑے سے پڑھے۔"[1]

بہار شریعت میں ہے: "معذور کو ایسا عذر ہے جس کے سبب کپڑے نجس ہو جاتے ہیں تو اگر ایک درہم سے زِیادہ نجس ہو گیا اور جانتا ہے کہ اتنا موقع ہے کہ اسے دھو کر پاک کپڑوں سے نماز پڑھ لوں گا تو دھو کر نماز پڑھنا فرض ہے اور اگر جانتا ہے کہ نماز پڑھتے پڑھتے پھر اتنا ہی نجس ہو جائے گا تو دھونا ضروری نہیں اُسی سے پڑھے اگرچہ مصلّٰی بھی آلودہ ہو جائے کچھ حَرَج نہیں اور اگر درہم کے برابر ہے تو پہلی صورت میں دھونا واجب اور درہم سے کم ہے تو سنّت اور دوسری صورت (یعنی نماز پڑھنے تک پھر سے بقدر مانع ناپاک ہونے) میں مطلقاً نہ دھونے میں کوئی حَرَج نہیں۔"[2]

## سوال34:

ایک عورت کو پیشاب کے قطرے مسلسل آتے ہیں، اور ان کا وزن بہت زیادہ ہونے کے سبب ہر وقت کپڑے تبدیل کرنے میں بھی آزمائش ہوتی ہے، ایسی صورت حال میں وہ عورت نماز کس طرح ادا کرے؟

## جواب:

پوچھی گئی صورت میں اگر ان کو پیشاب کے قطرے اس طرح مسلسل آتے ہیں کہ نماز کا پورا وقت گزر جاتا ہے، لیکن وہ کوشش کرنے کے باوجود اُس پورے وقت میں وضو کرکے فرض نماز ادا کرنے پر قادر نہیں ہوتیں، تو اب ایسی صورت میں وہ شرعی معذور قرار پائیں گی، اور ان

---

1....(فتاوی رضویہ، ج4، ص375، مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن، لاہور)
2....(بہار شریعت، ج1، ص387، مطبوعہ مکتبہ المدینہ، کراچی)


www.dawateislami.net

کے لیے حکم یہ ہو گا کہ وہ ہر فرض نماز کا وقت داخل ہونے پر وضو کریں، اور اُس وضو سے جتنی نمازیں چاہے ادا کریں، اس دوران پیشاب کے قطروں کے نکلنے کے سبب ان کا وضو نہیں ٹوٹے گا، ہاں اس کے علاوہ اگر کوئی اور وضو توڑنے والی چیز پائی گئی، تو وضو ٹوٹ جائے گا، یونہی جب فرض نماز کا وقت نکل جائے گا، تو بھی وضو ٹوٹ جائے گا۔ ایک دفعہ معذورِ شرعی بننے کے بعد وہ اس وقت تک شرعی معذور رہیں گی، جب تک کہ بقیہ اوقات نماز میں بھی کم از کم ایک مرتبہ یہ عذر پایا جائے، اگر بقیہ اوقاتِ نماز میں سے کوئی وقت ایسا گزرتا ہے کہ اس میں ایک مرتبہ بھی پیشاب کے قطروں والا مرض نہ پایا گیا، تو پھر وہ شرعی معذور کی تعریف سے خارج ہو جائیں گی، اور اس صورت میں ان کو آئندہ دوبارہ نماز کا وقت شروع ہونے سے لیکر آخر وقت تک چیک کرنا ہو گا، اور باطہارت فرض نماز پڑھنے میں کامیاب نہ ہونے کی صورت میں آخر وقت میں نماز پڑھنی ہو گی۔ اور اگر اس طرح کی صورتحال نہ ہو یعنی وہ معذور شرعی کی حد تک نہ پہنچی ہوں، تو ہر بار وضو ٹوٹنے کی صورت میں اُنہیں وضو کر کے نماز ادا کرنا ہو گی۔ واضح رہے کہ اگر روئی وغیرہ کوئی چیز رکھ کر اس عذر کو ختم کیا جا سکتا ہو، تو ان پر روئی وغیرہ کسی چیز کو رکھ کر اپنے اس عذر کو ختم کرنا لازم ہو گا۔

رہی بات یہ کہ وزن کے زیادہ ہونے کے سبب نجس کپڑوں کو تبدیل کرنے میں آزمائش ہوتی ہے، تو اگر حالت یہ ہو کہ پیشاب کے قطروں کے نکلنے کا اتنا تسلسل ہو کہ اگر کپڑے تبدیل کر بھی لے، تو دورانِ نماز ہی دوبارہ بقدرِ مانع (یعنی درہم یا اس سے زائد) نجس ہو جائیں گے، تو اس صورت میں اصلاً کپڑوں کو پاک کرنے کی حاجت ہی نہیں، بلکہ اُسے یہ رخصت ہو گی کہ انہی ناپاک کپڑوں میں نماز ادا کر لے، لہٰذا اس صورت میں کپڑے کی تبدیلی کا سوال ہی نہیں۔ اگر یہ کیفیت نہ ہو بلکہ کپڑے تبدیل کرنے کے بعد پاک کپڑوں میں نماز ادا کی جا سکتی ہو اور نماز پڑھنے تک وہ کپڑے پھر سے بقدرِ


www.dawateislami.net

مانع ناپاک بھی نہیں ہوں گے، مگر کپڑے تبدیل کرنے میں مشقت ہے ،تو اب اگر تھوڑی بہت مشقت سے کپڑے تبدیل ہوسکتے ہیں، تو تبدیل کرکے یا اُسے پاک کرکے نماز پڑھنی لازم ہوگی، ورنہ ایک درہم سے زائد نجس ہونے کی صورت میں نماز نہیں ہوگی، اور پاک کرکے دوبارہ نماز پڑھنا فرض ہوگا، اور درہم کے برابر ہونے کی صورت میں نماز مکروہ تحریمی واجب الاعادہ ہوگی اور پاک کرکے دوبارہ نماز پڑھنا واجب ہوگا، اور تھوڑی بہت تکلیف ومشقت کا شرعاً کوئی اعتبار نہیں ہوگا، البتہ اگر کپڑے کی تبدیلی، شدید مشقت وتکلیف کا باعث ہو، تو اس صورت میں اگر خود تبدیل کرنے میں زیادہ مشقت ہو لیکن اگر یہ کام کوئی دوسرا شخص کردے تو اتنی مشقت وتکلیف نہ ہو، تو دوسرے شخص کے موجود ہونے کی صورت میں لازم ہوگا کہ اس دوسرے شخص کو کپڑے تبدیل کروانے کا کہے اور پاک کپڑوں میں نماز ادا کرے، ہاں اگر دوسرا شخص موجود نہ ہو، یا بہر صورت شدید مشقت وتکلیف کا باعث ہو، تو اس صورت میں حکم ہے کہ ایسا شخص اُسی نجس کپڑوں میں نماز ادا کرلے، اس کی نماز درست ہوجائے گی۔

شرعی معذور کے احکام بیان کرتے ہوئے صدر الشریعہ مفتی امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ بہار شریعت میں فرماتے ہیں: ”ہر وہ شخص جس کو کوئی ایسی بیماری ہے کہ ایک وقت پورا ایسا گزر گیا کہ وُضو کے ساتھ نمازِ فرض ادا نہ کرسکا وہ معذور ہے، اس کا بھی یہی حکم ہے کہ وقت میں وُضو کرلے اور آخر وقت تک جتنی نمازیں چاہے اس وُضو سے پڑھے، اس بیماری سے اس کا وُضو نہیں جاتا، جیسے قطرے کا مرض۔۔۔جب عذر ثابت ہوگیا تو جب تک ہر وقت میں ایک ایک بار بھی وہ چیز پائی جائے معذور ہی رہے گا، مثلاً عورت کو ایک وقت تو اِستحاضہ نے طہارت کی مہلت نہیں دی اب اتنا موقع ملتا ہے کہ وُضو کرکے نماز پڑھ لے مگر اب بھی ایک آدھ دفعہ ہر وقت میں خون آجاتا ہے تو اب بھی


www.dawateislami.net

معذور ہے۔ یوہیں تمام بیماریوں میں اور جب پورا وقت گزر گیا اور خون نہیں آیا تو اب معذور نہ رہی جب پھر کبھی پہلی حالت پیدا ہو جائے تو پھر معذور ہے اس کے بعد پھر اگر پورا وقت خالی گیا تو عذر جاتا رہا۔"

مزید اسی میں ہے: "فرض نماز کا وقت جانے سے معذور کا وُضو ٹوٹ جاتا ہے۔ (نیز) معذور کا وُضو اس چیز سے نہیں جاتا جس کے سبب معذور ہے، ہاں اگر کوئی دوسری چیز وُضو توڑنے والی پائی گئی تو وُضو جاتا رہا۔ مثلاً جس کو قطرے کا مرض ہے، ہوا نکلنے سے اس کا وُضو جاتا رہے گا اور جس کو ہوا نکلنے کا مرض ہے، قطرے سے وُضو جاتا رہے گا۔ اگر کسی ترکیب سے عذر جاتا رہے یا اس میں کمی ہو جائے، تو اس ترکیب کا کرنا فرض ہے، مثلاً کھڑے ہو کر پڑھنے سے خون بہتا ہے اور بیٹھ کر پڑھے تو نہ بہے گا، تو بیٹھ کر پڑھنا فرض ہے۔"[1]

اگر قطرے اس طرح تسلسل سے نکل رہے ہوں کہ کپڑے پاک کر بھی لیے، تو نماز سے فارغ ہونے تک دوبارہ بقدرِ مانع نجس ہو جائیں گے، تو اُسے رخصت حاصل ہے اور حکم ہے کہ انہی ناپاک کپڑوں میں نماز پڑھ لے، جیسا کہ فتاوی عالمگیری میں ہے: "اذا کان به جرح سائل۔۔۔ان کان بحال لو غسله یتنجس ثانیا قبل الفراغ من الصلاة جاز ان لا یغسله و صلی قبل ان یغسله والا فلا هذا هو المختار" جب بہنے والا زخم ہو، اور حالت یہ ہو کہ اگر وہ کپڑوں کو پاک کرے، تو نماز سے فارغ ہونے سے پہلے ہی دوبارہ کپڑے ناپاک ہو جائیں گے، تو جائز ہے ان کپڑوں کو پاک نہ کرے اور انہیں پاک کرنے سے پہلے ہی نماز پڑھ لے، اور اگر ایسا نہ ہو (بلکہ پاک کپڑوں میں نماز پڑھی جاسکتی ہو) تو اب رخصت نہیں ہوگی، یہی مختار ہے۔[2]

---

1....(بہار شریعت، ج1 ص386-387، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ، کراچی)
2....(فتاوی عالمگیری، ج1، ص46، دار الکتب العلمیہ، بیروت)


www.dawateislami.net

سیدی اعلی حضرت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن فتاوی رضویہ میں ارشاد فرماتے ہیں: ”رہا کپڑا اگر سمجھتا ہے کہ پاک کپڑا بدل کر فرض پڑھے گا تو اُس کے ایک درم سے زائد بھرنے سے پیشتر فرض ادا کرلے گا جب تو اُس پر لازم ہے کہ ہر وقت پاک کپڑا بدلے اور اگر جانتا ہے کہ فرض پڑھنے کی مہلت نہ ملے گی اور کپڑا پھر اُتنا ہی ناپاک ہو جائے گا، تو اُسے معافی ہے، اُسی کپڑے سے پڑھے ﴿لَایُکَلِّفُ اللّٰہُ نَفْساً اِلَّا وُسْعَھَا﴾ (اللہ تعالیٰ کسی نفس کو اس کی طاقت سے زیادہ تکلیف نہیں دیتا۔)۔“[1]

بہار شریعت میں ہے: ”معذور کو ایسا عذر ہے جس کے سبب کپڑے نجس ہو جاتے ہیں تو اگر ایک درم سے زِیادہ نجس ہو گیا اور جانتا ہے کہ اتنا موقع ہے کہ اسے دھو کر پاک کپڑوں سے نماز پڑھ لوں گا تو دھو کر نماز پڑھنا فرض ہے اور اگر جانتا ہے کہ نماز پڑھتے پڑھتے پھر اتنا ہی نجس ہو جائے گا تو دھونا ضروری نہیں اُسی سے پڑھے اگرچہ مصلیٰ بھی آلودہ ہو جائے کچھ حَرَج نہیں اور اگر درہم کے برابر ہے تو پہلی صورت میں دھونا واجب اور درہم سے کم ہے تو سنّت اور دوسری صورت (یعنی نماز پڑھنے تک پھر سے بقدر مانع ناپاک ہونے) میں مطلقاً نہ دھونے میں کوئی حَرَج نہیں۔“[2]

اگر دوسرا شخص کپڑے تبدیل کر دے تو شدید مشقت نہ ہو، تو اس کی موجودگی میں حکم ہو گا کہ اُسے تبدیل کرنے کا کہے، جیسا کہ مریض کے نجس فرش پر نماز پڑھنے سے متعلق فتاوی عالمگیری میں ہے: ”إذا كان على فراش نجس إن كان لا يجد فراشا طاهرا أو يجده لكن لا يجد أحدا يحوله إلى فراش طاهر يصلي على الفراش النجس وإن كان يجد أحدا يحوله إلى فراش طاهر ينبغي أن يأمره

---

1....(فتاوی رضویہ، ج4، ص375، رضافاؤنڈیشن، لاہور)

2....(بہار شریعت، ج1، صفحہ387، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ، کراچی)



www.dawateislami.net

حتی یحولہ فإن لم یأمرہ وصلی علی الفراش النجس لا یجوز، ھکذا في المحیط۔ "اگر مریض نجس بچھونے پر ہو، تو اگر وہ پاک بچھونا نہ پائے یا پاک بچھونا تو پائے مگر کوئی ایسا موجود نہ ہو جو اسے پاک بچھونے پر لے جائے، تو مریض نجس بچھونے پر ہی نماز پڑھ لے، اور اگر کوئی ایسا شخص پائے جو اسے پاک بچھونے پر لے جائے تو چاہیے کہ وہ اسے حکم کرے کہ وہ وہاں لے جائے، اگر اس نے حکم نہیں دیا اور نجس بچھونے پر ہی نماز پڑھ لی تو یہ جائز نہیں، یونہی محیط میں ہے۔[1]

اگر نماز سے فارغ ہونے تک پھر سے کپڑے بقدرِ مانع نجس تو نہیں ہوں گے، مگر تبدیلی میں شدید مشقت ہے تو حکم ہے کہ اسی حالت میں نماز پڑھ لے، جیسا کہ در مختار مع رد المحتار، تبیین الحقائق فتاوی قاضی خان، فتاوی عالمگیری میں ہے: (واللفظ للاخر): "مریض تحتہ ثیاب نجسۃ إن کان بحال لا یبسط شیء إلا ویتنجس من ساعتہ یصلي علی حالہ وکذا إذا لم یتنجس الثاني لکن یلحقہ زیادۃ مشقۃ بالتحویل، کذا في فتاوی قاضي خان" مریض جس کے نیچے نجس کپڑا ہو، تو اگر اس کا حال ایسا ہو کہ اس کے نیچے جو بھی کپڑا بچھایا جائے، فوراً ناپاک ہو جاتا ہو، تو وہ اسی حالت پر نماز پڑھے گا، اسی طرح اگر دوسرا پاک کپڑا بچھانے سے فوراً ناپاک تو نہ ہو، مگر کپڑے کے تبدیل کرنے میں مریض کو شدید مشقت ہو گی، تو بھی اسی نجس کپڑے پر ہی نماز پڑھے گا، یونہی فتاوی قاضی خان میں ہے۔[2]

بہار شریعت میں ہے: "مریض کے نیچے نجس بچھونا بچھا ہے اور حالت یہ ہو کہ بدلا بھی جائے تو نماز پڑھتے پڑھتے بقدر مانع ناپاک ہو جائے تو اسی پر نماز پڑھے۔ یوہیں اگر بدلا جائے تو اس قدر جلد نجس نہ ہو گا، مگر بدلنے میں اسے شدید تکلیف ہو گی تو اسی نجس ہی پر پڑھ لے۔"[3]

---

1....(فتاوی عالمگیری ج1، ص152، دار الکتب العلمیہ، بیروت)
2....(فتاوی عالمگیری، ج1، ص152، دار الکتب العلمیہ، بیروت)
3....(بہار شریعت، ج1، ص725، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ، کراچی)



www.dawateislami.net

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــہ

مفتی محمد قاسم عطاری

12صفر المظفر 1446ھ/18اگست 2024ء

## سوال35:

ایک شخص امامت کی تمام شرائط پر پورا اترتا ہے، لیکن شرعی معذور (مثلاً مسلسل پیشاب کے قطرے آنے کا مرض لاحق) ہے۔ سوال یہ ہے کہ کیا وہ تندرست افراد کی امامت کر سکتا ہے؟

## جواب:

امامت کے لیے امام کا دیگر شرائط کا جامع ہونے کے ساتھ ساتھ شرعی اعذار (جیسے ریح یا قطرہ وغیرہ) سے پاک ہونا ضروری ہے۔ اس لیے معذورِ شرعی شخص تندرست افراد کی امامت نہیں کر سکتا۔ البتہ اگر مقتدی بھی معذور ہوں اور عذر بھی اسی قسم کا ہو جو امام کو لاحق ہے جیسے امام کو قطرے کی بیماری ہو اور مقتدیوں کو بھی یہی عارضہ لاحق ہو یا مقتدیوں کا عذر امام سے بھی زائد ہو مثلاً امام ریح کے مرض میں مبتلا ہے اور مقتدیوں کو قطرے کا مرض لاحق ہے، تو اب اقتداء جائز ہو گی اور مقتدیوں کا عذر کم ہونے کی صورت میں اقتداء جائز نہیں ہو گی۔

شرائط امامت کے حوالے سے نورالایضاح میں ہے:"وشروط صحة الامامة للرجال الاصحاء،ستة اشياء: الاسلام، والبلوغ، والعقل، والذكورة، والقراءة، والسلامة من الاعذار كالرعاف، وفقد شرط كطهارة وستر عورة۔ "جو لوگ شرعی معذور نہ ہوں، ان کی امامت کے درست ہونے کے لیے چھ چیزیں شرط ہیں: اسلام، بلوغ، عقل، مرد ہونا، قراءت اور شرعی اعذار سے سلامت ہونا، جیسے نکسیر پھوٹنے کا مرض اور (نماز کی شرطوں میں سے) کسی شرط کے نہ پائے جانے



www.dawateislami.net

سے سلامت ہونا جیسے طہارت اور ستر عورت۔[1]

نہر الفائق میں ہے:"اقتداء المعذور بمثله صحيح إن اتحد عذرهما لا إن اختلف فلا يصح اقتداء من به انفلات ريح بمن به سلس بول لأن الثاني حدث ونجاسة فكان الإمام صاحب عذرين "معذور شخص کا اپنے جیسے معذور کی اقتدا کرنا درست ہے، جب دونوں کا عذر ایک ہی نوعیت کا ہو، لیکن اگر دونوں کے عذر مختلف ہوں تو اقتدا درست نہیں ہوتی۔ لہٰذا جس شخص کو ہوا خارج ہونے کی بیماری ہو وہ ایسے شخص کی اقتدا نہیں کر سکتا جسے پیشاب کے قطرے آنے کی بیماری ہو، کیونکہ دوسری صورت میں حدث اور نجاست دونوں پائے جارہے ہیں، اس طرح امام دو عذروں والا ہو گیا۔[2]

اعلی حضرت امام احمد رضا خان علیہ الرحمۃ الرحمن فرماتے ہیں:"پنجگانہ میں ہر شخص صحیح الایمان، صحیح القرأۃ، صحیح الطہارۃ، مرد عاقل، بالغ، غیر معذور امامت کر سکتا ہے یعنی اس کے پیچھے نماز ہو جائے گی اگرچہ بوجہ فسق وغیرہ مکروہ تحریمی واجب الاعادہ ہو۔"[3]

فتاوی رضویہ میں سوال ہے کہ: ایک شخص کو بواسیر کے مسے ہیں اور ان میں سے رطوبت اور فضلہ وغیرہ خارج ہوتا رہتا ہے، اس کے بارے کیا حکم شرعی ہے (ملخصا)؟ امام اہل سنت اعلی حضرت الشاہ احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ اس کے جواب میں تحریر فرماتے ہیں:"اگر حالت ایسی ہے کہ کپڑا پاک کرے یا بدلے تو فرض نہ پڑھنے پائے گا، کہ پھر نجس ہو جائے گا، یعنی براز ساڑھے چار ماشہ

---

1....(نور الایضاح، ص55-56، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ، کراچی)
2....(نہر الفائق، ج1، ص251، مطبوعہ کراچی)
3....(فتاوی رضویہ، ج6، ص515، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)


www.dawateislami.net

سے زائد یا وہ زرد پانی روپیہ بھر کی مساحت سے زیادہ آجائے گا تو دھونے کی کوئی ضرورت نہیں، ورنہ بے دھوئے خود اس کی اپنی نماز نہ ہوگی اور جبکہ وہ حالتِ معذوری میں ہے، یعنی کوئی وقت کامل نماز کا ایسا گزر گیا شروع سے ختم تک کہ اُسے وضو کرکے فرض پڑھ لینے کی فرصت نہیں ملی اور جب سے برابر ہر وقت نماز میں یہ نجاست آتی رہتی ہے اگرچہ وقت میں ایک ہی بار تو وہ ایسی حالت میں امامت نہیں کر سکتا، لوگ اگر آکر شامل ہوں جہر نہ کرے تکبیر آواز سے نہ کہے وہ لوگ خود الگ ہو جائیں گے۔ اور اس پر بھی جُدا نہ ہوں تو بعد سلام اطلاع کر دے، کہ میں معذور ہُوں، میرے پیچھے نماز جائز نہیں، تم اپنی پھر پڑھ لو۔"[1]

اسی طرح ایک اور مقام پر معذور شرعی کے متعلق امام اہلسنت اعلی حضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ تحریر فرماتے ہیں: "اگر ٹپکنے لگا تو اگر معذور کی حد تک پہنچ گیا کہ ایک وقت کامل کسی نماز کا اس پر ایسا گزرا کہ وضو کرکے فرض پڑھ لینے کی مہلت نہ تھی تو جب تک ہر نماز کے وقت اگرچہ ایک ایک ہی بار ٹپکنا پایا جائے، وہ معذور ہے۔ اسے پانچ وقت تازہ وضو کرنا، کافی ہے اور اس کے پیچھے صرف ایسے ہی عارضہ والے کی جو اسی کی سی حالت رکھتا ہو نماز ہو جائے گی باقی لوگوں کی نماز نہیں ہو سکتی، یہی حکم سوزاک کا ہے۔"[2]

## سوال 36:

زید میں امامت کی تمام شرائط پائی جاتی ہیں، مگر اسے پیشاب کے بعد دس پندرہ منٹ تک قطرے آتے رہتے ہیں، اس کے بعد اسے قطرے نہیں آتے۔ تو کیا اس صورت میں زید شرعی معذور

---

1....(فتاویٰ رضویہ، ج 6، ص488، رضافاؤنڈیشن، لاہور)
2....(فتاویٰ رضویہ، ج 6، ص536، رضافاؤنڈیشن، لاہور)


www.dawateislami.net

ہو گا؟ کیا وہ لوگوں کی امامت کروا سکتا ہے؟ رہنمائی فرمادیں۔

**جواب:**

پوچھی گئی صورت میں پیشاب کے بعد کچھ دیر تک قطرے آنے کے بعد دوبارہ قطرے نہ آنے کی صورت میں زید شرعی معذور نہیں ہو گا اور اس صورت میں زید پر استبراء (پیشاب کے بعد اطمینان حاصل کرنا کہ قطرے رک گئے ہیں) واجب ہے، استبراء کے مختلف طریقے ہیں، جیسے کھانسنا، پیر زمین پر مارنا، چلنا پھرنا، کوئی بھی ایسا طریقہ اختیار کرنا جس سے قطرے نکل جانے کا اطمینان حاصل ہو جائے۔ نیز کپڑوں پر پیشاب کے قطرے لگنے کی صورت میں اگر وہ ایک درہم کی مقدار سے زیادہ جگہ پر پھیل جائیں تو پاک کیے بغیر اُن میں نماز نہیں ہو گی۔ اگر ایک درہم کی مقدار کے برابر ہوں تو پاک کیے بغیر اس میں پڑھی گئی نماز واجب الاعادہ ہو گی، اگر پیشاب کے قطرے ایک درہم کی مقدار سے کم جگہ پر پھیلے ہوں تو پاک کیے بغیر بھی اس کپڑے میں نماز ہو جائے گی مگر خلاف سنت ہو گی، جس کا اِعادہ بہتر ہے۔ لہذا اس صورت میں زید استبراء سے فارغ ہو کر وضو اور کپڑے پاک کرنے کے بعد لوگوں کی امامت کروا سکتا ہے، شرعاً اس میں کوئی حرج نہیں۔

شرائط امامت کے حوالے سے نورالایضاح میں ہے: ”وشروط صحة الامامة للرجال الاصحاء، ستة اشياء: الاسلام، والبلوغ، والعقل، والذكورة، والقراءة، والسلامة من الاعذار كالرعاف، وفقد شرط كطهارة وستر عورة“ جو لوگ شرعی معذور نہ ہوں، ان کی امامت کے درست ہونے کے لیے چھ چیزیں شرط ہیں: اسلام، بلوغ، عقل، مرد ہونا، قراءت اور شرعی اعذار سے سلامت ہونا، جیسے نکسیر پھوٹنے کا مرض اور (نماز کی شرطوں میں سے) کسی شرط کے نہ پائے جانے سے


www.dawateislami.net

سلامت ہونا جیسے طہارت اور ستر عورت۔[1]

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ الرحمۃ الرحمن فرماتے ہیں: ”پنجگانہ میں ہر شخص صحیح الایمان، صحیح القرأۃ، صحیح الطہارۃ، مرد عاقل، بالغ، غیر معذور امامت کر سکتا ہے یعنی اس کے پیچھے نماز ہو جائے گی اگرچہ بوجہ فسق وغیرہ مکروہ تحریمی واجب الاعادہ ہو۔“[2]

فتاوی رضویہ میں سوال ہے کہ ایک شخص کو بواسیر کے مسے ہیں اوران میں سے رطوبت اور فضلہ وغیرہ خارج ہوتا رہتا ہے، اس کے بارے کیا حکم شرعی ہے (ملخصا)؟ امام اہل سنت اعلیٰ حضرت الشاہ احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ اس کے جواب میں تحریر فرماتے ہیں: ”اگر حالت ایسی ہے کہ کپڑا پاک کرے یا بدلے تو فرض نہ پڑھنے پائے گا، کہ پھر نجس ہو جائے گا، یعنی براز ساڑھے چار ماشہ سے زائد یا وہ زرد پانی روپیہ بھر کی مساحت سے زیادہ آجائے گا تو دھونے کی کوئی ضرورت نہیں، ورنہ بے دھوئے خود اس کی اپنی نماز نہ ہوگی اور جبکہ وہ حالتِ معذوری میں ہے، یعنی کوئی وقت کامل نماز کا ایسا گزر گیا شروع سے ختم تک کہ اُسے وضو کرکے فرض پڑھ لینے کی فرصت نہیں ملی اور جب سے برابر ہر وقت نماز میں یہ نجاست آتی رہتی ہے اگرچہ وقت میں ایک ہی بار تو وہ ایسی حالت میں امامت نہیں کر سکتا، لوگ اگر آکر شامل ہوں جہر نہ کرے تکبیر آواز سے نہ کہے وہ لوگ خود الگ ہو جائیں گے۔ اور اس پر بھی جُدا نہ ہوں تو بعد سلام اطلاع کر دے، کہ میں معذور ہُوں، میرے پیچھے نماز جائز نہیں، تم اپنی پھر پڑھ لو۔“[3]

---

1....(نورالایضاح، ص55-56، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ، کراچی)
2....(فتاوی رضویہ، ج6، ص515، رضافاؤنڈیشن، لاہور)
3....(فتاویٰ رضویہ، ج6، ص488، رضافاؤنڈیشن، لاہور)



www.dawateislami.net

قطرے آنا بند ہو جائیں تو شرعی معذور نہیں، ایسا شخص ہر حدث کے بعد وضو کر کے ہر ایک کی امامت کروا سکتا ہے۔ جیسا کہ سیدی اعلی حضرت علیہ الرحمۃ اسی طرح کے ایک سوال کے جواب میں ارشاد فرماتے ہیں: "الحمدللہ وحدہ اذا کان احتشاؤہ یردمابہ کماوصف فی السؤال فقدخرج عن حد العذر والتحق بالاصحاء یتوضأ لکل حدث ویغسل کل نجس ویؤم کل نفس ولا یعذر فی ترک الاحتشاء بل ھو فریضۃ علیہ کفریضۃ الصلاۃ" تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں جو یکتا ہے۔ اگر رُوئی رکھنے سے اس کے قطرے ٹپکنے بند ہو جاتے ہیں جیسا کہ سوال میں بیان کیا تو وہ معذور کی حد سے نکل گیا اور صحیح افراد کے ساتھ شامل ہو گیا۔ ہر حدث (اصغر) کے بعد وضو کرے گا اور جہاں نجاست لگی ہو اسے دھوئے گا اور ہر ایک کی امامت کرا سکتا ہے اس سے رُوئی نہ رکھنے کا عذر قبول نہ ہو گا، بلکہ نماز کی طرح روئی رکھنا بھی اس پر ضروری ہے۔"[1]

استبراء کے متعلق رد المحتار میں ہے: "أما نفس الاستبراء حتی یطمئن قلبہ بزوال الرشح فھو فرض وھو المراد بالوجوب" اس طرح استبراء کرنا کہ اب قطرے نہ آنے پر دل مطمئن ہو جائے فرض ہے، اور نصوص میں وجوب سے یہی مراد ہے۔[2]

فتاوی عالمگیری میں ہے: "والاستبراء واجب حتی یستقر قلبہ علی انقطاع العود کذا فی الظھیریۃ، قال بعضھم: یستنجی بعد ما یخطو خطوات وقال بعضھم: یرکض برجلہٖ علی الأرض ویتنحنح الخ۔ والصحیح أن طباع الناس مختلفۃ فمتی وقع فی قلبہ أنہ تم استفراغ ما فی السبیل یستنجی" اور استبراء (یعنی پیشاب کے بعد اطمینان حاصل کرنا کہ قطرے رک گئے ہیں) واجب ہے

---

1....(فتاوی رضویہ، ج4، ص368، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)
2....(ردالمحتار، ج1، ص614، مطبوعہ کوئٹہ)


www.dawateislami.net

یہاں تک کہ دل کو اس بات کا یقین ہو جائے کہ دوبارہ کچھ نہیں آئے گا، جیسا کہ الظہیریہ میں ہے۔ بعض علماء نے کہا ہے کہ آدمی چند قدم چلنے کے بعد استنجا کرے، اور بعض نے کہا کہ وہ اپنے پاؤں کو زمین پر مارے اور کھنکارے وغیرہ۔ اور صحیح بات یہ ہے کہ لوگوں کی عادات مختلف ہوتی ہیں، لہٰذا جب کسی کے دل میں یہ اطمینان ہو جائے کہ راستے (یعنی پیشاب کی نالی) میں جو کچھ تھا وہ نکل چکا ہے، تو وہ استنجا کرے۔[1]

نجاست غلیظہ ایک درہم، اس سے زائد یا کم ہو تو اُس کے ساتھ نماز کے حکم سے متعلق، بہار شریعت میں ہے: ”نَجاستِ غلیظہ کا حکم یہ ہے کہ اگر کپڑے یا بدن میں ایک درہم سے زِیادہ لگ جائے، تو اس کا پاک کرنا فرض ہے، بے پاک کیے نماز پڑھ لی تو ہو گی ہی نہیں اور قصداً پڑھی تو گناہ بھی ہوا اور اگر بہ نیتِ اِستِخفاف ہے تو کفر ہوا اور اگر درہم کے برابر ہے تو پاک کرنا واجب ہے کہ بے پاک کیے نماز پڑھی تو مکروہ تحریمی ہوئی یعنی ایسی نماز کا اِعادہ واجب ہے اور قصداً پڑھی تو گنہگار بھی ہوا اور اگر درہم سے کم ہے تو پاک کرنا سنّت ہے، کہ بے پاک کیے نماز ہو گئی مگر خلافِ سنّت ہوئی اور اس کا اِعادہ بہتر ہے۔ اگر (نجاست) پتلی ہو، جیسے آدمی کا پیشاب اور شراب تو درہم سے مراد اس کی لنبائی چوڑائی ہے اور شریعت نے اس کی مقدار ہتھیلی کی گہرائی کے برابر بتائی یعنی ہتھیلی خوب پھیلا کر ہموار رکھیں اور اس پر آہستہ سے اتنا پانی ڈالیں کہ اس سے زیادہ پانی نہ رک سکے، اب پانی کا جتنا پھیلاؤ ہے اتنا بڑا درہم سمجھا جائے اور اس کی مقدار تقریباً یہاں کے روپے کے برابر ہے۔“[2]

---

1....(فتاوی عالمگیری، ج1، ص24، دار الکتب العلمیہ، بیروت)

2....(بہارِ شریعت، ج1، ص389، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ، کراچی)



www.dawateislami.net

## سوال37:

شرعی معذور کے لیے حج یا عمرے میں طواف کرتے وقت وضو کا حکم کیا ہو گا؟

## جواب:

جو شخص پیشاب کے قطروں یا کسی اور عذر کی وجہ سے معذورِ شرعی ہو، اس کے بارے میں حکم یہ ہے کہ وہ ایک نماز کے وقت میں ایک بار وضو کر کے اس سے جتنی چاہے نمازیں پڑھ سکتا ہے، تلاوت اور قرآنِ کریم کو چھونے کی طرح بیت اللہ شریف کا طواف بھی کر سکتا ہے، خواہ یہ طواف حج اور عمرے کا ہو یا نفلی طواف ہو، بشرطیکہ مسجد کے آلودہ ہونے کا اندیشہ نہ ہو۔ اور اگر آلودگی کا خدشہ ہو تو بغیر سلے کپڑے کا لنگوٹ باندھ کر طواف کرے۔

اگر طواف کے دوران فرض نماز کا وقت ختم ہو جائے، تو معذورِ شرعی کا وضو ٹوٹ جائے گا، اس لیے طواف روک کر نیا وضو کرے اور باقی پھیرے مکمل کرے۔ البتہ اگر چار پھیرے مکمل ہونے سے پہلے وقت ختم ہو جائے تو نئے سرے سے طواف کرنا افضل ہے، جیسا کہ دورانِ طواف کسی اور سبب سے وضو ٹوٹنے کی صورت میں حکم ہوتا ہے۔

در مختار میں ہے:"(لا يمنع صوما وصلاة) ولو نفلا (وجماعا) لحديث: توضئي وصلي وإن قطر الدم على الحصير "شرعی معذور کا عذر روزے اور نماز سے مانع نہیں ہے اگرچہ نماز اور روزہ نفل ہو، اور جماع سے بھی مانع نہیں ہے، اس حدیث کی وجہ سے کہ (آپ علیہ السلام نے مستحاضہ عورت سے فرمایا): تو وضو کر، اور نماز ادا کر، اگرچہ خون کے قطرے چٹائی پر گر رہے ہوں۔

اس کے تحت ردالمحتار میں ہے:" (قوله لا يمنع صوما إلخ) أي ولا قراءة ومس مصحف ودخول مسجد وكذا لا تمنع عن الطواف إذا أمنت من اللوث "ماتن کا قول کہ شرعی معذور کا عذر


www.dawateislami.net

روزے سے مانع نہیں ہے یعنی اور نہ ہی وہ تلاوت قرآن مجید سے مانع ہے ،اور نہ ہی قرآن پاک کو چھونے، مسجد میں داخل ہونے اور اسی طرح طواف سے بھی مانع نہیں ہے جبکہ مسجد آلودہ نہ ہو۔[1]

اسی طرح مراقی الفلاح میں ہے:"یتوضؤون لوقت کل فرض لا لکل فرض ولا نفل لقوله صلی الله علیه وسلم المستحاضة تتوضأ لوقت کل صلاة رواه سبط ابن الجوزی عن أبی حنیفة رحمه الله تعالی فسائر ذوی الأعذار فی حکم المستحاضة فالدلیل یشملهم و یصلون به أی بوضوئهم فی الوقت ما شاؤوا من النوافل والواجبات کالوتر والعید وصلاة جنازة وطواف ومس مصحف ویبطل وضوء المعذورین إذا لم یطرأ ناقض غیر العذر بخروج الوقت"معذور اشخاص فرض نماز کے وقت کے لیے وضو کریں گے نہ کہ ہر فرض و نفل کے لیے کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مستحاضہ ہر نماز کے وقت کے لیے وضو کرے۔اس حدیث کو سبط ابن جوزی نے امام اعظم رحمۃ اللہ تعالی علیہ سے روایت کیا ہے۔سارے معذور افراد کا حکم مستحاضہ کی طرح ہے اور یہ دلیل بقیہ معذور شرعی افرد کو بھی شامل ہے۔ایسے افراد ایک وقت میں اپنے کیے ہوئے وضو سے جو مرضی نفل و واجبات ادا کر سکتے ہیں مثلاوتر ،عید کی نماز ،نماز جنازہ ،طواف ،اور قرآن پاک کو چھونا۔معذور افراد کا وضو وقت ختم ہونے سے باطل ہو جاتا ہے جبکہ عذر کے علاوہ کوئی اور ناقض وضو نہ پایا گیا ہو۔[2]

مناسک ملا علی قاری میں ہے:"وصاحب العذر الدائم ای حقیقة او حکما، اذا طاف اربعة اشواط، ثم خرج الوقت توضا وبنی ای علیه واتی بالباقی من الواجب، ولا شیء علیه ای بفعله ذلک لترکه الموالاة بعذر، والظاهر ان الحکم ذلک فی اقل من الاربعة الا ان الاعادة حینئذ افضل

---

1....(تنویر الابصار ودر مختار مع رد المحتار، ج1، ص298، مطبوعہ کوئٹہ)

2....(مراقی الفلاح، ج1، ص63، مکتبہ عصریہ، بیروت)



www.dawateislami.net

ملخصا "جب دائمی معذور چاہے وہ حقیقتاً ہو یا حکماً نے طواف کے چار پھیرے کر لیے تھے اور نماز کا وقت نکل گیا، تو وضو کر کے اسی طواف پر بنا رکھے یعنی پہلے والے طواف کے جو پھیرے باقی رہ گئے تھے، ان کو بجالائے اور اس پر کوئی چیز لازم نہیں ہو گی یعنی اس کے یہ کام کرنے سے، کیونکہ اس نے موالات کو عذر کے سبب چھوڑا ہے۔ ظاہر یہ ہے کہ یہ حکم چار پھیروں سے کم میں بھی ہو گا، مگر اس صورت میں نئے سرے سے طواف کرنا افضل ہے۔[1]

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــہ

مفتی ابو الحسن محمد ھاشم خان عطاری

04ذو الحجۃ الحرام 1445ھ/11جون 2024ء

## سوال 38:

وہ عورت جو استحاضہ کی وجہ سے شرعی معذور ہو اسے مسجد الحرام میں جانے اور طواف کرنے کی اجازت ہے یا نہیں؟

## جواب:

خون وغیرہ سے مسجد کی تلویث (آلودہ) ہونے کا اندیشہ نہ ہو تو استحاضہ کی بیماری والی کو مسجد حرام میں جانا اور طواف کرنا، جائز ہے۔

حاشیہ طحطاوی علی الدر المختار میں ہے: "لا تمنع عن الطواف اذا امنت من اللوث" استحاضہ والی عورت کو طواف سے نہیں روکا جائے گا، جبکہ مسجد آلودہ نہ ہو۔[2]

تنویر الابصار و در مختار میں ہے: "(لا یمنع صوما وصلاۃ) ولو نفلا (وجماعا) لحدیث:

---

1....(مناسک ملا علی قاری، ص167، مطبوعہ ادارۃ القرآن)

2....(حاشیۃ الطحطاوی علی الدر المختار، ج1، ص152، مطبوعہ کوئٹہ)



www.dawateislami.net

توضئی وصلی وإن قطر الدم علی الحصیر "شرعی معذور کا عذر روزے اور نماز سے مانع نہیں ہے اگرچہ نماز اور روزہ نفل ہو، اور جماع سے بھی مانع نہیں ہے، اس حدیث کی وجہ سے کہ (آپ علیہ السلام نے مستحاضہ عورت سے فرمایا): تو وضو کر، اور نماز ادا کر، اگرچہ خون کے قطرے چٹائی پر گر رہے ہوں۔

اس کے تحت ردالمحتار میں ہے: "(قوله لا يمنع صوما إلخ) أی ولا قراءة ومس مصحف ودخول مسجد وكذا لا تمنع عن الطواف إذا أمنت من اللوث" ماتن کا قول کہ "شرعی معذور کا عذر روزے سے مانع نہیں ہے" یعنی اور نہ ہی وہ تلاوت قرآن مجید سے مانع ہے، اور نہ ہی قرآن پاک کو چھونے، مسجد میں داخل ہونے اور اسی طرح طواف سے بھی مانع نہیں ہے جبکہ مسجد آلودہ نہ ہو۔[1]

## سوال39:

ایک عورت کو مسلسل پیشاب کے قطرے آتے ہیں، جس کی وجہ سے وہ شرعی معذور ہے، اس نے حج پر جانا ہو، تو کیا وہ احرام کی حالت میں (ڈسپوزایبل انڈرویئر، جس میں پیڈ لگا ہوتا ہے) پہن سکتی ہے یا نہیں؟

## جواب:

عورتوں کو احرام میں سلا ہوا لباس پہننا منع نہیں ہے، لہذا جس عورت کو پیشاب کے قطروں کا مرض ہے، وہ حج وعمرہ دونوں کے احرام میں ڈسپوزایبل انڈرویئر پہن سکتی ہے۔

مرآۃ المناجیح میں ہے: "(احرام میں) عورت پر مردوں کی سی پابندی نہیں، سر نہ ڈھکے یا سلے

---

1....(تنویر الابصار ودر مختار مع ردالمحتار، ج1، ص298، مطبوعہ کوئٹہ)



www.dawateislami.net

کپڑے نہ پہنے وغیرہ بلکہ اسے سر ڈھکنا، سلے کپڑے پہننا، سب جائز ہے، بلکہ اگر نقاب چہرے سے الگ رہے تو وہ بھی جائز ہے۔"[1]

بہار شریعت میں ہے:"(احرام میں) عورت کو چند باتیں جائز ہیں: دستانے، موزے، سلے کپڑے پہننا۔ ملخصاً" [2]

## سوال40:

کیا مرد حضرات احرام کی حالت میں ڈائپر پہن سکتے ہیں؟

## جواب:

احرام کی حالت میں ڈائپر پہننے سے متعلق شرعی حکم یہ ہے کہ جو لباس بھی صورۃً یا معنیً/ حکماً مخیط ہو، تو مردوں کے لیے ایسے لباس کو احرام کی حالت میں مُعتاد انداز میں (یعنی عادت کے مطابق) پہننا شرعاً جائز نہیں ہوتا۔

عام طور پر مارکیٹ میں دو قسم کے ڈائپر موجود ہوتے ہیں:

(1) ایک وہ جو بالکل بدن کی ہیئت کے مطابق سلے ہوتے ہیں اور اُسے بدن پر پہننے کے بعد چپکانا بھی نہیں پڑتا، بلکہ اُسے انڈرویئر کی طرح پہن لیا جاتا ہے۔

(2) دوسرے وہ ڈائپر ہوتے ہیں، جو کُھلے ہوئے ہوتے ہیں اور پیڈ کی طرح معلوم ہوتے ہیں، اُسے جسم پر پہنا نہیں جاسکتا، بلکہ اسے جسم پر رکھنے کے بعد سائیڈوں سے چپکانا پڑتا ہے، جس کے بعد وہ جسم پر ٹھہر جاتے ہیں۔

---

1....(مرآۃ المناجیح، ج4، ص188، نعیمی کتب خانہ، گجرات)

2....(بہار شریعت، ج1، ص1083، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ، کراچی)



www.dawateislami.net

پہلی قسم کے ڈائپر کو احرام کی حالت میں پہننے کا شرعی حکم:

**پہلی قسم** یعنی انڈوئیر والے ڈائپر کو احرام کی حالت میں پہننے کی شرعاً اجازت نہیں، کیونکہ یہ ڈائپر صورۃً مخیط ہوتا ہے اور مخیط کے ذریعے ہی بدن پر محیط ہوتا ہے اور اُسے معتاد انداز میں ہی پہنا جاتا ہے اور احرام کی حالت میں سلے ہوئے لباس کو معتاد انداز میں (یعنی عادت کے مطابق) پہننا جائز نہیں، جیسا کہ شروع میں بیان ہوا۔

## دوسری قسم کے ڈائپر کو احرام کی حالت میں پہننے کا شرعی حکم:

دوسری قسم والے ڈائپر یعنی کھلے ہوئے ڈائپر کو بھی احرام کی حالت میں پہننا شرعاً جائز نہیں کہ یہ اگرچہ صورۃً مخیط نہیں ہوتا، لیکن معنیً و حکماً مخیط ضرور ہوتا ہے اور پھر چونکہ اُسے جسم پر ایک معتاد انداز میں ہی پہنا جاتا ہے جس طرح اس کے پہننے کا انداز ہے، تو دراصل یہ بھی لُبس مخیط بروجہ معتاد میں داخل ہو کر ممانعت میں پہلے والے ڈائپر کے ساتھ شامل ہو جائے گا، لہٰذا کھلے ہوئے ڈائپر کو اس کے معنیً و حکماً مخیط ہونے کی وجہ سے احرام میں پہننا ممنوع ہو گا۔

**خلاصہ کلام یہ ہے کہ** ڈائپر کی مذکورہ بالا دونوں قسمیں ہی حالتِ احرام میں پہننا گناہ ہے۔

**واللہ اعلم** عزوجل **ورسولہ اعلم** صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

**کتبـــــــــــــــــــــــہ**

**مفتی محمد قاسم عطاری**

29ربیع الاخر1445ھ/14نومبر2023ء

## سوال41:

ایک شخص کو پیشاب کے قطروں کا مرض ہے، اگرچہ وہ شرعی معذور نہیں ہے، مگر کب قطرہ آجائے اس کا اندازہ نہیں ہوتا، وہ حج پر جارہا ہے۔ وہ چاہتا ہے کہ قطروں سے میرا بدن اور احرام ناپاک نہ


www.dawateislami.net

ہو، تو کیا میں احرام کی حالت میں عضو مخصوص پر کوئی بغیر سلا ہوا کپڑا یا پیپر وغیرہ لپیٹ سکتا ہے؟

**جواب:**

پوچھی گئی صورت میں آپ کا یہ عمل سر اور چہرے کے علاوہ بدن کے کسی حصے پر پٹی باندھنے کے حکم میں ہے اور فقہائے کرام نے تصریح فرمائی ہے کہ سر اور چہرہ کے علاوہ کسی جگہ پر پٹی باندھنے کی کراہت کی اصل علت "عبث" ہونا ہے، لہٰذا جہاں یہ عمل عبث نہ رہے، بلکہ کسی مقصد کے تحت ہو وہاں کراہت بھی نہیں رہتی اور پوچھی گئی صورت میں بدن و احرام کو نجاست سے بچانا مقصود ہے جو کہ شرعاً مطلوب ہے، لہٰذا یہ عمل بلا کراہت جائز ہو گا اور اس پر کسی قسم کا کفارہ بھی لازم نہیں آئے گا۔

تنویر الابصار و در مختار میں محرم کے متعلق مذکور ہے: "(و) لا یتقی (ختانا و فصدا)" یہ ضروری نہیں ہے کہ محرم ختنہ کرنے اور فصد لگانے سے بچے۔[1]

ردالمحتار میں اس کے تحت فرمایا: "أی وان لزم تعصیب الید لما قدمناہ من أن تعصیب غیرالوجہ والرأس انما یکرہ لو بغیرعذر" یعنی اگرچہ ان صورتوں میں پٹی باندھنا لازم آئے گا (پھر بھی فصد و ختنہ درست ہے) کیونکہ ہم پیچھے بیان کر چکے ہیں کہ چہرے اور سر کے علاوہ پٹی باندھنا تب مکروہ ہے جبکہ عذر کے بغیر ہو۔[2]

اس کی علت کے متعلق فتح القدیر میں ہے: "ما قدمناہ من کراھۃ عصب غیر الرأس من بدنہ انما ھو لکونہ نوع عبث" ہم نے جو پیچھے بیان کیا کہ سر کے علاوہ بدن کے کسی حصے پر پٹی باندھنا مکروہ ہے، اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ ایک عبث کام ہے۔[3]

---

1....(تنویر الابصار و در مختار مع رد المحتار، ج3، ص573، مطبوعہ کوئٹہ)
2....(رد المحتار، ج3، ص573، مطبوعہ کوئٹہ)
3....(فتح القدیر، ج2، ص445، مطبوعہ کوئٹہ)


www.dawateislami.net

## تتمہ

شریعت مطہرہ جہاں ہمیں احکامات الٰہیہ کی بجاآوری کا درس دیتی ہے، وہیں ان احکامات کی انجام دہی میں آنے والی مشکلات کا حل بھی بیان فرماتی ہے اور کئی طرح کے مسائل میں امت کے لیے آسانیاں فراہم کرتی ہے، جن کو اپنا کر ہم بآسانی اپنی عبادات سرانجام دے سکتے ہیں۔

لہٰذا امت کی خیر خواہی کے لیے ہم نے اپنی اس کتاب میں شرعی طور پر معذور افراد کے لیے شریعت کی جانب سے ملنے والی کئی قسم کی آسانیاں تفصیل کے ساتھ مدلل انداز میں بیان کر دی ہیں تاکہ شرعی معذورین ان آسانیوں کو اپنا کر، اپنی عبادات کی بجاآوری یقینی بنا سکیں۔

لیکن یہ بھی دیکھا گیا ہے کہ بعض لوگ کم علمی کی وجہ سے معذور شرعی کے احکام ایسے افراد کے لیے بھی بیان کرتے نظر آتے ہیں جو معذور شرعی نہیں ہوتے، یہاں تک کہ لوگ ایسے افراد کو بھی شرعی معذور قرار دے دیتے ہیں جو حقیقتاً شرعی معذور نہیں ہوتے۔ مثلاً بیمار افراد جو قیام یا رکوع و سجود سے عاجز ہیں انہیں بھی عوام معذور شرعی ہی شمار کرتی ہے، اسی طرح جو شخص ٹانگ سے معذور ہو عوام ایسے شخص کے پیچھے نماز ادا کرنے کو جائز نہیں سمجھتی، بلکہ یہاں تک بھی کہہ دیتے ہیں کہ ایسے معذور کو امام بنانا ہی درست نہیں، اگرچہ اس میں امامت کی تمام شرائط موجود ہوں، اسی طرح نابینا افراد کی امامت کے متعلق بھی شکوک و شبہات کا اظہار کرتے پائے جاتے ہیں۔

اس لیے یہ مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اس مقام پر بطورِ تتمہ ایسے افراد سے متعلق چند اہم، بنیادی اور ضروری مسائل کو بیان کیا جائے اور ایسے افراد کی امامت کے متعلق مدلل حکم بیان کر دیا جائے تاکہ عوام ان کے پیچھے نماز ادا کرنے میں کسی قسم کی الجھن کا شکار نہ ہو اور اس کے ساتھ ساتھ یہ بھی واضح کر دیا جائے کہ اگرچہ ان افراد پر معذور شرعی کی تعریف صادق نہیں آتی، لیکن شریعتِ


www.dawateislami.net

مطہرہ نے ان کے اعذار کو ملحوظ رکھتے ہوئے، ان کے لیے بھی آسانی اور سہولت کے احکام بیان فرمائے ہیں، تاکہ ایسے افراد حسب استطاعت عبادت کا سلسلہ جاری رکھ سکیں۔

## سوال42:

ایک امام صاحب جن میں امامت کی شرائط پائی جاتی ہیں، لیکن اب یہ سخت بیمار ہیں اور بیماری کی وجہ سے کھڑے ہو کر نماز پڑھنے پر بالکل قادر نہیں اور رکوع و سجود کبھی بیٹھ کر کرنے کی قدرت رکھتے ہیں اور کر لیتے ہیں اور بعض اوقات رکوع و سجود کرنے کی بھی قدرت نہیں رہتی اور رکوع و سجود کے لیے اشارہ کرنا پڑتا ہے، تو کیا اس صورت میں اس امام کے پیچھے صحیح افراد کی نماز ہو جائے گی؟

## جواب:

پوچھی گئی صورت میں جب امام بیٹھ کر رکوع و سجود کے ساتھ نماز پڑھے گا، تو اس کے پیچھے کھڑے ہو کر نماز پڑھنے والوں کی نماز درست ہو گی اور جس صورت میں امام رکوع و سجود نہ کر سکے بلکہ اشارے سے نماز پڑھے، تو اُس صورت میں اس کے پیچھے کھڑے ہو کر نماز پڑھنے والوں کی نماز درست نہیں ہو گی۔

ہدایہ میں ہے: "یصلی القائم خلف القاعد بنص وھو ماروی ان النبی علیہ السلام صلی اخر صلاتہ قاعدا والقوم خلفہ قیام" کھڑے ہو کر نماز پڑھنے والا بیٹھ کر پڑھانے والے کے پیچھے نماز پڑھ سکتا ہے اس حدیث کی بنا پر جو روایت کی گئی ہے کہ نبی علیہ السلام نے آخری نماز بیٹھ کر پڑھائی اور لوگ آپ کے پیچھے کھڑے تھے۔[1]

مذکورہ بالا عبارت کے تحت علامہ محمد محمود عینی رحمہ اللہ تعالی لکھتے ہیں: "المراد من القاعد

---

1...(ہدایہ، ج1، ص129، مطبوعہ لاہور)



www.dawateislami.net

الذی یرکع ویسجدأماالقاعدالذی یومیءفلایجوزاقتداء القائم به اتفاقا"بیٹھ کر نماز پڑھانے والے سے وہ شخص مراد ہے جو رکوع اور سجدہ کرتا ہو، بہر حال بیٹھ کر نماز پڑھانے والا اگر اشارے سے رکوع اور سجدہ کرتا ہو، تو کھڑے ہونے والے کی اس کے پیچھے نماز بالاتفاق جائز نہیں ہے۔[1]

اشارے کے ساتھ نماز پڑھنے والے کی اقتداء کے متعلق تنویر الابصار و در مختار میں ہے :"(ولا یصح اقتداء رجل بامراۃ وصبی ولا قادر علی رکوع وسجود بعاجز عنهما)لبناء القوی علی الضعیف۔"مرد کی نماز عورت اور بچے کے پیچھے درست نہیں ہوتی، یوں ہی رکوع و سجود پر قادر شخص کی نماز رکوع و سجود سے عاجز آدمی کے پیچھے نہیں ہوتی کیونکہ اس صورت میں قوی کی ضعیف پر بنیاد رکھنا لازم آئے گا(اور یہ درست نہیں)۔

اس عبارت کے تحت ردالمحتار میں ہے:"(بعاجز عنهما)ای بمن یومیء بهما قائما او قاعدا" عاجز سے مراد وہ شخص ہے کہ جو بیٹھ کر یا کھڑے ہو کر رکوع و سجود اشارے سے ادا کرتا ہے۔[2]

بہارِ شریعت میں ہے:"جو رکوع و سجود سے عاجز ہے یعنی وہ کہ کھڑے یا بیٹھے رکوع و سجود کی جگہ اشارہ کرتا ہو، اس کے پیچھے اس کی نماز نہ ہوگی جو رکوع و سجود پر قادر ہے اور اگر بیٹھ کر رکوع و سجود کر سکتا ہو تو اس کے پیچھے کھڑے ہو کر پڑھنے والے کی ہو جائے گی۔"[3]

## سوال43:

ایک شخص میں امامت کی شرائط مکمل پائی جاتی ہیں، مگر وہ ایک ٹانگ سے معذور ہے، بیساکھی

---

1....(البنایہ، ج2، ص427، مطبوعہ کوئٹہ)
2....(تنویر الابصار و در مختار مع ردالمحتار، ج2 ص391، مطبوعہ کوئٹہ)
3....(بہار شریعت، ج1، ص571، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ، کراچی)


www.dawateislami.net

کے سہارے چلتا ہے، البتہ رکوع و سجود صحیح سے کرلیتا ہے۔ پوچھنا یہ ہے کہ ایسے شخص کی امامت کا کیا حکم ہے؟

**جواب:**

ایک ٹانگ سے معذور شخص اگر امامت کا اہل ہو یعنی مسلمان ہو، عاقل ہو، بالغ ہو، شرعی معذور (یعنی ایسا شخص جو کسی بھی وضو توڑنے والی چیز جیسے پیشاب کے قطروں یا مسلسل دَسْت یا ریح خارج ہونے کی بیماری میں اس طرح مبتلا ہو کہ نماز کا پورا وقت اول تا آخر گزر جائے، مگر اسے اتنا وقت بھی نہ ملے کہ وہ وضو کرکے فرض ادا کرسکے) نہ ہو، صحیح القراۃ، سنی، صحیح العقیدہ ہو اور فاسقِ معلن نہ ہو تو اس کا امام بننا جائز ہے اور اگر وہاں موجود افراد میں اِس سے زائد یا برابر طہارت اور نماز کے مسائل جاننے والا موجود نہ ہو، تو جائز ہونے کے ساتھ اس کی امامت دیگر سے بہتر بھی ہے اور یہی امامت کا زیادہ حق دار ہے۔ ہاں اگر وہاں کوئی دوسرا ایسا شخص موجود ہو کہ جس کے اعضاء بھی کامل ہیں، امامت کی شرائط بھی موجود ہیں اور وہ اِس کے برابر یا زائد مسائلِ نماز سے واقِف بھی ہے، تو اس دوسرے شخص کا امامت کرانا اولی و بہتر ہے، اس کی موجودگی میں اِس شخص کا امامت کرنا خلافِ اولیٰ ہے۔

درمختار میں ہے: ”تکرہ خلف مفلوج ملخصاً“ مفلوج کے پیچھے نماز مکروہ ہے۔[1]

رد المحتار میں ہے: ”الظاھر انھا تنزیھیۃ وکذلک أعرج یقوم ببعض قدمہ فالاقتداء بغیرہ أولی، وکذا من لہ ید واحدۃ ملخصاً“ ظاہر یہ ہے کہ یہاں کراہت تنزیہی مراد ہے۔ اسی طرح لنگڑا جو بعض قدم (کے سہارے) کھڑا ہو اس کے علاوہ دوسرے کی اقتداء کرنا بہتر ہے اور یہی حکم اس کا

---

1....(درمختار مع ردالمحتار، ج2، ص359۔360، مطبوعہ کوئٹہ)



www.dawateislami.net

ہے جس کا ایک ہاتھ ہو۔[1]

فتاویٰ عالمگیری میں ہے:"لو کان لقدم الإمام عوج وقام علی بعضها یجوز وغیرہ أولی "اگر امام کے پاؤں میں ٹیڑھا پن ہو کہ پورا پاؤں زمین پر نہیں جما سکتا، تب بھی اس کی امامت جائز ہے، مگر (اس کے مقابلے میں) غیر معذور کی امامت بہتر ہے۔[2]

امامِ اہلسنت، الشاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن سے سوال ہوا کہ ایک شخص کا دہنا ہاتھ ٹوٹ گیا ہے اس وجہ سے نیت باندھتے وقت ہاتھ اس کا گوش تک نہیں پہنچتا کہ اس کو مس کرے، اس سبب سے بعض لوگ اس کے پیچھے اقتداء کرنے سے انکار کرتے ہیں کیا موافق ان لوگوں کے اس کے پیچھے نماز نہیں ہو سکتی؟ تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا:" خیال مذکور غلط ہے اُس کے پیچھے جوازِ نماز میں کلام نہیں، ہاں غایت یہ ہے کہ اس کا غیر اولیٰ ہونا ہے، وہ بھی اس حالت میں کہ یہ شخص تمام حاضرین سے علم مسائل نماز وطہارت میں زیادت نہ رکھتا ہو، ورنہ یہی احق واولیٰ ہے۔"[3]

امامِ اہلسنت، الشاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن امامت کی چند شرائط بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:"امام میں چند شرطیں ضروری ہیں، اولاً قرآنِ عظیم ایسا غلط نہ پڑھتا ہو جس سے نماز فاسد ہو۔ دوسرے وضو، غسل، طہارت صحیح رکھتا ہو۔ سوم سنی صحیح العقیدہ ہو، بدمذہب نہ ہو۔ چہارم فاسق معلن نہ ہو، اسی طرح اور امور منافیِ امامت سے پاک ہو۔ ملخصا"[4]

امام اہلسنت، الشاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن ایک اور مقام پر ارشاد فرماتے

---

1...(ردالمحتار، ج2، ص359۔360، مطبوعہ کوئٹہ)
2...(فتاوی عالمگیری، ج1، ص84، دارالکتب العلمیہ، بیروت)
3...(فتاوی رضویہ، ج6، ص450، مطبوعہ رضافاؤنڈیشن، لاھور)
4...(فتاویٰ رضویہ، ج6، ص543، مطبوعہ رضافاؤنڈیشن، لاہور)


www.dawateislami.net

ہیں:"پنجگانہ میں ہر شخص صحیح الایمان، صحیح القراءۃ، صحیح الطہارۃ، مرد، عاقل، بالغ، غیر معذور (شرعی) امامت کر سکتا ہے یعنی اس کے پیچھے نماز ہو جائے گی۔"[1]

بہار شریعت میں ہے:"ہر وہ شخص جس کو کوئی ایسی بیماری ہے کہ ایک وقت پورا ایسا گزر گیا کہ وُضو کے ساتھ نمازِ فرض ادا نہ کر سکا وہ معذور ہے، اس کا بھی یہی حکم ہے کہ وقت میں وُضو کر لے اور آخر وقت تک جتنی نمازیں چاہے اس وُضو سے پڑھے، اس بیماری سے اس کا وُضو نہیں جاتا، جیسے قطرے کا مرض، یا دست آنا، یا ہوا خارِج ہونا، یا دُکھتی آنکھ سے پانی گرنا، یا پھوڑے، یا ناصور سے ہر وقت رطوبت بہنا، یا کان، ناف، پِستان سے پانی نکلنا کہ یہ سب بیماریاں وُضو توڑنے والی ہیں، ان میں جب پورا ایک وقت ایسا گزر گیا کہ ہر چند کوشش کی مگر طہارت کے ساتھ نماز نہ پڑھ سکا تو عذر ثابت ہو گیا۔"[2]

## سوال44:

جب کوئی شخص رکوع و سجود پر قادر نہ ہو، تو وہ بیٹھ کر اشارے سے نماز ادا کرتا ہے۔ سوال یہ ہے کہ اشارہ کرتے وقت صرف سر جھکا کر اشارہ کرنا ہے یا کمر کو بھی جھکانا ہوتا ہے۔ درست طریقہ کی شرعی رہنمائی فرمادیں۔

## جواب:

اشارے سے نماز پڑھتے ہوئے صرف سر کو جھکا کر اشارہ کرنا ہوتا ہے، کمر کو جھکانا ضروری نہیں ہے۔ اتنا خیال رکھنا ضروری ہے کہ سجدے کا اشارہ، رکوع کے اشارے سے زیادہ ہو۔

---

1....(فتاوی رضویہ، ج6، ص515، مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن، لاھور)
2....(بہار شریعت ج1، ص385، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ، کراچی)



www.dawateislami.net

تنویر الابصار و در مختار میں ہے:"(وان تعذرا) لیس تعذرھما شرطا بل تعذر السجود کاف لا القیام (اوما قاعدا)" اگر (قیام اور سجدہ) دونوں متعذر ہو جائیں، دونوں کا متعذر ہونا شرط نہیں ہے، بلکہ صرف سجدے کا ہی متعذر ہونا کافی ہے، قیام متعذر نہ بھی ہو، پھر بھی اس صورت میں بیٹھ کر اشارے سے نماز ادا کرے گا۔[1]

اس عبارت کے تحت رد المحتار میں ہے:"حقیقۃ الإیماء طأطأۃ الرأس وروی مجرد تحریکھا" یعنی اشارے کی حقیقت یہ ہے کہ سر جھکایا جائے۔ یہ بھی کہا گیا کہ صرف سر کو حرکت دینا بھی اشارہ ہی ہے۔[2]

سجدے کا اشارہ رکوع سے زیادہ پست ہونا چاہیے۔ جیسا کہ در مختار میں ہے:"یجعل سجودہ اخفض من رکوعہ" اشارے سے نماز پڑھنے والا سجدے کا اشارہ رکوع کی بنسبت زیادہ جھک کر کرے۔[3]

بہار شریعت میں ہے:"اشارہ کی صورت میں سجدہ کا اشارہ رکوع سے پست ہونا ضروری ہے۔"[4]

## سوال45:

میرے جبڑے میں شدید تکلیف ہے۔ یہاں تک کہ کھانا چبانے میں کافی آزمائش ہوتی ہے۔ تکلیف کی شدت کے پیش نظر ڈاکٹر نے مجھے منہ کھولنے، جماہی لینے، کھانا چبانے سے بھی منع کیا ہوا ہے

---

1....(تنویر الابصار و در مختار، ج2، ص684، مطبوعہ کوئٹہ)
2....(رد المحتار، ج2، ص684، مطبوعہ کوئٹہ)
3....(در مختار مع رد المحتار، ج2، ص685، مطبوعہ کوئٹہ)
4....(بہار شریعت، ج1، ص721، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ، کراچی)


www.dawateislami.net

اور یہ کہا ہے کہ اگر احتیاط نہ کی، تو جبڑے کی تکلیف زیادہ ہو جائے گی۔ میں نے تین ماہ میڈیسن بھی کھائی لیکن تکلیف کم نہ ہوئی۔ ایک دو دن پہلے میں نے جبڑے میں انجکشن لگوائے، تو انہوں نے مزید احتیاط کرنے کی ہدایت کی اور کہا کہ احتیاط نہ کرنے کی صورت میں سرجری کرنی پڑے گی۔ اس تفصیل کی روشنی میں میرا سوال یہ ہے کہ دورانِ نماز قراءت کرنے میں کافی آزمائش کا سامنا ہے، تو کیا اگر نماز میں قراءت دل ہی دل میں کی جائے، تو نماز ہو جائے گی یا نہیں؟

**جواب:**

صورتِ مسئولہ کا جواب جاننے سے قبل یہ ذہن نشین رکھیں کہ قراءت نماز کا فرض ہے اور اس فرض قراءت کے لیے زبان سے حروف کی صحیح ادائیگی کے ساتھ ساتھ اتنی آواز کا ہونا ضروری ہے کہ کسی مانع (مثلاً شور وغل وغیرہ) کے بغیر پڑھنے والا خود وہ آواز سن سکے، اس سے کم آواز سے یا دل میں سوچ بچار کرنے کو قراءت نہیں کہا جائے گا، لہٰذا اگر کوئی زبان کی بجائے صرف دل میں ہی پڑھتا رہا، تو قراءت کا فرض چھوٹ جانے کی وجہ سے اس کی نماز نہیں ہو گی، اس لیے تھوڑی بہت تکلیف کی وجہ سے دل میں قراءت کرنے سے نماز ادا نہیں ہو گی، البتہ اگر واقعی اتنی سخت تکلیف ہے کہ منہ ہی نہیں کھولا جا رہا اور بیماری کے بڑھنے کا خدشہ ہے، تو اس صورت میں منہ بند کر کے دل میں قراءت کرنے سے نماز ادا ہو جائے گی، جیسا کہ گونگے کی نماز ادا ہو جاتی ہے۔ لہٰذا پوچھی گئی صورت کے مطابق زبان سے الفاظ ادا کیے بغیر دل میں قراءت کرنے سے آپ کی نماز ادا ہو جائے گی۔

قراءت کے بارے میں مبسوط سرخسی میں ہے: ”وحد القراءۃ ان یصحح الحروف بلسانہ علی وجہ یسمع من نفسہ او یسمع منہ من قرب اذنہ من فیہ، فاما مادون ذلک فیکون تفکرا و مجمجۃ لا قراءۃ“ ترجمہ: اور قراءت کی تعریف یہ ہے کہ زبان سے اس طرح حروف کی صحیح ادائیگی


www.dawateislami.net

ہو کہ وہ خود سن لے یا جو اس کے منہ کے قریب کان کرے، تو وہ سن لے، بہر حال اس سے کم آواز تفکر (یعنی سوچ بچار) اور منہ میں ہی کچھ کہنا یعنی بڑبڑاہٹ تو ہو گی، مگر قراءت نہیں ہو گی۔[1]

قراءت کے بارے میں الجوہرۃ النیرۃ میں ہے: "وقال الھندوانی الجھر ان یسمع غیرہ والمخافتۃ ان یسمع نفسہ وھو الصحیح، لان مجرد حرکۃ اللسان لا یسمی قراءۃ دون الصوت" امام ہندوانی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں: جہر یہ ہے کہ اس کے علاوہ کوئی دوسرا بھی سن لے اور سِر (یعنی آہستہ پڑھنا) یہ ہے کہ خود سن سکے اور یہی صحیح ہے، کیونکہ بغیر آواز کے صرف زبان کو حرکت دینے کا نام قراءت نہیں ہے۔[2]

امامِ اہلسنت، الشاہ امام احمد رضا خان علیہ الرحمۃ ارشاد فرماتے ہیں: "نماز میں قراءت ایسی پڑھی کہ اپنے کان تک (آواز) نہ آئے، وہ قراءت نہ ٹھہرے گی اور اصح مذہب پر نماز نہ ہو گی، بہت لوگ اس مسئلہ سے ناواقف ہیں۔"[3]

بہار شریعت میں ہے: "قراءت اس کا نام ہے کہ تمام حروف مخارج سے ادا کیے جائیں کہ ہر حرف غیر سے صحیح طور پر ممتاز ہو جائے اور آہستہ پڑھنے میں بھی اتنا ہونا ضرور ہے کہ خود سنے، اگر حروف کی تصحیح تو کی، مگر اس قدر آہستہ کہ خود نہ سنا اور کوئی مانع، مثلاً شور و غل یا ثقل سماعت بھی نہیں، تو نماز نہ ہوئی۔"[4]

جو شخص بولنے سے عاجز ہو، اس کے لیے زبان کو حرکت دینا ضروری نہیں، جیسا کہ

---

1....(المبسوط للسرخسی، ج1، ص101، مطبوعہ کوئٹہ)
2....(الجوھرۃ النیرۃ، ج1، ص66، مطبوعہ کوئٹہ)
3....(فتاوی رضویہ، ج10، ص785، رضا فاؤنڈیشن، لاھور)
4....(بہار شریعت، ج1، ص511،512، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ، کراچی)


www.dawateislami.net

بحر الرائق میں ہے:"وفی القنیۃ:مریض لا یمکنہ الصلاۃ إلا بأصوات مثل أوہ ونحوہ یجب علیہ أن یصلی ولو اعتقل لسانہ یوما ولیلۃ فصلی صلاۃ الأخرس ثم انطلق لسانہ لا تلزمہ الإعادۃ"یعنی:قنیہ میں ہے کہ ایک بیمار شخص ہے،جو لفظ اوہ اور اس جیسے دیگر الفاظ کے علاوہ نماز ادا نہیں کر سکتا،تو اسے چاہیے کہ نماز پڑھے،اور اگر ایک دن رات اس کی زبان بند رہے،تو وہ گونگے کی نماز کی طرح نماز پڑھے،پھر اس کے بعد اس کی زبان چل پڑی،تو ان نمازوں کا اعادہ ضروری نہیں ہے۔[1]

در مختار میں ہے:"(ولا یلزم العاجز عن النطق) کأخرس وأمی (تحریک لسانہ) وکذا فی حق القراءۃ ھو الصحیح لتعذر الواجب،فلا یلزم غیرہ"جو بولنے سے عاجز ہے جیسے گونگا اور اَن پڑھ اس پر زبان کو حرکت دینا لازم نہیں اور اسی طرح قراءت کے حق میں یہی صحیح ہے۔کیونکہ واجب کے تعذر کے وقت(زبان کو حرکت دینا واجب نہیں)تو کسی دوسری چیز کے لیے بھی زبان کو حرکت دینا لازم نہ ہو گا۔[2]

اسی در مختار میں ایک اور مقام پر ہے:"العاجز عن النطق لا یلزمہ تحریک لسانہ للتکبیر أو القراءۃ فی الصحیح"صحیح قول کے مطابق بولنے سے عاجز شخص کے لیے تکبیر یا قراءت کے لیے زبان کو حرکت دینا لازم نہیں ہے۔[3]

بہارِ شریعت میں ہے:"جو شخص تکبیر کے تلفظ پر قادر نہ ہو مثلاً گونگا ہو یا کسی وجہ سے زبان بند ہو،اس پر تلفظ واجب نہیں،دل میں ارادہ کافی ہے۔"[4]

---

1...(البحر الرائق شرح،جلد2،صفحہ124،مطبوعہ دار الکتاب الإسلامی)
2...(تنویر الابصار و در مختار مع رد المحتار،ج1،ص481،مطبوعہ کوئٹہ)
3...(در مختار مع رد المحتار،ج1،ص415،مطبوعہ کوئٹہ)
4...(بہار شریعت،ج1،ص508،مطبوعہ مکتبۃ المدینہ،کراچی)



www.dawateislami.net

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــہ

مفتی ابو محمد علی اصغر عطاری مدنی

08ذوالحجۃالحرام1446ھ/5جون2025ء

## سوال46:

اگر کسی خاتون کو کمر کے مہروں میں درد کی وجہ سے ڈاکٹر جھکنے سے منع کر رہے ہوں کہ اس سے بیماری بڑھنے کا اندیشہ ہے۔ کمر کا درد بھی کئی سال پرانا ہے اور اس میں زیادتی ہو رہی ہے۔ خود ان کا بھی یہ تجربہ ہو کہ اگر جھکا نہ جائے تو کمر درد میں افاقہ ہوتا ہے، اس بارے میں رہنمائی فرمائیں کہ کیا اس صورت میں ان کو نمازوں میں بغیر جھکے یعنی رکوع اور سجدہ سر کے اشارے سے کرنے کی اجازت مل سکتی ہے؟

## جواب:

اگر کمر کے مہرے کا مریض زمین پر براہِ راست جھک کر سجدہ نہ کر سکتا ہو، لیکن زمین پر بارہ انگل (9 انچ) اونچی سخت چیز رکھ کر سجدہ کر سکتا ہو اور اتنے جھکنے سے مطلقاً تکلیف نہ ہو، یا قابل برداشت تکلیف ہو اور اس سے تکلیف کے بڑھ جانے، یا دیر سے صحیح ہونے، یا مہروں کے خراب ہونے کا بھی کوئی صحیح اندیشہ نہ ہو، تو ایسی صورت میں مریض کو زمین پر رکھی بارہ انگل اونچی سخت چیز پر جھک کر سجدہ کرنا فرض ہو گا اور رکوع کرنا بھی فرض ہو گا۔ اس صورت میں زمین یا کرسی پر بیٹھ کر صرف سر کے اشارے سے سجدہ و رکوع کرنے سے سجدہ و رکوع نہیں ہو گا اور نماز بھی نہیں ہو گی۔ اور اس صورت میں اگر قیام کرنے میں شدید تکلیف یا ضرر کا اندیشہ نہ ہو، تو قیام بھی فرض ہو گا، لہذا جن نمازوں میں قیام فرض ہے یعنی فرض، واجب اور سنت فجر، تو ان میں قیام ساقط نہیں ہو گا، ان نمازوں میں اگر بیٹھ کر نماز پڑھی، تو نماز نہیں ہو گی۔۔



www.dawateislami.net

اگر کمر کے مہرے کا مریض اتنا بھی نہ جھک سکتا ہو کہ وہ زمین پر بارہ انگل (9 انچ) اونچی سخت چیز رکھ کر اس پر سجدہ کر سکے کہ اس طرح سجدہ کرنے سے اُسے ناقابل برداشت تکلیف ہوتی ہو، یا تکلیف تو اتنی شدید نہ ہو مگر تکلیف کے مزید بڑھ جانے، یا دیر سے صحیح ہونے، یا مہروں کے خراب ہو جانے کا غالب گمان ہو اس طرح کہ اپنا ذاتی تجربہ ہو یا کسی ماہر طبیب نے منع کیا ہو تو اس صورت میں حقیقی سجدہ ساقط ہو جائے گا اور حقیقی سجدے پر قدرت نہ ہونے کے سبب قیام بھی ساقط ہو جائے گا، لہذا اب زمین یا کرسی پر بیٹھ کر رکوع و سجود کا اشارہ کر سکتا ہے۔ اس صورت میں سجدے کا اشارہ رکوع کے اشارے سے پست ہونا ضروری ہے ورنہ نماز نہیں ہو گی۔

زمین سے بارہ انگل (9 انچ) بلند چیز پر سجدہ کر سکتا ہو، تو یہ حقیقی سجدہ ہے، اس پر قدرت ہونے کی صورت میں، سجدے کے لیے اشارہ کرنے سے سجدہ نہیں ہو گا۔ چنانچہ رد المحتار میں ہے: "إن كان الموضوع مما يصح السجود عليه كحجر مثلا ولم يزد ارتفاعه على قدر لبنة أو لبنتين فهو سجود حقيقي فيكون راكعا ساجدا لا مومئا، بل يظهر لي أنه لو كان قادرا على وضع شيء على الأرض مما يصح السجود عليه أنه يلزمه ذلك لأنه قادر على الركوع والسجود حقيقة، ولا يصح الإيماء بهما مع القدرة عليهما بل شرطه تعذرهما ملخصا" اگر وہ زمین پر رکھی چیز ایسی ہے کہ جس پر سجدہ کرنا درست ہے مثلاً پتھر اور وہ ایک یا دو اینٹوں (9 انچ) سے زیادہ بلند بھی نہیں تو اس پر کیا جانے والا سجدہ حقیقی سجدہ ہے لہذا وہ رکوع اور سجدہ کرنے والا ہو گا، اشارہ کرنے والا نہیں، بلکہ میرے لیے تو یہ بات ظاہر ہوتی ہے کہ اگر کوئی زمین پر ایسی چیز رکھنے پر قادر ہو جس پر سجدہ کرنا درست ہو، تو اس چیز پر سجدہ لازم ہو گا، کیونکہ وہ حقیقت میں رکوع اور سجدہ کرنے پر قادر ہے۔ اور رکوع و سجدہ پر


www.dawateislami.net

قدرت ہوتے ہوئے محض اشارے سے نماز ادا کرنا، جائز نہیں ہوتا، بلکہ اشارے کے لیے ان دونوں (یعنی حقیقی رکوع وسجدے) کا متعذر ہونا شرط ہے۔[1]

بہار شریعت میں ہے: "اگر کوئی اونچی چیز زمین پر رکھی ہوئی ہے اُس پر سجدہ کیا اور رکوع کے لیے صرف اشارہ نہ ہوا بلکہ پیٹھ بھی جھکائی تو صحیح ہے بشرطیکہ سجدہ کے شرائط پائے جائیں مثلاً اس چیز کا سخت ہونا جس پر سجدہ کیا کہ اس قدر پیشانی دب گئی ہو کہ پھر دبانے سے نہ دبے اور اس کی اونچائی بارہ اُنگل سے زیادہ نہ ہو۔ ان شرائط کے پائے جانے کے بعد حقیقۃً رکوع وسجود پائے گئے، اشارہ سے پڑھنے والا اسے نہ کہیں گے اور کھڑا ہو کر پڑھنے والا اس کی اقتدا کر سکتا ہے اور یہ شخص جب اس طرح رکوع وسجود کر سکتا ہے اور قیام پر قادر ہے تو اس پر قیام (بھی) فرض ہے یا اثنائے نماز میں قیام پر قادر ہو گیا تو جو باقی ہے اسے کھڑے ہو کر پڑھنا فرض ہے، لہٰذا جو شخص زمین پر سجدہ نہیں کر سکتا مگر شرائط مذکورہ کے ساتھ کوئی چیز زمین پر رکھ کر سجدہ کر سکتا ہے، اس پر فرض ہے کہ اسی طرح سجدہ کرے اشارہ جائز نہیں۔"[2]

ردالمحتار میں ہے: "قال في البحر: ولم أر ما إذا تعذر الركوع دون السجود غير واقع اهـ أي لأنه متى عجز عن الركوع عجز عن السجود نهر" بحر میں فرمایا کہ میں نے اس صورت کا حکم نہیں دیکھا کہ جب کوئی شخص رکوع سے عاجز ہو لیکن سجدے پر قادر ہو، (اس کا حکم نہ دیکھنے کی وجہ یہ ہے کہ) عموماً ایسا ہوتا نہیں۔ یعنی جب کوئی شخص رکوع سے عاجز ہو گا تو وہ سجدے سے بھی عاجز ہو گا۔ نہر۔[3]

---

1....(ردالمحتار، ج2، ص686، مطبوعہ کوئٹہ)
2....(بہار شریعت، ج1، ص722، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ، کراچی)
3....(ردالمحتار مع درمختار، ج2، ص684، مطبوعہ کوئٹہ)


www.dawateislami.net

**سجدے پر قادر ہو تو بقدر قدرت جن نمازوں میں قیام فرض ہے ان میں قیام بھی کرے گا۔** چنانچہ فتاوی عالمگیری میں ہے:"اذا عجز المریض عن القیام صلی قاعدا یرکع ویسجد کذا فی الھدایۃ ولو کان قادرا علی بعض القیام دون تمامہ یؤمر بان یقوم قدر ما یقدر حتی اذا کان قادرا علی ان یکبر قائما یؤمر بان یکبر قائما وان عجز عن القیام والرکوع والسجود وقدر علی القعود یصلی قاعدا بایماء ویجعل السجود اخفض من الرکوع ملخصاً"جب مریض قیام سے بالکل عاجز ہو جائے تو بیٹھ کر رکوع و سجود کے ساتھ نماز پڑھے جیسا کہ ہدایہ میں ہے اور اگر مکمل قیام پر قدرت تو نہ ہو لیکن بعض قیام پر قادر ہو تو اسے حکم دیا جائے گا کہ جتنے پر قادر ہے اتنا قیام کرے یہاں تک کہ اگر وہ صرف تکبیر تحریمہ کھڑے ہو کر کہنے پر قادر ہو تو اسے حکم دیا جائے گا کہ تکبیر تحریمہ کھڑے ہو کر کہے(پھر بیٹھ جائے)اور اگر کوئی شخص کھڑے ہونے اور رکوع و سجدہ کرنے سے عاجز ہو جائے اور بیٹھنے پر قادر ہو تو ایسا شخص بیٹھ کر اشارے کے ساتھ نماز پڑھے اور سجدے کے اشارے کو رکوع سے پست رکھے۔[1]

تنویر الابصار و در مختار میں ہے:"(وان تعذرا)لیس تعذرھما شرطا بل تعذر السجود کاف (أومأ قاعدا) وھو افضل من الایماء قائما (ویجعل سجودہ اخفض من رکوعہ) لزوما۔ملخصاً"اور اگر رکوع و سجود دونوں نہیں کر سکتا، دونوں پر قدرت نہ ہونا شرط نہیں بلکہ صرف سجدہ کرنے پر قدرت نہ ہونا ہی کافی ہے (لہذا اگر سجدہ پر قدرت نہ ہو) تو بیٹھ کر اشارے سے نماز پڑھے اور بیٹھ کر اشارے سے پڑھنا، کھڑے ہو کر اشارہ کر کے پڑھنے سے افضل ہے اور اس صورت میں سجدے کے اشارے کو رکوع سے لازماً پست رکھے۔[2]

---

1....(فتاوی عالمگیری، ج1، ص149-150، دار الکتب العلمیہ، بیروت)
2....(تنویر الابصار و در مختار، ج2، ص684-685، مطبوعہ کوئٹہ)


www.dawateislami.net

بہار شریعت میں ہے:"کھڑا ہو سکتا ہے مگر رکوع و سجود نہیں کر سکتا یا صرف سجدہ نہیں کر سکتا مثلاً حلق وغیرہ میں پھوڑا ہے کہ سجدہ کرنے سے بہے گا تو بھی بیٹھ کر اشارہ سے پڑھ سکتا ہے بلکہ یہی بہتر ہے اشارہ کی صورت میں سجدہ کا اشارہ رکوع سے پست ہونا ضروری ہے اور سجدہ کے لیے زیادہ سر نہ جھکایا تو ہوا ہی نہیں۔ ملخصاً"[1]

**مرض کے بڑھنے یا دیر سے ٹھیک ہونے کا ثبوت کن چیزوں سے ہو گا،** اس کے متعلق فتاوی رضویہ میں سیدی اعلی حضرت امام احمد رضا خان علیہ الرحمۃ ارشاد فرماتے ہیں:"یہ بات کہ فلاں امر ضرر دے گا کسی کافر یا کھلے فاسق یا ناقص طبیب کے بتائے سے ثابت نہیں ہو سکتی،(بلکہ اس کے ثبوت کے لیے) یا تو خود اپنا تجربہ ہو کہ نقصان ہوتا ہے، یا کوئی صاف علامت ایسی موجود ہو جس سے واقعی ظن غالب نقصان کا ہو، یا طبیب حاذق مسلم مستور بتائے جس کا کوئی فسق ظاہر نہ ہو۔"[2]

## سوال47:

گونگے شخص کے لیے نماز کی تکبیر تحریمہ کا کیا حکم ہے؟

## جواب:

گونگے کے لیے تکبیرِ تحریمہ کے وقت صحیح قول کے مطابق زبان کو حرکت دینا ضروری نہیں ہے، دل میں تکبیرِ تحریمہ کا ارادہ کافی ہے۔

تنویر الابصار و در مختار میں ہے:" (ولا يلزم العاجز عن النطق) كأخرس (تحريك لسانه) هو الصحيح لتعذر الواجب، فلا يلزم غيره إلا بدليل فتكفي النية" جو شخص بولنے سے عاجز

---

1....(بہار شریعت، ج1، ص721، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ، کراچی)
2....(فتاوی رضویہ، ج1، ح2، ص620، 621، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)


www.dawateislami.net

ہو جیسا کہ گونگا، اس پر زبان کو حرکت دینا لازم نہیں ہے، یہی صحیح ہے کیونکہ واجب بجالانا متعذر ہے تو بغیر دلیل کے اس کے علاوہ کچھ لازم نہیں ہو سکتا، لہذا نیت ہی کافی ہے۔[1]

رد المحتار میں ہے: "قولہ (لتعذر الواجب) وھو التحریک بلفظ التکبیر" شارح علیہ الرحمۃ کا قول (کیونکہ واجب بجالانا متعذر ہے) واجب سے مراد تکبیر کے تلفظ کے ساتھ زبان حرکت میں لانا ہے۔[2]

امام اہلسنت، الشاہ امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: "گونگا، تکبیر۔۔۔۔ کا مکلف نہیں ہے۔ ملخصا۔"[3]

بہار شریعت میں ہے: "جو شخص تکبیر کے تلفظ پر قادر نہ ہو مثلاً گونگا ہو، اس پر تلفظ واجب نہیں، دل میں ارادہ کافی ہے۔ ملخصا"[4]

## سوال 48:

ایک اسلامی بہن کے مُہروں کا مسئلہ ہے، ان کے مہروں میں بہت زیادہ درد ہے ان کا علاج جاری ہے ڈاکٹر نے انہیں کھڑے ہونے، بیٹھنے وغیرہ سے سخت منع کیا ہے، وہ لیٹی رہتی ہیں، ان کو ہسپتال بھی اسی طرح اٹھا کر لے جاتے ہیں۔ وہ کسی چیز کے سہارے کے ساتھ بھی نہیں بیٹھ سکتیں۔ ان کے لیے نماز پڑھتے ہوئے استقبال قبلہ کرنے کا کیا حکم ہے؟

---

1۔۔۔۔(تنویر الابصار و در مختار مع رد المحتار، ج2، ص220، مطبوعہ کوئٹہ)
2۔۔۔۔(رد المحتار، ج2، ص220، مطبوعہ کوئٹہ)
3۔۔۔۔(فتاوی رضویہ، ج5 ص326، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)
4۔۔۔۔(بہار شریعت، ج1، ص508 مطبوعہ مکتبۃ المدینہ، کراچی)


www.dawateislami.net

**جواب:**

پوچھی گئی صورت میں اگر اسلامی بہن کسی سہارے وغیرہ سے بھی بیٹھنے پر قادر نہیں ہیں توسیدھی یا الٹی کروٹ پر لیٹ کر چہرہ قبلے کی طرف کرلیں یا سیدھا لیٹ کر قبلے کی طرف پاؤں کرلیں اور ممکن ہو تو گھٹنے کھڑے کرلیں کہ بلا عذر قبلے کی طرف پاؤں پھیلانا، مکروہ تنزیہی ہے اور سر کے نیچے تکیہ وغیر رکھ کر سر تھوڑا بلند کرلیں تاکہ چہرہ قبلے کی طرف ہو جائے۔ یہ صورت یعنی سیدھے لیٹ کر نماز پڑھنا کروٹ پر لیٹ کر پڑھنے سے افضل ہے۔ ان صورتوں کے مطابق قبلے کی طرف منہ کرکے سر سے رکوع و سجود کا اشارہ کرکے نماز پڑھے، اشارہ کرنے میں ضروری ہے کہ سجدے کا اشارہ رکوع سے زیادہ ہو۔ اگر خود اپنا چہرہ قبلے کی طرف نہیں کر سکتیں تو شوہر، محرم یا کوئی عورت جو ان کی بات مان لیں، وہ ان کا رخ قبلے کی طرف کروادے۔ اگر قبلے کی طرف منہ کروانے کے لیے شوہر، عورت یا محرم نہ ہو یا قبلے کی طرف منہ کرنے سے زیادہ تکلیف ہوتی ہو تو اس صورت میں ایسے ہی نماز پڑھ لیں، نماز ہو جائے گی اور اعادہ بھی لازم نہیں ہو گا۔

اوپر بیان کیے گئے مسئلے میں قبلے کی طرف منہ کروانے کے لیے عورت، محرم یا شوہر کی قید اس لیے لگائی ہے کہ نامحرم مرد کا نامحرم عورت کو چھونا، جائز نہیں ہے۔ اس لیے اگر قبلے کی طرف رخ کروانے کے لیے صرف نامحرم ہی ہو تو ایسے ہی نماز پڑھ لے۔ اس کی نظیر یہ مسئلہ ہے کہ عورت فرض نماز پڑھنے کے لیے کسی کی مدد کے بغیر سواری سے نہیں اتر سکتی اور سواری سے اتارنے کے لیے کوئی شوہر یا محرم نہیں ہے تو اسے حکم ہے کہ وہ سواری پر ہی نماز پڑھے۔

درمختار میں ہے: ”وإن تعذر القعود ولو حكما أو مستلقيا على ظهره ورجلاه نحو


www.dawateislami.net

القبلة غير أنه ينصب ركبتيه لكراهة مد الرجل إلى القبلة ويرفع رأسه يسيرا ليصير وجهه إليها أو على جنبه الأيمن أو الأيسر ووجهه إليها والأول أفضل على المعتمد" اور اگر مریض کے لیے بیٹھنا مشکل ہو اگرچہ حکمی طور پر تو وہ پیٹھ کے بل سیدھا لیٹ کر اشارے سے نماز پڑھے اور دونوں پاؤں قبلے کی طرف کرلے مگر یہ کہ اپنے گھٹنوں کو کھڑا کرلے کیونکہ قبلے کی طرف پاؤں پھیلانا مکروہ ہے۔ اور اپنے سر کو تھوڑا سا اٹھالے تاکہ اس کا چہرہ قبلے کی طرف ہو جائے، یا سیدھی یا الٹی کروٹ پر لیٹ جائے اور اپنا چہرہ قبلہ کی طرف کرلے اور معتمد قول کے مطابق افضل پہلی صورت ہے۔

درمختار کی عبارت "لكراهة" کے تحت ردالمحتار میں ہے: "هي كراهة تنزيهية" قبلے کی طرف پاؤں پھیلانا مکروہ تنزیہی ہے۔[1]

اختیار لتعلیل المختار میں اس مسئلے کو بیان کرتے ہوئے فرمایا: "والأفضل الاستلقاء ليقع إيماؤه إلى جهة القبلة، ويجعل الإيماء بالسجود أخفض من الركوع اعتبارا بهما" افضل یہ ہے کہ وہ چت لیٹ کر نماز پڑھے تاکہ اس کے اشارے قبلے کی طرف ہوں، اور سجدوں کا اشارہ رکوع کے اشارے سے زیادہ ہو، اصل رکوع اور سجدے پر قیاس کرتے ہوئے۔[2]

منیۃ المصلی میں ہے: "مريضا لا وان كان يقدر على التوجه وليس معه احد او كان صحيحا يخاف من عدو او سبع يصلي الى جهة قدر" اور اگر مریض استقبال قبلہ پر قادر نہ ہو اور نہ ہی اس کے پاس کوئی ایسا شخص موجود ہو جو اس کا رخ قبلے کی طرف کردے، یا وہ صحیح ہو لیکن اسے دشمن یا درندے کا خوف ہو تو جس طرف رخ کرنے پر قادر ہو اسی طرف منہ کرکے نماز پڑھے۔

---

1....(درمختار مع ردالمحتار، ج2، ص99، مطبوعہ کوئٹہ)

2....(اختیار لتعلیل المختار، ج1، ص77، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ، بیروت)



www.dawateislami.net

منیہ کی عبارت (ولیس معہ احد) کی شرح میں ہے: "ای ولیس بحضرتہ من یحولہ الیھا او کان بحضرتہ من یحولہ الیھا لکن یضرہ التحویل" اس کے پاس ایسا شخص موجود نہ ہو جو اس کا رخ قبلے کی طرف کر دے یا ایسا شخص موجود تو ہو جو اس کا رخ قبلے کی طرف کر دے لیکن قبلے کی طرف منہ کرنے سے مریض کو تکلیف ہو۔[1]

ردالمحتار میں ہے: "یسقط عنہ التوجہ إلی القبلۃ إذا لم یمکنہ ولا إعادۃ علیہ إذا قدر" اگر وہ استقبال قبلہ پر قادر نہیں ہے تو اس سے استقبال قبلہ ساقط ہو گا، اس نماز کا اعادہ بھی لازم نہیں ہو گا۔[2]

عورت کسی کی مدد کے بغیر سواری سے اتر نہیں سکتی اور اتارنے کے لیے محرم یا شوہر نہ ہو تو سواری پر ہی نماز پڑھ لے اس حوالے سے ردالمحتار میں ہے: "وأما ما فی الخانیۃ وغیرھا من أنہ لو حمل امرأتہ إلی القریۃ، لھا أن تصلی علی الدابۃ إذا کانت لا تقدر علی الرکوب والنزول۔ وھذا محمول علی ما إذا لم ینزلھا زوجھا، بقرینۃ ما فی المنیۃ من أن المرأۃ إذا لم یکن معھا محرم تجوز صلاتھا علی الدابۃ إذا لم تقدر علی النزول" ترجمہ: بہر حال خانیہ اور اس کے علاوہ کتب فقہ میں ہے کہ اگر کسی شخص نے اپنی بیوی کو کسی بستی کی طرف جانے کے لیے سوار کیا تو اس کی بیوی کے لیے جائز ہے کہ سواری پر ہی نماز پڑھ لے جبکہ وہ سواری سے اترنے اور چڑھنے پر قادر نہ ہو۔ اس مسئلے کو اس صورت پر محمول کیا جائے گا کہ جبکہ اس کا شوہر اسے سواری سے نہ اتارے اس قرینہ کے ساتھ جو منیہ میں ہے کہ "عورت کے ساتھ کوئی محرم نہ ہو تو سواری پر ہی نماز پڑھ لے بشرطیکہ وہ سواری سے

---

1....(منیۃ المصلی، ج1، ص609، مطبوعہ نوریہ رضویہ، لاہور)
2....(ردالمحتار مع درمختار، ج1، ص432، مطبوعہ کوئٹہ)


www.dawateislami.net

اترنے پر قادر نہ ہو۔[1]

بہار شریعت میں ہے:"اگر مریض بیٹھنے پر بھی قادر نہیں تو لیٹ کر اشارہ سے پڑھے، خواہ داہنی یا بائیں کروٹ پر لیٹ کر قبلہ کو مونھ کرے خواہ چت لیٹ کر قبلہ کو پاؤں کرے مگر پاؤں نہ پھیلائے، کہ قبلہ کو پاؤں پھیلانا مکروہ ہے بلکہ گھٹنے کھڑے رکھے اور سر کے نیچے تکیہ وغیرہ رکھ کر اونچا کرلے کہ مونھ قبلہ کو ہو جائے اور یہ صورت یعنی چت لیٹ کر پڑھنا افضل ہے۔"

مزید اسی میں ہے:"مریض اگر قبلہ کی طرف نہ اپنے آپ مونھ کر سکتا ہے نہ دوسرے کے ذریعہ سے تو ویسے ہی پڑھ لے اور صحت کے بعد اس نماز کا اعادہ نہیں۔"[2]

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــہ

مفتی ابو الحسن محمد ھاشم خان عطاری

14رجب المرجب1444ھ/06فروری2023ء

## سوال49:

ایک نو مسلم خاتون کا سوال ہے کہ مجھے بھولنے کی بیماری ہے، دماغی مسئلہ ہے جس وجہ سے بسا اوقات ہاتھ پاؤں بھی الٹ جاتے ہیں، میرا علاج جاری ہے، مجھے عربی زبان میں نماز یاد نہیں ہو رہی، نہ ہی نماز کے ارکان یاد رہ پاتے ہیں تو میں کس طرح نماز ادا کروں؟

## جواب:

مکلف مسلمان پر ایک آیت یاد کرنا فرض ہے، نیز سورۃ الفاتحہ اور ایک چھوٹی سورت یا تین چھوٹی آیتیں یاد کرنا واجب ہے، لہٰذا ایسی خاتون کو چاہیے کہ دن رات محنت کر کے قرآن مجید کو یاد

---

1....(ردالمحتار، ج2، ص41، مطبوعہ دار الفکر، بیروت)

2....(بہار شریعت، ج1، ص722، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ، کراچی)



www.dawateislami.net

کرے، کچھ وقت لگے گا مگر محنت کریں گی تو ان شاء اللہ جلد ہی "ماتجوز به الصلوة" یعنی اتنا قرآن کہ جس سے نماز درست ہو جائے، مثلاً: "الحمد لله رب العلمين" یاد کرلیں گی اور جب تک اتنے پر قادر نہیں تو چاہیے کہ کسی محرم یا شوہر کی اقتدا میں نماز ادا کریں کہ ایسی صورت میں قراءت کی حاجت نہیں، نہ ہی ارکان بھولنے کا مسئلہ کہ امام کی اقتدا میں سب ادا ہو جائے گا، اگر کوئی مرد محرم یا شوہر بھی نہیں تو کسی خاتون کی اقتدا کرلیں اور اگر یہ بھی نہ ہو تو قیام میں بقدر فرض قراءت، قیام فرض اور بقدر واجب، قیام واجب اور خاموش رہنے سے بہتر ہے کہ کوئی ذکر مثلاً سبحان اللہ، الحمد للہ پڑھتی رہیں یا اتنی قراءت کا ترجمہ پڑھ لیں یونہی ضروری اورادِ نماز یعنی تشہد کہ واجب ہے اس کا بھی ترجمہ پڑھ لیں اور ثناور کوع و سجود کے اوراد یاد نہ ہوتے ہوں تو سبحان اللہ، الحمد للہ کہنا بھی کافی ہو گا۔

جہاں تک ارکان کی بات ہے تو پہلے اچھی طرح نماز کی ترتیب ذہن نشین کرلیں کیونکہ ہر نماز کے ارکان کی ایک ہی ترتیب ہے پھر نماز کی نیت کیے بغیر بطور پریکٹس ارکان ادا کریں یعنی پہلے تکبیر تحریمہ پھر قیام پھر رکوع پھر سجدے وغیرہ، امید ہے کہ اس طرح یہ ترتیب ذہن نشین ہو جائے گی، پھر جب نمازا ادا کرنے لگیں، تو اس سے پہلے بھی ایک مرتبہ ارکان دوہرا لیں۔ اگر اس سب کے باوجود بھولنے کی بیماری کے سبب یاد ہی نہیں رہتا کہ آگے کیا کرنا اور کیا پڑھنا ہے، نہ ہی کسی کی اقتدا میسر ہے، غرض کہ کسی طرح اپنی یاد سے نماز ادا کرنے پر قادر ہی نہیں تو معاف ہے، اب اگر ایسی صورت میں کسی کو ساتھ بٹھالیا کہ وہ ارکان کی تصحیح کروادے، تو صحیح ہے۔

حفظِ قرآن کے متعلق در مختار میں ہے: "(وحفظها فرض عين) متعين على كل مكلف (و حفظ جميع القرآن فرض كفاية) (وحفظ فاتحة الكتاب وسورة واجب على كل مسلم) ملخصاً "ایک آیت کا حفظ کرنا ہر مکلف پر فرض عین ہے اور پورے قرآن کا حفظ فرضِ کفایہ ہے اور سورۃ


www.dawateislami.net

الفاتحہ کا حفظ اور ایک چھوٹی سورت کا حفظ ہر مسلمان پر واجب ہے۔

اس کے تحت رد المحتار میں ہے:"(قوله وسورة) أي أقصر سورة أو ما يقوم مقامها من ثلاث آيات قصار" ایک سورت یعنی چھوٹی سورت یا جو اس کے قائم مقام ہو یعنی تین چھوٹی آیات کا حفظ کرنا واجب ہے۔[1]

مفتی شریف الحق امجدی صاحب علیہ الرحمۃ لکھتے ہیں:"ترجمہ قرآن کریم ذکر الٰہی ہے، جسے قرآن مجید کی کوئی آیت یاد نہیں، اُسے نماز میں بقدر قراءتِ مفروضہ کھڑا رہنا، فرض اور بقدر قراءت واجبہ کھڑا رہنا، واجب، اُس وقت چپ کھڑے رہنے سے بہتر ہے کہ ذکر کرے۔ یہ ذکر تسبیح و تہلیل ہو یا کچھ اور اِس صورت خاص میں اُس نے اگر قرآن مجید کا ترجمہ پڑھا، تو اِس کی اجازت دی ہے، پھر ہر مسلمان مکلف پر ایک آیت کا یاد کرنا فرض ہے، اور سورۃ فاتحہ اور ایک چھوٹی سورۃ یا اس کی مقدار یاد کرنا واجب اس لیے ایسے شخص پر لازم ہے کہ وہ دن رات محنت کر کے قرآن مجید کو یاد کرے اور یہ کوئی مشکل کام نہیں، توجہ ہو تو چند گھنٹوں میں "ماتجوز به الصلوة" کی مقدار یاد کر سکتا ہے۔ ملخصاً"[2]

امام اہل سنت، مجدد دین و ملت، الشاہ امام احمد رضا خان علیہ الرحمۃ سے سوال ہوا" ایک شخص کمال درجہ کا بھول رکھتا ہے نماز کے اندر وضو و تکبیر و رکوع و سجود و قیام بلکہ ہر رکعت نماز پنجوقتی میں بھول کے خوف سے بلند قرأت کے ساتھ پڑھتا ہے تاکہ ہم بھول نہ جائیں، کتنا ہی وہ شخص دل میں خیال و غور کر کے پڑھتا ہے تاہم بھول جاتا ہے کچھ بھی خیال نہیں رہتا ہے اور وہ شخص جب نماز پڑھنے لگتا ہے تو ایک شخص کو اس غرض سے بٹھاتا ہے کہ جو کچھ سہو واقع ہو اس کو بتلاتا جائے، اس شخص کو

---

1....(تنویر الابصار و در مختار مع رد المحتار، ج1، ص538، مطبوعہ کوئٹہ)

2....(حاشیۃ فتاوی امجدیہ، ج1، ص97،98، مکتبہ رضویہ، کراچی)



www.dawateislami.net

نماز کے اندر بہت پریشانی ہوتی ہے اس کے علاوہ وہ کہتا ہے کہ نماز چھوڑدوں پھر کہتا ہے کہ نماز کس طرح چھوڑوں، اور وہ شخص بہت تندرست اور مستقل مزاج ہے ،ایسی حالت میں اس شخص کے بارے میں کیا حکم ہے؟"

توجواباً امام اہل سنت علیہ الرحمۃ نے فرمایا:"کسی شخص کو پاس بٹھالینا اور اس کے بتانے پر نماز پڑھنا نماز باطل کرے گا، فجر و مغرب وعشاء میں منفرد کو بآواز پڑھنے کی اجازت ہے، ظہر و عصر میں صحیح مذہب پر اجازت نہیں، **چارہ کار یہ ہے کہ وہ شخص جماعت میں مقتدی ہو کر پڑھے تو مقتدی کو قرات کرنی نہ ہوگی اور امام کے افعال اسے بتانے اور یاد دلانے والے ہوں گے**، جماعت ویسے بھی واجب ہے، اور ایسے شخص پر تو نہایت اہم واجب ہے کہ بغیر اس کے اس کی نماز ٹھیک ہی نہیں، سنتیں اور نفل جو پڑھے ان میں کسی شخص کو امام کرلے کہ نفل محض میں تین تک جماعت جائز ہے، اور جب کوئی شخص امامت کو نہ ملے اپنی یاد پر پڑھے رکعتوں میں اگر شبہہ ہو تو کم سمجھے، مثلاً ایک اور دو میں شبہہ ہو تو ایک سمجھے اور دو اور تین میں ہو تو دو، اور جہاں جہاں قعدہ اخیرہ کا شبہہ ہو تو وہاں بیٹھتا جائے اور اخیر میں سجدہ سہو کرے اور اگر کسی طرح اپنی یاد سے نماز ادا کرنے پر قادر ہی نہ ہو تو معاف ہے۔

درمختار میں ہے:" ولو اشتبه علی مریض اعداد الرکعات والسجدات لنعاس یلحقه لایلزمه الادا و لواداها بتلقین غیره ینبغی ان یجزیه کذافی القنیة "یعنی(اگر کسی مریض پر بسبب اونگھ کے جو اسے لاحق ہوتی ہے رکعات وسجدوں کی تعداد میں اشتباہ پیدا ہوگیا تو اس پر ادائے نماز لازم نہیں)اور اگر غیر کی تلقین کی بنا پر انھیں ادا کرلیا تو چاہئے کہ یہ اسے کافی ہو جیسا کہ قنیہ میں ہے،

"قال العلامة ط قد یقال انه تعلیم وتعلم وهو مفسد کما اذا قرأمن المصحف او علمه انسان القرأة و هو فی الصلاة "یعنی:علامہ طحطاوی نے فرمایا اس پر یہی اعتراض کیا گیا ہے کہ یہ تعلیم


www.dawateislami.net

وتعلم ہے جو کہ مفسد نماز ہوتا ہے جیسے کہ کسی آدمی نے مصحف سے پڑھا یا اسے دوسرے آدمی نے قرأت سکھادی حالانکہ وہ نماز میں تھا،

"قال العلامۃ ش قالت وقد یقال انہ لیس بتعلیم وتعلم بل ھو تذکیر او اعلام فھو کاعلام المبلغ بانتقالات الامام فتأمل" یعنی: علامہ شامی نے فرمایا میں کہتا ہوں کہ کہا گیا ہے کہ تعلیم و تعلم نہیں بلکہ یاد دلانا اور اطلاع کرنا ہے پس یہ اسی طرح ہے جس طرح بڑے مجمع میں امام کے انتقالات کی اطلاع دینے والا ہوتا ہے فتامل۔

"و رأیتنی کتبت علیہ مانصہ اقول فیہ ان الفتح لایزید علی التذکیر بشیئ وقد قال قوم وصح ان المقتدی اذا فتح علی امام بعد ما قرأ قدر الواجب تفسد صلٰوتہ لانہ تعلیم من دون ضرورۃ فان اخذبہ الامام فسدت صلٰوۃ الکل لانہ تعلم من دون ضرورۃ والقائلون بالجواز (وھو المعتمد) انما اعتمد واعلی انہ للحاجۃ کما بینہ فی الحلیۃ مع الا اعتراف بانہ تعلیم وتعلم انی استشھد بخلافہ الیسوا قد اجمعوا أن لو فتح علی المصلی غیرہ فاخذ فسدت صلٰوتہ، وقد مر التنصیص علی کل ذلک والاستشھادبالمبلغ لم یصادف محلہ فانھم جمیعا حینئذ فی صلٰوۃ واحدۃ فالصواب عندی الجواب بان ھذا الضرورۃ وھی تجلب التیسیر وبعد فیہ بعد کیف ولو جاز (ھذا) کان ینبغی ان یلزمہ الاداء کما یلزمہ التوجہ اذا وجد من یوجھہ ففی تجویزہ ابطال اصل المسئلۃ المنقولۃ فلا عبرۃ ببحث القنیۃ" ترجمہ: میں نے وہاں یہ حاشیہ تحریر کیا ہے اقول اس میں لقمہ دینا یاد دلانے سے زائد نہیں ہوتا اور ایک جماعت نے کہا کہ صحیح یہ ہے کہ مقتدی جب اپنے امام کو قدر واجب قرأت کے بعد لقمہ دے تو اس مقتدی کی نماز فاسد ہو جاتی ہے کیونکہ یہ بغیر ضرورت کے تعلیم ہے ایسی صورت میں اگر امام نے لقمہ لے لیا تو سب کی نماز فاسد ہو گی کیونکہ یہ بغیر ضرورت کے تعلم ہے


www.dawateislami.net

اور جو جواز (اور معتمد بھی یہی ہے) کے قائل ہیں انہوں نے اعتماد کرتے ہوئے کہا کہ یہ ضرورت کی وجہ سے ہے جیسا کہ حلیہ میں بیان کیا گیا ہے باوجود اس اعتراف کے کہ تعلیم و تعلم ہے، میں اس کے خلاف شہادت پیش کرتا ہوں، کیا فقہاء کا اس پر اجماع نہیں کہ اگر غیر نمازی نے نمازی کو لقمہ دیا اور اس نے قبول کر لیا تو نماز فاسد ہو جائیگی اور اس تمام گفتگو پر پہلے تصریحات گزر چکی ہیں اور مقتدی مکبر کو بطور استشہاد پیش کرتا ہے اپنے محل پر نہیں، کیونکہ مذکور صورت میں تمام کی نماز ایک ہے لہذا میرے نزدیک درست جواب یہ ہے کہ یہ ضرورت ہے جو آسانی کا تقاضا کرتی ہے اور ابھی اس میں بُعد ہے، کیسے ہو سکتا ہے حالانکہ یہ جائز ہو تو مناسب تھا کہ اس پر ادا لازم ہو جس طرح توجہ دلانے والے کی موجودگی میں توجہ کرنا لازم ہے لہذا اس کے جواز میں اصل منقول مسئلہ کا ابطال لازم آتا ہے اس لئے قنیہ کی بحث کا اعتبار نہیں ہو گا۔

"وقد یقال عن ھذا الاخیرانه قادر بقدرة غیره فلا یلزمه وان فعل صح فلیتأمل حق التأمل۔ واللہ تعالٰی اعلم **یعنی: اور اس آخری مسئلہ (جو اپنے آپ نماز درست نہیں کر سکتا) کے بارے میں کہا گیا ہے کہ چونکہ یہ دوسرے کی قدرت سے قادر ہوتا ہے اس لئے اس پر نماز کی صحت لازم نہیں اور اگر اس نے غیر سے اصلاح لے لی تو صحیح ہے، اس میں مکمل غور کرو، (ت)** واللہ تعالٰی اعلم"[1]

فتاوی نوریہ میں ہے: "فقہائے کرام نے تصریح فرمائی کہ مریض غلبہ مرض کے سبب رکوع و سجود اور رکعتوں کا خیال نہ رکھ سکے تو اگر کسی کو نماز شروع کرنے سے پہلے پاس بٹھالے کہ اسے ساتھ ساتھ بتاتا جائے پھر اس کے بتانے کے ساتھ نماز پوری کرلے تو اس کی نماز جائز ہو سکتی ہے۔"[2]

---

1....(فتاوی رضویہ، جلد08، صفحہ، 218، رضا فاؤنڈیشن لاہور)

2....(فتاوی نوریہ، ج1، ص389، 391، دار العلوم حنفیہ اوکاڑہ)



www.dawateislami.net

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــہ

مفتی ابو الحسن محمد ہاشم خان عطاری

24شعبان المعظم1446ھ/23فروری2025ء

## سوال50:

ایک بزرگ خاتون اپنی ایک ٹانگ انتہائی تکلیف کی وجہ سے سیدھی نہیں کر سکتیں، اور نہ ہی تکلیف کی وجہ سے کھڑی ہو سکتی ہیں، تو وہ اس مجبوری کی وجہ سے تخت پر بیٹھ کر یوں نماز پڑھتی ہیں کہ ایک جانب ٹانگ لٹکا لیتی ہیں اور سجدہ تخت پر ہی کرتی ہیں۔ کیا اس طرح نماز پڑھنا درست ہے؟

## جواب:

قیام میں اصل حکم یہ ہے کہ اگر پورے قیام پر قدرت نہیں لیکن تھوڑے قیام پر قدرت ہے خواہ صرف کھڑے ہو کر تکبیر تحریمہ کہنے ہی پر ہو تو ضروری ہے اتنی دیر قیام ہی کیا جائے، پھر بیٹھ جائیں اور اگر اتنا سا قیام بھی شدید تکلیف کا باعث ہے تو شدتِ تکلیف کی وجہ سے ان بزرگ خاتون کا تخت پر بیٹھ کر ٹانگ لٹکا کر نماز پڑھنا اور تخت پر سجدہ کرنا درست ہے۔ اس لیے کہ جب تکلیف کے باعث کھڑے ہونے پر قدرت نہیں تو جس طرح آسانی ہو بیٹھ کر نماز پڑھنے کی اجازت ہے اور اس میں تخت پر بیٹھ کر نماز پڑھنا بھی داخل ہے۔ یونہی جب تخت زمین پر قائم ہے تو اس پر سجدہ کرنا بھی درست ہے۔

**کھڑے ہو کر نماز نہ پڑھ سکنے کی صورت میں بیٹھ کر نماز پڑھنے کی اجازت** ہے، اس کے متعلق ترمذی شریف میں حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: "سألت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن صلاۃ المریض فقال "صلِ قائما، فان لم تستطع فقاعدا" میں نے



www.dawateislami.net

حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے مریض کی نماز کے متعلق پوچھا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا "کھڑے ہو کر نماز پڑھو، اگر کھڑے نہ ہو سکو تو بیٹھ کر پڑھو۔"[1]

غنیۃ المتملی میں ہے: "(وان عجز المریض عن القیام) عجزاً حقیقیا أو حکمیاً کما اذا قدر حقیقةً لکن یخاف بسببه زیادة مرض أو بطؤ برء أو یجد ألماً شدیداً (یصلی قاعداً یرکع ویسجد)" (اگر مریض قیام سے عاجز آجائے) چاہے عجز حقیقی ہو یا حکمی جیسے حقیقتاً کھڑا تو ہو سکتا ہے لیکن اس کے سبب بیماری بڑھنے، دیر سے ٹھیک ہونے کا خوف ہو یا شدید تکلیف ہوتی ہو (تو بیٹھ کر رکوع و سجود کرتے ہوئے نماز پڑھے گا)۔[2]

الاختیار لتعلیل المختار میں ہے: "ولو سجد علی السریر والعرزال جاز" اگر تخت یا درخت پر بنائے گھر پر سجدہ کیا تو جائز ہے۔[3]

جامع الرموز میں ہے: "ویجوز السجود علی کل شیء یجد الساجد حجمه ای شدة ذلک الشیء ویستقر جبهته ملخصا" ہر اس چیز پر سجدہ کرنا، جائز ہے جس کا ٹھوس ہونا (یعنی سختی) سجدہ کرنے والا محسوس کرے اور اس پر اس کی پیشانی ٹھہر جائے۔[4]

**نماز کی حالت میں پاؤں لٹکا کر بیٹھنے کا جواز،** مجمع الانہر شرح ملتقی الابحر کی اس عبارت سے مستفاد ہوتا ہے: "(عجز عن القیام صلی قاعدا) کیف شاء أن الأیسر عدم التقیید بکیفیة من الکیفیات لأن عذر المرض أسقط عنه الأرکان فلأن تسقط عنه الهیئات أولی ملخصاً" قیام سے عاجز

---

1....(سنن ترمذی، ج2، ص208، دار المعرفة، بیروت)
2....(غنیة المتملی، ج1، ص262، مطبوعہ کوئٹہ)
3....(الاختیار لتعلیل المختار، ج1، ص52، دار الکتب العلمیة، بیروت)
4....(جامع الرموز، ج1، ص156، مطبوعہ کراچی)



www.dawateislami.net

ہو گیا تو بیٹھ کر جس طرح چاہے نماز پڑھے آسان یہ ہے کہ کسی مخصوص کیفیت کے ساتھ بیٹھنے کو مقید نہ کیا جائے کیوں کہ مرض کے عذر نے مریض سے ارکان ساقط کر دیے تو اس سے کیفیات کا ساقط کرنا تو بدرجہ اولیٰ ہو گا۔[1]

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــہ

مفتی محمد قاسم عطاری

14رجب المرجب1444ھ/09فروری2023ء

## سوال51:

ایک خاتون کو کچھ عرصے سے پاؤں پر الرجی ہے، جس کی وجہ سے پاؤں پر زخم ہیں، جب وضو کرنے کے لیے پاؤں دھوتی ہیں تو پانی لگنے کی وجہ سے پاؤں سے خون نکلنے لگتا ہے اور تکلیف بھی ہوتی ہے، یہ الرجی کچھ عرصے سے ہے اور کوئی دوائی وغیرہ لگائیں، تو صرف عارضی طور پر ٹھیک ہوتے ہیں دوائی کا اثر ختم ہونے کے بعد پھر سے زخم بن جاتے ہیں، وہ اس کیفیت میں پاؤں نہیں دھو سکتی، اس لیے پوچھنا یہ تھا کہ اگر پاؤں پر پانی بہائے بغیر پانی سے ہاتھ تر کر کے پاؤں پر مسح کر لیں، تو کیا وضو ہو جائے گا؟

## جواب:

پوچھی گئی صورت میں اگر پاؤں پر ٹھنڈا پانی بہانا نقصان دیتا ہے، لیکن گرم پانی سے نقصان نہیں ہوتا، تو اب گرم پانی سے پاؤں دھونا لازم ہے اور اگر ٹھنڈا، گرم ہر طرح کا پانی پاؤں پر ڈالنے سے ضرر پہنچتا ہے، پانی ڈالنے سے خون آتا ہے اور زیادہ تکلیف ہوتی ہے، تو جب تک یہ حالت رہے اس

---

1....(مجمع الأنهر شرح ملتقى الأبحر، ج1، ص154، دار احياء التراث العربی)



www.dawateislami.net

وقت تک مذکورہ خاتون کے لیے حکم یہی ہے کہ بھیگے ہاتھوں سے پاؤں کے زخم والے حصے پر مسح کرے اور پاؤں کے بقایا حصے کو دھونا ممکن ہے، تو لازمی طور پر دھویا جائے گا، پھر جب یہ حالت ختم ہو جائے اور پاؤں پر پانی بہانے سے ضرر و تکلیف نہ ہو، تو پھر پاؤں پر مسح کرنا کافی نہیں ہو گا بلکہ پاؤں دھونا ضروری ہوں گے۔

فتاوی عالمگیری میں ہے: "ان کان یضرہ الغسل بالماء البارد ولا یضرہ الغسل بالماء الحار یلزمہ الغسل بالماء الحار" اگر ٹھنڈا پانی نقصان دیتا ہو اور گرم پانی نقصان نہ دیتا ہو، تو گرم پانی سے دھونا لازم ہے۔ (1)

در مختار میں ہے: "والحاصل لزوم غسل المحلّ ولو بماء حار فإن ضرّ مسحہ" حاصل یہ ہے کہ زخم والے حصے کو دھونا لازمی ہے اگرچہ گرم پانی سے دھوئے اور اگر دھونے سے نقصان ہو گا تو پھر زخم پر مسح کر لے۔ (2)

مزید اسی میں ہے: "فی اعضائہ شقاق غسلہ إنْ قدر وإلّا مسحہ" کسی کے اعضاء میں شگاف ہوں، اگر وہ انہیں دھونے پر قادر ہو، تو دھوئے اور دھونے پر قادر نہ ہو، تو مسح کر لے۔ (3)

فتاوی رضویہ میں ہے: "اگر ہر طرح کا پانی مضر ہے یا گرم مضر تو نہ ہو گا مگر اسے اس پر قدرت نہیں، تو ضرر کی جگہ بچا کر باقی بدن دھوئے اور اس موضع پر مسح کر لے۔۔، جب اتنا آرام ہو کہ اب خود وہاں پانی بہانا مضر نہ ہو گا فوراً اُس بدن کو پانی سے دھو لے۔ ملخصاً" (4)

---

1۔۔۔(فتاوی عالمگیری، ج1، ص35، دار لکتب العلمیہ، بیروت)
2۔۔۔(درمختار، ج1، ص517، مطبوعہ کوئٹہ)
3۔۔۔(درمختار، ج1، ص228۔229، مطبوعہ کوئٹہ)
4۔۔۔(فتاوی رضویہ، ج1، ص618، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)



www.dawateislami.net

بہار شریعت میں ہے: ”اعضائے وضو اگر پھٹ گئے ہوں یا ان میں پھوڑا یا اور کوئی بیماری ہو اور ان پر پانی بہانا ضرر کرتا ہو یا تکلیف شدید ہوتی ہو، تو بھیگا ہاتھ پھیر لینا کافی ہے اور اگر یہ بھی نقصان کرتا ہو، تو اس پر کپڑا ڈال کر کپڑے پر مسح کرے اور جو یہ بھی مُضِر ہو، تو معاف ہے۔“[1]

## سوال52:

جس مریض کو کینولا (Cannula) لگا ہو تو، کیا ایسی صورت میں وضو کے لیے کینولا ہٹانا ضروری ہے؟ یا اس کے اوپر سے پانی بہانے سے بھی وضو ہو جائے گا؟

## جواب:

پوچھی گئی صورت میں جس مریض کو بار بار ڈرپ یا سرنج لگانے کی ضرورت ہو، اس کے لیے وضو میں کینولا (Cannula) اتارنا یا اس کی ٹیپ ہٹانا ضروری نہیں ہے، بلکہ ٹیپ کے اوپر سے پانی بہانے سے بھی وضو ہو جائے گا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ٹیپ ہٹانے سے رگ کے اندر سوئی ہل سکتی ہے اور ڈاکٹرز سے ملی ہوئی معلومات کے مطابق ناتجربہ کار شخص ٹیپ ہٹائے، تو سوجن یا انفیکشن کا خطرہ بھی ہوتا ہے۔ نیز وہ کینولا بھی بے کار ہو جاتا ہے اور نیا کینولا جگہ بدل کر لگانا پڑتا ہے اور بار بار کینولا نکال کر لگانا تکلیف کا باعث بھی بن سکتا ہے۔ لہٰذا اس مشقت و حرج کی وجہ سے مریض کو وضو میں ٹیپ کے اوپر سے پانی بہانے کی رخصت ہے اور ٹیپ ہٹا کر اس کے نیچے پانی بہانا معاف ہے۔ اس کی مثال زخم کی طرح ہے کہ اگر زخم پر پانی بہانا اور مسح کرنا بھی نقصان دیتا ہو، تو اس پر پٹی یا کپڑا باندھ کر اس کے اوپر سے پانی بہانے کا حکم ہوتا ہے لیکن یہ یاد رہے کہ ٹیپ بقدرِ ضرورت ہی لگی ہوئی ہو، اس سے زائد ہو گی، تو زائد حصے والی جگہ کو دھونا ہی ہو گا۔

---

1....(بہارِ شریعت، ج1، ص368، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ، کراچی)



www.dawateislami.net

مشقت کی صورت میں شرعی مسائل میں کچھ رخصتیں حاصل ہو جاتی ہیں، چنانچہ الاشباہ والنظائر میں ہے"المشقة تجلب التيسير۔۔۔ واعلم ان اسباب التخفيف فی العبادات وغيرها سبعة:۔۔۔الثانی:المرض،ورخصه كثيرة:التيمم عندالخوف على نفسه اوعلى عضوه اومن زيادة المرض اوبطئه، ملخصا"مشقت آسانی لاتی ہے اور جان لو کہ عبادات وغیرہ میں تخفیف (آسانی) کے اسباب سات ہیں۔ دوسرا سبب بیماری ہے اور اس کی بہت سی رخصتیں ہیں،(جیسا کہ) اپنی جان یا کسی عضو کے ہلاک ہونے یا بیماری بڑھنے یا دیر سے صحیح ہونے کے خوف سے تیمم کرنا۔[1]

تنویر الابصار و درِ مختار میں ہے:"الحاصل لزوم غسل المحل ولو بماءٍ حارٍ، فإن ضر مسَحه، فإن ضر مسَحها (ويمسح على كل عصابةان ضره) الماء (او حلها)۔ ملخصا" خلاصہ یہ ہے کہ سب سے پہلے زخم کی جگہ کو دھونا ہی لازم ہے، اگرچہ گرم پانی سے ہو اور اگر دھونے سے نقصان ہو، تو اس پر مسح کرے، پھر اگر اس پر مسح بھی نقصان دہ ہو، تو پٹی پر مسح کرے اور اگر پٹی پر پانی بہانا یا اسے کھولنا نقصان دہ ہو، تو مکمل پٹی پر مسح کرلے۔[2]

جد الممتار میں ہے:"اقول:بل ان ضر مسحه،فان ضر غسلها،فان ضر مسحها" میں کہتا ہوں کہ اگر زخمی حصے کو دھونا نقصان دہ ہو، تو اس پر مسح کرے، اگر اس پر مسح نقصان دہ ہو، تو پٹی پر پانی بہائے، اگر پٹی پر پانی بہانا نقصان دہ ہو، تو پٹی پر مسح کرے۔[3]

امامِ اہلِ سنت، الشاہ امام احمد رضا خان علیہ الرحمۃ ارشاد فرماتے ہیں:"ضرر (یعنی نقصان) کی جگہ بچا کر باقی بدن دھوئے اور اُس موضع (یعنی نقصان والی جگہ) پر مسح کرلے اور اگر وہاں بھی مسح

---

1....(الاشباہ والنظائر، ص64، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ، بیروت)
2....(تنویر الابصار و درِ مختار مع رد المحتار، ج1، ص514۔517، مطبوعہ کوئٹہ)
3....(جد الممتار علی رد المحتار، ج2، ص301، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ، کراچی)


www.dawateislami.net

نقصان دے، مگر دوا یا پٹی کے حائل (یعنی اوپر) سے پانی کی ایک دھار بہا دینی مضِر نہ ہو گی، تو وہاں اُس حائل ہی پر بہا دے، باقی بدن بدستور دھوئے اور اگر حائل پر بھی پانی بہانا مضر ہو، تو دوا یا پٹی پر مسح ہی کر لے۔"[1]

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم

**کتبـــــــــــــــہ**

**مفتی محمد قاسم عطاری**

09صفر المظفر 1447ھ/04اگست 2025ء

## سوال53:

ایک شخص کی آنکھ کا آپریشن ہوا ہے، نیچے کی طرف جھکنے سے اس زخم سے پانی نکلنا شروع ہو جاتا ہے، جس کی وجہ سے زمین پر باقاعدہ سجدہ کرنے میں پانی بہتا ہے اور نہ کرنے میں پانی نہیں بہتا۔ شرعی رہنمائی فرمادیں کہ اس صورت میں اس کے لیے نماز میں سجدہ کرنے کے متعلق کیا حکم ہے؟

## جواب:

پوچھی گئی صورت میں ایسے شخص پر نماز میں باقاعدہ سجدے کے بجائے اشارے سے سجدہ کرنا لازم ہے، کیونکہ باقاعدہ سجدہ کرنے سے اس کا وضو ٹوٹ جائے گا اور نماز وضو کے ساتھ ادا نہیں ہو پائے گی، جبکہ اشارے سے سجدہ کرنے سے وہ طہارت و پاکیزگی کے ساتھ نماز ادا کر سکے گا اور اس صورت میں بہتر یہ ہے کہ وہ بیٹھ کر نماز پڑھے اور کھڑے ہو کر پڑھنا چاہے، تو اس کا بھی اختیار ہے۔

البتہ یہ ذہن نشین رہے کہ آنکھ کے آپریشن کی وجہ سے اگر زخم سے پانی بہے، تو چونکہ اس میں پیپ یا خون کے ملے ہونے کا امکان موجود ہوتا ہے، اس لئے یہ پانی ناپاک ہے، اس لئے اس میں یہ

---

1....(فتاوی رضویہ، ج1، ص618، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)



www.dawateislami.net

احتیاط بھی کی جائے کہ ایسے پانی کو پہنے ہوئے کپڑوں سے صاف نہ کیا جائے تاکہ لباس ناپاک نہ ہو، بلکہ الگ سے کوئی رومال وغیرہ رکھ لیا جائے اور جہاں یہ پانی لگے، اس حصے کو بھی احتیاط کے ساتھ دھو کر پاک کر لیا جائے۔

سجدہ کرنے سے زخم بہتا اور وضو ٹوٹ جاتا ہو، تو سجدہ اشارے سے کرنا لازم ہے اور نماز بیٹھ کر یا کھڑے کھڑے دونوں طرح پڑھنے کا اختیار ہے اور بہتر بیٹھ کر پڑھنا ہے۔ جیسا کہ غنیۃ المتملی میں ہے: ”(رجل فی حلقه جراحة تسیل اذا صلی بالرکوع والسجود) لا یصلی بهما (بل یصلی قاعدا بالایماء) وهو الافضل او قائما کما مر انفا، والاصل فی هذا ما قاله قاضیخان وغیره: من ابتلی بین ان یؤدی بعض الارکان مع الحدث او بدون القرأة وبین ان یصلی بالایماء، تعین علیه الصلوٰة بالایماء، لان الصلوٰة بالایماء اهون من الصلوٰة مع الحدث او بدون القرأة“ کسی شخص کے گلے میں ایسا زخم ہو، جو رکوع و سجود کے ساتھ نماز ادا کرنے سے بہتا ہو، وہ ان کے ساتھ نماز نہ پڑھے، بلکہ بیٹھ کر اشارے سے نماز پڑھے اور یہی افضل ہے یا کھڑا ہو کر پڑھے، جیسا کہ ابھی گزرا۔ اس مسئلے میں اصول وہ ہے، جسے امام قاضی خان رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر فقہائے کرام نے بیان کیا ہے کہ جو شخص اِس معاملے میں مبتلا ہو کہ یا تو نماز کے بعض ارکان بے وضو ہونے کی حالت میں یا قراءت کے بغیر ادا کرے یا اشارے سے نماز پڑھے، تو اس پر اشارے سے نماز پڑھنا لازم ہو جاتا ہے، کیونکہ نماز اشارے سے پڑھنا بغیر وضو یا بغیر قراءت کے ادا کرنے سے ہلکا ہے۔[1]

بہار شریعت میں ہے: ”اگر قیام پر قادر ہے، مگر سجدہ نہیں کر سکتا، تو اسے بہتر یہ ہے کہ بیٹھ

---

1...(غنیۃ المتملی، ص233، مطبوعہ کوئٹہ)



www.dawateislami.net

کر اشارے سے پڑھے اور کھڑے ہو کر بھی پڑھ سکتا ہے۔ جو شخص سجدہ کر تو سکتا ہے مگر سجدہ کرنے سے زخم بہتا ہے، جب بھی اسے بیٹھ کر اشارے سے پڑھنا مستحب ہے اور کھڑے ہو کر اشارے سے پڑھنا بھی جائز ہے۔"[1]

آشوبِ چشم یا آنکھ کے کسی درد سے نکلنے والے پانی کے بارے میں غنیۃ المتملی میں ہے:"کل ما یخرج من علۃ من ای موضع کان، کالاذن والثدی والسرۃ ونحوھا، فانہ ناقض علی الاصح، لانہ صدید" ہر وہ رطوبت جو کسی بیماری کی وجہ سے کہیں سے بھی خارج ہو، جیسے کان، پستان، ناف وغیرہ، وہ اصح قول کے مطابق ناقض ہو گی، کیونکہ وہ پیپ ہے۔[2]

درد کے ساتھ آنکھ سے نکلنے والے پانی کے متعلق تنویر الابصار و در مختار میں ہے:"(وان) خرج (بہ) ای بوجع (نقض) لانہ دلیل الجرح، فدمع من بعینہ رمد أو عمش ناقض" اور اگر پانی آنکھ سے تکلیف کے ساتھ نکلا، تو وضو ٹوٹ جائے گا، کیونکہ تکلیف سے نکلنا، زخم کی دلیل ہے، لہذا آشوبِ چشم یا عمش (آنکھ کی ایک خاص بیماری) کی وجہ سے نکلنے والا آنسو وضو توڑ دیتا ہے۔[3]

---

1....(بہارِ شریعت، ج1، ص510، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ، کراچی)
2....(غنیۃ المتملی، ص116، مطبوعہ کوئٹہ)
3....(تنویر الابصار و در مختار مع رد المحتار، ج1، ص305-306، مطبوعہ کوئٹہ)


www.dawateislami.net

# ماخذ و مراجع

| کتاب کا نام | مؤلف / مصنف کا نام | مطبوعہ |
|---|---|---|
| قرآن کریم | کلام الٰہی عزوجل | مکتبۃ المدینہ، کراچی |
| صحیح البخاری | امام ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بخاری رحمہ اللہ | دار الکتب العلمیہ، بیروت |
| سنن الترمذی | امام ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی رحمہ اللہ | دار الکتب العلمیہ، بیروت |
| سنن ابی داؤد | سلیمان بن اشعث سجستانی رحمہ اللہ | دار الکتب العلمیہ، بیروت |
| مرآۃ المناجیح | مفتی احمد یار خان نعیمی رحمہ اللہ | نعیمی کتب خانہ، گجرات |
| مبسوط للسرخسی | شمس الائمہ محمد بن احمد بن ابی سہل السرخسی رحمہ اللہ | دار احیاء التراث العربی |
| فتح القدیر | محمد بن عبد الواحد المعروف بابن ہمام رحمہ اللہ | کوئٹہ |
| البنایہ شرح الھدایہ | امام بدر الدین ابو محمد محمود بن احمد عینی رحمہ اللہ | ملتان |
| مجمع الانھر | عبد الرحمن بن محمد بن سلیمان | دار احیاء التراث العربی |
| نور الایضاح | علامہ حسن بن عمار بن علی شرنبلالی رحمہ اللہ | مکتبۃ المدینہ، کراچی |
| امداد الفتاح | علامہ حسن بن عمار بن علی شرنبلالی رحمہ اللہ | مطبوعہ کراچی |
| الجوھرۃ النیرۃ | علامہ ابو بکر بن علی حداد رحمہ اللہ | دار الکتب العلمیہ، بیروت |
| ملتقی الابحر | امام ابراہیم بن محمد بن ابراہیم حلبی رحمہ اللہ | کوئٹہ |
| غنیہ المتملی | علامہ محمد ابراہیم بن حلبی رحمہ اللہ | کوئٹہ |
| جامع الرموز | شمس الدین محمد الخراسانی | مطبوعہ کراچی |



www.dawateislami.net

| | | |
|---|---|---|
| حلبۃ المجلی | محمد بن محمد المعروف بہ ابن امیر حاج رحمہ اللہ | دار الکتب العلمیہ، بیروت |
| ھدایہ | برہان الدین علی بن ابو بکر المرغینانی رحمہ اللہ | مطبوعہ لاہور |
| خلاصۃ الفتاویٰ | علامہ طاہر بن عبد الرشید بخاری رحمہ اللہ | کوئٹہ |
| فتاویٰ قاضی خان | قاضی حسن بن منصور بن محمود اوزجندی رحمہ اللہ | کوئٹہ |
| عالمگیری | جماعۃ من علماء الہند | دار الکتب العلمیہ، بیروت |
| المحیط البرھانی | علامہ ابو المعالی محمود بن صدر الشریعہ بخاری رحمہ اللہ | دار الکتب العلمیہ، بیروت |
| کنزالدقائق | ابو البرکات حافظ الدین عبد اللہ بن احمد نسفی رحمہ اللہ | کوئٹہ |
| شرح الزیادات | قاضی حسن بن منصور بن محمود اوزجندی رحمہ اللہ | دار احیاء التراث العربی |
| عیون المسائل | فقیہ ابو اللیث سمرقندی رحمہ اللہ | مطبوعہ بغداد |
| اللباب | عبد الغنی المیدانی رحمہ اللہ | دار الکتب العلمیہ، بیروت |
| النھر الفائق | سراج الدین ابن نجیم رحمہ اللہ | کوئٹہ |
| حلبی صغیر | ابراہیم بن محمد حلبی رحمہ اللہ | کوئٹہ |
| الاختیار لتعلیل المختار | عبد اللہ بن محمود بن مودود الموصلی | دار الکتب العلمیہ، بیروت |
| غمز عیون البصائر | احمد بن محمود الحموی رحمہ اللہ | دار الکتب العلمیہ، بیروت |
| بحر الرائق | علامہ زین الدین بن ابراہیم، ابن نجیم رحمہ اللہ | کوئٹہ |
| بدائع الصنائع | امام علاؤ الدین ابو بکر بن مسعود کاسانی رحمہ اللہ | دار الکتب العلمیہ، بیروت |
| تبیین الحقائق | امام فخر الدین عثمان بن علی زیلعی حنفی رحمہ اللہ | کوئٹہ |


www.dawateislami.net

| | | |
|---|---|---|
| فتاویٰ تتار خانیہ | علامہ عالم بن علاء انصاری دہلوی رحمہ اللہ | دار الکتب العلمیہ، بیروت |
| حاشیہ ضیاء الابصار | علامہ طاہر سنبل مکی رحمہ اللہ | دار الکتب العلمیہ، بیروت |
| مناسك ملا علی قاری | علامہ محمد بن سلطان علی قاری رحمہ اللہ | مطبوعہ ادارۃ القرآن |
| حاشیۃ الطحطاوی علی المراقی | علامہ سید احمد بن محمد بن اسماعیل طحطاوی رحمہ اللہ | مطبوعہ کراچی |
| حاشیۃ الطحطاوی علی الدر المختار | علامہ سید احمد بن محمد بن اسماعیل طحطاوی رحمہ اللہ | دار الکتب العلمیہ، بیروت |
| تنویر الابصار | علامہ محمد بن عبد اللہ بن احمد تمر تاشی رحمہ اللہ | کوئٹہ |
| در مختار | محمد بن علی المعروف بعلاء الدین حصکفی رحمہ اللہ | کوئٹہ |
| رد المحتار علی الدر المختار | علامہ سید محمد امین ابن عابدین شامی رحمہ اللہ | کوئٹہ |
| منحۃ الخالق | علامہ سید محمد امین ابن عابدین شامی رحمہ اللہ | کوئٹہ |
| جد الممتار | اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمہ اللہ | مکتبہ المدینہ، کراچی |
| فتاویٰ رضویہ | اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمہ اللہ | رضا فاؤنڈیشن، لاہور |
| بہار شریعت | مفتی محمد امجد علی اعظمی رحمہ اللہ | مکتبہ المدینہ، کراچی |
| فتاویٰ امجدیہ | مفتی محمد امجد علی اعظمی رحمہ اللہ | مکتبہ رضویہ، کراچی |
| وقار الفتاوی | مفتی محمد وقار الدین رحمہ اللہ | بزم وقار الدین، کراچی |



www.dawateislami.net

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

## ”حدیث پاک“

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”مفتاح الجنة الصلاة، و مفتاح الصلاة الطهور“ ترجمہ: نماز جنت کی چابی ہے اور طہارت نماز کی چابی ہے۔

(جمع الجوامع، جلد8، رقم الحدیث 1518، دار السعادة للطباعة)


فیضانِ مدینہ، محلّہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی کراچی
UAN +92 21 111 25 26 92 0313-1139278
www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net
feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net